دسمبر ۹۰

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

تحریک جدید کے ۵۷ویں سال کے آغاز کا اعلان

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز کی طرف سے ۲، نومبر کے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے سالِ نو کے آغاز کا اعلان ہو چکا ہے۔ یہ سال دفتر اوّل کا ۵۷ واں دفتر دوم کا ۴۷ واں اور دفتر سوم کا چھٹا سال ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی گذشتہ کئی سالوں سے قربانی کے اس میدان میں بیرون از پاکستان کی جماعتوں میں اوّل رہنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ جماعت جرمنی کی مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق چندہ تحریک جدید کا امسال کا بجٹ چار لاکھ چالیس ہزار مارک ہے۔ میں احمدی بھائیوں بہنوں اور بچوں سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنے اس اعزاز کو برقرار رکھیں اور پہلے سے بڑھ کر اس میدان میں مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت پائیں۔ دفتر اوّل میں شامل ہونے والے مجاہدین کی اولادیں بفضلہ تعالیٰ بکثرت جرمنی میں موجود ہیں۔ اُن سے بھی میری التجا ہے کہ حضور کے ارشاد کے مطابق اپنے اُن بزرگان کو بھی اس تحریک میں شامل رکھیں۔

مکرم عبدالکریم زاہد سیکرٹری تحریک جدید جرمنی کی طرف سے تمام صدر صاحبان کو تفصیلی سرکلر ارسال کیا جا چکا ہے۔ تمام وعدہ کنندگان امسال بھی اپنی اپنی جماعتوں میں وعدہ جات لکھوائیں اور صدر صاحبان وعدہ جات کی فہرستیں ۳۱، دسمبر سے قبل ضرور فرنکفرٹ مشن میں ارسال کر دیں۔

عبداللہ واگس ہاوزر
(امیر جماعت احمدیہ جرمنی)

مشعلِ راہ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

★ ثابت قدمی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے حاصل ہو سکتی ہے۔

★ مستقیم وہ ہے جو سب بلاؤں کو برداشت کرے۔

★ صبر بڑا جوہر ہے ... صبر جیسی کوئی شے نہیں، مگر صبر کرنا بڑا مشکل کام ہے، اللہ تعالیٰ اسی کی تائید کرتا ہے جو صبر سے کام لے۔

★ انسان جس قدر مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے اور دنیا میں اس پر آفتیں آتی ہیں یہ سب شامتِ اعمال ہی سے آتی ہیں۔

★ زہر کھا کر کوئی بچ نہیں سکتا۔ پس گناہ کی زہر کھا کر یہ توقع کرنا کہ وہ بچ جائے گا خطرناک غلطی ہے، جو شخص قبل از وقت نیکی کرتا ہے امید ہے کہ وہ پاک ہو جاتے۔

★ اپنی روحانی بیماریوں کو دُور کرنے کے واسطے ہر طرح کی کوشش کرو۔ صرف زبان سے نہیں بلکہ مجاہدہ سے۔ جس قدر طریق خدا تعالیٰ نے فرمائے ہیں وہ سب بجا لاؤ۔

★ قبرستان میں ایک روحانیت ہوتی ہے۔ اور صبح کا وقت زیارتِ قبور کے لئے ایک سُنّت ہے۔ یہ ثواب کا کام ہے اور اس سے انسان کو اپنا مقام یاد آجاتا ہے۔ انسان اس دنیا میں مسافر ہے۔ آج زمین پر ہے تو کل زمین کے نیچے ہے۔

★ اعمالِ صالحہ اور عبادات میں ذوق و شوق اپنی طرف سے نہیں ہو سکتا یہ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق پر ملتا ہے۔

★ خدا کا بننا اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہر ایک گھنٹہ اور رات میں انسان ذکرِ الٰہی میں رہے۔

★ یاد رکھو تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے۔ اس سے وہ راہ کھل جاتی ہے جو بدیوں سے نجات پانے کی راہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

فتح ۱۳۶۹ ہش ــ جمادی الاول ۱۴۱۱ھ

دسمبر ۱۹۹۰ء

امیر : عبداللہ واگس ہاؤزر

نگران : مسعود احمد جہلمی

ایڈیٹر : عرفان احمد خان

پبلشر : اسمٰعیل نوری

مینیجر : فلاح الدین خان

معاونین : سعیداللہ خان
وسیم احمد

قیمت فی پرچہ : ایک مارک

فہرست مضامین

- اداریہ
- قرآن کریم ، احادیثِ نبویؐ ، ملفوظات
- اقتباسات خلفاء سلسلہ احمدیہ
- خطبۂ جمعہ
- اسلام ۔ نوجوانوں کیلئے محبت اور امید کا پیغام
- ہماری مجالس کے آداب
- سرزمین روس میں پیغام حق پہنچانے کی کوشش
- اسیران راہ مولا کے شب و روز
- اخلاق عالیہ و اوصاف حمیدہ کی درخشندہ مثال
- منظومات
- اہم جماعتی خبریں
- جرمنی کے اتحاد کے مختلف پہلو
- برلن مشن کی سرگرمیاں
- دوسرا تربیتی کیمپ داعیان الی اللہ
- مشرقی جرمنی میں وسیع تبلیغی میدان
- مجلس عرفان
- اعلانات
- اقتباسات

اور

بہت کچھ

اداریہ

ظلمِ ناروا کی ارزانی

پاکستانی اخبارات میں شائع ہونے والی ایک حالیہ خبر کے مطابق ملتان کے مجسٹریٹ نے دو احمدیوں کو مجموعی طور پر بارہ سال قید بامشقت، ساٹھ ہزار روپے جرمانہ ایک سال قید تنہائی اور جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں تین سال قید مزید کی سزا کا حکم سنایا ہے۔ جن دو احمدیوں کو اس سزا کا حقدار سمجھا گیا۔ انہوں نے کسی کو قتل یا اغوا نہیں کیا کہیں ڈاکہ نہیں ڈالا ہیروئن یا دیگر منشیات کی اسمگلنگ کے مرتکب نہیں ہوئے حالانکہ یہ اور اسی نوعیت کے دوسرے اخلاقی جرائم کا ارتکاب پاکستان کے بعض شہروں میں ایک عرصہ سے کھلے عام ہو رہا ہے۔ جرم کا ارتکاب کرنے والے اکثر و بیشتر مجرم دندناتے پھر رہے ہیں۔ انہیں نہ کوئی پکڑنے والا ہے اور نہ سزا دینے والا۔ ان "معمولی معمولی" اخلاقی جرائم سے کہیں بڑھ کر "ہولناک اور سنگین جرم" ان احمدیوں پر عائد کیا گیا ہے کہ **انہوں نے اپنے مسلک کا پرچار کیا اور بعض لوگوں کو اس مسلک کو قبول کرنے کی دعوت دی۔** ظاہر ہے مجسٹریٹ نے یہ سزا اپنی طرف سے نہیں دی بلکہ ملک میں مروجہ قوانین میں سے ایک قانون کا سہارا لیتے ہوئے اس نے یہ سزا سنائی۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ جس ملک میں ایسا ظالمانہ قانون نافذ ہو کیا وہ یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ دنیا میں مذہبی آزادی اور بنیادی انسانی حقوق کا علمبردار ہے اور اس کا ہر شہری آزاد ہے کہ وہ جو مذہبی مسلک چاہے اختیار کرے اس پر عمل پیرا ہو اور اس کا دوسروں کے سامنے اظہار کرے؟

مغربی دنیا میں پاکستان کے سفارتخانے آئین پاکستان کی دفعات کا حوالہ دے کر دنیا کو یہ باور کراتے ہیں کہ پاکستان میں مکمل مذہبی آزادی کا دور دورہ ہے اور وہاں ہر شخص کے جملہ بنیادی انسانی حقوق کا پورا پورا احترام کیا جاتا ہے۔ دنیا والے ان سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ کیا لوگوں کو اپنے مسلک اور عقائد کے اظہار پر بارہ سال قید بامشقت اور ساٹھ ہزار روپے جرمانے کی سزا دینے والوں کو یہ زیب دیتا ہے کہ وہ مذہبی آزادی اور بنیادی انسانی حقوق کی علمبرداری کا ڈھنڈورا پیٹیں؟ جب آئین پاکستان میں مذہبی آزادی اور بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت دی گئی ہے تو ایسے ظالمانہ قوانین وہاں کیوں نافذ ہیں؟ اور وہاں ایک عالمگیر مذہبی جماعت کے لوگوں کو مذہبی اختلافات کی بنا پر قید و بند کی صعوبتوں میں کیوں مبتلا کیا جا رہا ہے؟ دنیا میں ہمیشہ کسی فرد یا قوم کے قول کو اس کے فعل کی روشنی میں پرکھا جاتا ہے۔ مذہبی اختلافات کی بناء پر ظالمانہ سزاؤں کا نفاذ اس امر کا بین ثبوت ہے کہ پاکستان کے آئین میں بجا طور پر مذہبی آزادی اور بنیادی انسانی حقوق کی جو ضمانت دی گئی ہے اسے بعض ظالمانہ قوانین کے نفاذ کے ذریعہ کالعدم کر کے رکھ دیا گیا ہے۔ اسی لئے مذہبی آزادی اور بنیادی انسانی حقوق کی علمبرداری کے اعلانات اور دعووں کی حیثیت ایک ڈھونگ سے زیادہ نہیں ہے۔

ہم آزادی ضمیر کے نام پر عالمی رائے عامہ سے بالعموم اور بنیادی انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں اور اداروں سے بالخصوص یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ پاکستان میں ایسے ظالمانہ قوانین کے نفاذ کے خلاف آواز بلند کریں اور انہیں آئین پاکستان کی روشنی میں منسوخ کرانے کے لئے موثر اقدامات عمل میں لائیں تاکہ نہ صرف پاکستان میں بلکہ دنیا بھر میں مذہبی اختلافات کی بنیاد پر توڑے جانے والے مظالم کا سدباب ہو سکے۔

○ ○

اخبار احمدیہ کے ادارتی عملہ میں تبدیلی

اخبار احمدیہ کے ادارتی عملہ میں بعض تبدیلیاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ سب سے اہم تبدیلی یہ کی گئی ہے کہ مکرم مغفور احمد صاحب کی بجائے مکرم عرفان احمد خان سیکرٹری امور خارجہ کو اس کا ایڈیٹر مقرر کیا گیا ہے۔

مکرم مغفور احمد صاحب نے نہایت محنت اور ہمت سے کام لے کر ایک عرصہ تک ادارتی ذمہ داری کو بہت خوش اسلوبی سے نبھایا۔ لیکن اپنی گوناگوں مصروفیات کی وجہ سے ان کے لئے اس اہم ذمہ داری کو مزید ادا کرنا ممکن نہ تھا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم مغفور احمد صاحب کی خدمات کو قبول کرے اور انہیں اس کی بہترین جزاء عطا کرے۔

میں امید کرتا ہوں کہ جملہ ممبران جماعت نئے ادارتی عملہ کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں گے اور اپنے اس جماعتی مجلہ کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ اور مفید بنانے کے لئے ان کا ہاتھ بٹانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے۔

(مسعود احمد جہلمی ۔ مشنری انچارج)

قرآنِ کریم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۚ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝

(الحجرات : ۱۳)

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو۔ کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں۔ اور تجسّس سے کام نہ لیا کرو۔ اور تم میں سے بعض، بعض کی غیبت نہ کیا کریں۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا۔ (اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو) تم اس کو ناپسند کرو گے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ بہت ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ● گمان سے بچو کیونکہ گمان سب سے بڑا جھوٹ ہے۔

● کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: تیرا ذکر کرنا تیرے بھائی کی اس بات کا جس کو وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کیا گیا، اگر میرے بھائی میں وہ بات پائی جاتی ہو پھر بھی یہ غیبت ہے۔ فرمایا: اگر وہ بات جو تو نے کہی ہے اس میں پائی جاتی ہے تو تُو نے اس کی غیبت کی ہے اور اگر اس میں نہیں جو تو کہتا ہے تو یہ بہتان ہے۔

● غیبت زنا سے بھی سخت (گناہ) ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ غیبت زنا سے زیادہ سخت کیسے ہوگیا؟ فرمایا، ایک آدمی زنا کرتا ہے پھر وہ توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر رجوع بہ رحمت ہوتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے لیکن غیبت کرنے والے کو نہیں بخشا جاتا جب تک کہ جس کی غیبت کی جاتی ہے وہ اس کو نہ بخش دے۔

● حضرت عباسؓ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی اور وہ روزہ دار بھی تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی تو آپؐ نے ان دونوں کو فرمایا، دوبارہ وضو کرو دوبارہ نماز ادا کرو اور دونوں اپنے روزے کو جاری رکھو لیکن اس کی قضاء ایک اور روزے کے ساتھ کرنا۔ ان دونوں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپؐ نے فرمایا، تم نے فلاں شخص کی غیبت کی تھی۔

ارشادات حضرت مسیح موعودؑ

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ کسی بھائی کا عیب دیکھ کر اس کے لیئے دعا کریں۔ لیکن اگر وہ دعا نہیں کرتے اور اس کو بیان کر کے دور سلسلہ چلاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں۔ کونسا ایسا عیب ہے جو کہ دُور نہیں ہوسکتا۔ اس لیئے ہمیشہ دعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہیئے۔ ...

قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو بلکہ وہ فرماتا ہے تواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمة کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں۔ مرحمہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کے لیئے دعا بھی کی جاوے۔ دُعا میں بڑی تاثیر ہے اور وہ شخص بہت ہی قابلِ افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہیئے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کے لیئے رو رو کر دعا کی ہو۔ سعدی نے کہا ہے ؎ خداوند بیند و خود بپوشد۔ ہمسایہ نداند و خروشد، خدا تعالیٰ تو جان کر پردہ پوشی کرتا ہے مگر ہمسایہ کو علم نہیں ہوتا اور شور کرتا پھرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام ستار ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ (باقی صفحہ ۱۳ پر دیکھیں)

خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کیلئے اتباعِ رسول ضروری ہے

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"انسان کو اپنے خالق و رازق و محسن سے محبت ہوتی ہے مگر محبت کا نشان بھی ہونا چاہیئے۔ اس لیئے فرماتا ہے "کہہ دے اگر تمہیں اپنے مولیٰ سے محبت کا دعویٰ ہے تو اس کی پہچان یہ ہے کہ میری اتباع کرو پھر تم محبّ کیا اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے لیئے آپ کے کچھ حالات جو قبل از دعویٰ نبوت تھے وہ ان کی محرم راز بی بی نے بیان کیئے ہیں۔ چاہیئے کہ انسان بھی اپنے سید و مولیٰ کی عادات کی پیروی کریں کیونکہ ان خصائل والا ذلیل نہیں ہوتا اور دنیا میں کون ہے جو عزت نہیں چاہتا۔ ذلت کے کئی اسباب ہیں (۱) ایسی بدنما شکل ہو کہ لوگ حقارت سے دیکھیں (۲) محتاج ہو سائل بن کر جانا پڑے (۳) اولاد پر کوئی صدمہ گزرے (۴) ننگ و ناموس پر حملہ کیا جائے۔ غرض ایسی تمام ذلتوں سے بچنے کا یہی گُر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے واضح ہوتا ہے۔ آپ کی بی بی فرماتی ہے اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ پہلی بات تو تم میں یہ کہ جہاں ماں کا تعلق ہو یا بی بی کا اس کا تو بہت لحاظ رکھتا ہے۔ ماں کے سبب سے بھائیوں سے محبت ہوتی ہے، دادی کے سبب چچوں کے ساتھ۔ جو لوگ رحم کا لحاظ رکھتے ہیں اور صلہ رحمی کرتے ہیں ان کو اللہ ذلت سے بچاتا ہے"

(فرمودہ ۱۸ فروری ۱۹۱۰ء)

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی قدر کرنی چاہیئے

ارشادات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"نعمتوں کا ضائع کرنا آسان ہوتا ہے مگر ان کا حاصل کرنا بہت مشکل کام ہے۔ آنکھ ہوتی ہے انسان کیلئے کیسی مفید چیز جو کہ ایک تھپڑ مار کر نکال دی جاسکتی ہے، چھوٹی سی سوئی چبھو کر پھوڑی جاسکتی ہے لیکن پھر اگر ساری دنیا کے ڈاکٹر مل کر بھی اس کو بنانا چاہیں تو نہیں بنا سکتے۔ اور اگر کوئی بڑے سے بڑا بادشاہ بھی اپنی تمام بادشاہت دے دے تو بھی ایک چھوٹی ہوئی آنکھ نہیں بن سکتی۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی تمام نعمتوں کا حال ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا وہ اور کوئی دیتا نہیں اور نہ کوئی دے سکتا ہے۔ مگر باوجود اس کے بہت لوگ ان نعمتوں کی قدر نہیں کرتے۔ جب تک کسی کی آنکھیں تندرست ہوتی ہیں وہ معمولی بات سمجھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ سب لوگوں کی آنکھیں ہیں، میری بھی ہیں تو کیا ہوا۔ لیکن جب جاتی رہتی ہیں تو رونے لگتا ہے، اسی طرح کان ناک ہاتھ پاؤں وغیرہ ہیں جن کے متعلق اس کو خیال بھی پیدا نہیں ہوتا کہ یہ بھی کوئی چیزیں ہیں۔ لیکن جب یہ نہیں رہتے تو پیٹنے لگتا ہے۔ انسان عمدہ سے عمدہ لطیف سے لطیف اور مزیدار سے مزیدار چیزیں کھاتا ہے لیکن وہ یہ نہیں سمجھتا کہ زبان کا ذائقہ بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت ہے، ہاں اگر بیماری کی وجہ سے زبان کا مزہ بگڑ جائے تب اسے پتہ لگتا ہے کہ واقعی یہ بھی کوئی چیز تھی، تو جب ایسے لوگوں کے پاس خدا تعالیٰ کی نعمتیں ہوتی ہیں اس وقت قدر نہیں کرتے اور جب وہ ان سے چھین لی جاتی ہیں تب ان کے حصول کیلئے کوشش کرتے ہیں۔ اس وقت جب انہیں بلا محنت اور مشقت کے اور بلا کچھ خرچ کیئے مفت یہ چیزیں دستیاب ہوتی ہیں معمولی باتیں سمجھتے ہیں لیکن جب نہیں رہتیں تو محنت اور مال خرچ کر کے ان کو پانے کی سعیٔ لا حاصل کرتے ہیں۔ تو نعمتوں کا حاصل کرنا مشکل بلکہ بعض کا تو ناممکن ہوتا ہے اور جب وہ ایک دفعہ چھین لی جاتی ہیں تو پھر نہیں دی جاتیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ دسمبر ۱۹۱۴ء)

ہر کام میں مقصد یہ ہو کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے

ارشادات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم تمہیں ایک راستہ ایسا بتاتے ہیں کہ تم تمام جائز دنیوی تدابیر کو دینی رنگ دے سکتے ہو اور میری رضا کو ان کے ذریعہ سے حاصل کر سکتے ہو۔ لیکن جو شخص تدبیر میں خلوص نیت کے تقاضا کو پورا نہیں کرتا وہ خدا کو راضی نہیں کر سکتا۔ ہر کام میں مقصد یہ ہو کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے، کام کرنا ہے نکمّا نہیں بیٹھنا۔ لیکن کام اس نیت سے کرنا ہے کہ میں خدا کو راضی کرنا چاہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ مجھے نیچے پھیلا ہوا ہاتھ پسند نہیں، جو ہاتھ اوپر ہے یعنی دینے والا ہاتھ ہے وہ پسند ہے۔ جو منگتا ہاتھ ہے وہ مجھے پسند نہیں۔ ایک شخص ایک کلہاڑی اور رسی لیتا ہے اس کے مخلص دوست اسے ہر چیز مفت دینے کو تیار ہیں لیکن وہ کہتا ہے نہیں مجھے ایک کلہاڑی اور رسی مہیا کر دیں اور وہ بھی مفت نہیں لوں گا بطور قرض دے دیں کیونکہ مجھے قرض کی ضرورت ہے۔ میں خود کماؤں گا اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہوں گا۔ اس کا لکڑیاں کاٹنا اور ان کا گٹھا بنا کے بازار میں لے جاکر بیچنا یہ ایک عام تدبیر نہیں جو محض دنیا کیلئے اور پیٹ کی خاطر کی جاتی ہے بلکہ یہ ایک ایسی تدبیر ہے کہ اس کے بجالانے میں ہر حرکت اور سکون خدا کو بڑا پیارا ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم میں سے جن لوگوں نے خدا کی رضا کے لئے قرض لے کر ایک رسّی کا ٹکڑا اور کلہاڑی لی تھی اللہ تعالیٰ نے قیصر و کسریٰ کے خزانے ان کے قدموں میں لا ڈالے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵۔ اپریل ۔ ۱۹۶۹ء)

تم قدمِ صدق حاصل کرتے ہوئے اپنے اندر اعلیٰ نور پیدا کرو

اقتباس از خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"تم کوشش کرو کہ تمہارا قدمِ صدق بڑا ہو اور اس کے فیض کے نیچے اور بھی لوگ آئیں۔ تمہارے قدم صدق کی برکت سے اور قومیں بھی برکت پائیں، لیکن یاد رکھو یہ قدم تمہارے نور کی نسبت کے ساتھ بڑا ہوگا۔ غالباً اس مفہوم کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں بعض پرانے بزرگوں کے مریدوں نے یہ غلطی کی کہ ان کے قدموں کے ظاہری نشان بڑے کرنے شروع کر دیئے چنانچہ بعض جگہ ہم نے دیکھا ہے کہ یہ فلاں بزرگ کا قدم ہے اور وہ پوری چٹان پر ایک قدم کا نشان بنا ہوا ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اس میں کچھ حقیقت ضرور تھی لوگوں کو بتانے کیلئے۔ ان بزرگوں نے کچھ ایسی بات کی ہوگی کہ جس کے نتیجہ میں یہ محسوس ہوا کہ ان کے قدم بڑے تھے اور بعد میں دنیا دار لوگوں نے جن کی نظریں عرفان سے عاری تھیں انہوں نے سمجھا کہ واقعتاً بزرگوں کے قدم بڑے تھے، حالانکہ ان کو سوچنا چاہیئے تھا کہ بزرگی کو ظاہری قدموں سے کیا نسبت، ہمارے ہاں کہتے ہیں "پاؤں بڑے گنواروں کے، سر بڑے سرداروں کے"۔ پس یہ کہنا کہ نیکوں کے پاؤں بڑے تھے یہ تو بڑی عجیب سی بات لگتی ہے۔ دراصل لوگ اس حقیقت کو سمجھ ہی نہیں سکے۔ اس لئے احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ نہ صرف یہ کہ خود قدم صِدق کو حاصل کریں اور اپنے اندر اعلیٰ نور پیدا کریں اور یاد رکھیں کہ ان سے فیض پانے کیلئے تو آج کی دنیا ہی نہیں بلکہ آئندہ قیامت تک آنے والی دنیائیں منتظر بیٹھی ہیں۔ اس لئے ان کے قدم بڑے ہوں گے تو دنیا کے نصیب بڑے ہوں گے اور انکو قدم بڑے نہیں مل سکتے جب تک خدا کا وہ نور ان کے اندر کامل نہ ہو جائے جس کیلئے اہل فراست بندے ہمیشہ یہ دعا کرتے ہیں اے خدا تو ہمارے نور کو ہمارے لئے مکمل فرما۔ نور تو بہت تو نے دیا۔ آگے بھی نور ہے اور پیچھے بھی، دائیں بھی نور ہے اور بائیں بھی لیکن ہمارے دل کو تسلّی نہیں، ہمارا ظرف اور بھی بڑا معلوم ہوتا ہے، ہمارے نور کو کامل کر دے اور جس حد تک ہماری استطاعت ہے اس حد تک ہمارے نور کو بڑھاتا چلا جا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸۔ اپریل ۔ ۱۹۸۶ء)

خطبہ جمعہ

تحریک جدید کے ستّاونویں سال کے آغاز کا اعلان

میں امید رکھتا ہوں کہ تمام دنیا کی جماعتیں امسال بھی قربانی کے ہر میدان میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں گی

افراد کے اخلاص کے شاندار نمونے اس امر کے آئینہ دار ہیں کہ جماعت احمدیہ نہ صرف زندہ ہے بلکہ زندہ تر ہے

موجودہ نسلیں پہلی نسلوں کی نیکیوں کے جھنڈے کو بحمد اللہ بلند سے بلند تر کرتی چلی جارہی ہیں

گرانقدر ابتدائی قربانیوں کا اور بعد ازاں قربانیوں کی رفتار میں حیران کن ترقی کا ایمان افروز تذکرہ

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بمقام مسجد فضل لندن۔ بتاریخ ۲ نومبر ۱۹۹۰ء

(مرتبہ مکرم منیر احمد صاحب جاوید واقف زندگی)

تشہد وتعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

تحریک جدید کا پس منظر اور اس کا مبارک آغاز

آج سے تقریباً ۵۶ برس پہلے کی بات ہے کہ اکتوبر کے مہینے کے آخر پر حضرت اقدس مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلی بار تحریک جدید کا اعلان فرمایا۔ ۱۹۔ اکتوبر کے خطبے میں آپ نے یہ ذکر فرمایا کہ یہاں ایک بہت بڑی احرار کانفرنس ہونے والی ہے۔ یہ احرار کانفرنس اس غرض سے قادیان میں منعقد کی جارہی تھی کہ ایسے منصوبے بنائے جائیں کہ قادیان سے ہی نہیں تمام دنیا سے یا تمام دنیا سے ہی نہیں قادیان سے بھی جماعت احمدیہ کو یکسر مٹا دیا جائے اور حضرت مسیح اقدس موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دنیا بھر میں کوئی بھی نام لیوا نہ رہے۔ اسی قسم کے بلند بانگ دعاوی اس کانفرنس میں کیے گئے اور یہ اعلان کیے گئے کہ ہم اس بستی قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور احمدیت کا نام ونشان دنیا سے اس طرح محو ہو جائے گا کہ اگلی نسل تک کسی کو یاد بھی نہیں رہے گا کہ احمدیت نام کی کوئی چیز تھی بھی کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کانفرنس دو دن تک شروع ہونے والی ہے یعنی ۲۱ تاریخ کو اور میں اس کانفرنس کے بعد ایک تحریک کا اعلان کروں گا جو اپنے نتائج کے لحاظ سے اپنے اثرات کے لحاظ سے بہت ہی عظیم الشان اور بہت دور رس نتائج کی حامل تحریک ہوگی مگر ذہنی طور پر میں جماعت کو تیار کرنا چاہتا ہوں کیونکہ وہ تحریک قربانیوں کے بہت سے مطالبات کی تحریک ہے۔ جس حد تک قربانیوں کے مطالبات میں تم لوگ لبیک کہو گے اسی حد تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے شمار افضال نازل ہوں گے۔ پس اکتوبر کے آخر پر یا ۲۶۔ اکتوبر کے خطبہ جمعہ میں یا اس کے بعد ۲ر نومبر کے خطبہ جمعہ میں آپ نے باقاعدہ تحریک جدید کا اعلان فرمایا۔ آج یہ حسن اتفاق ہے کہ ہمارے امسال کے جمعے بھی انہیں تاریخوں میں واقع ہو رہے ہیں جن تاریخوں میں ۱۹۳۴ء کے جمعے واقع ہوئے تھے۔ پس اگر وہ اعلان ۲ر نومبر کو تھا تو آج ۲ر نومبر ہے اور ۲ر نومبر ہی کو میں اس پہلی تحریک کی یاد جماعت کو دلاتی

چاہتا ہوں۔ وہ بہت ہی ابتداء کے، غربت کے دن تھے جبکہ جماعت احمدیہ کو سوائے چند دوسرے ملکوں کے دنیا میں کہیں بھی کوئی نفوذ نہیں تھا۔ اس وقت تمام دنیا میں جو چھوٹی چھوٹی بیرونی جماعتیں ابھی قائم ہوئی تھیں ان میں ایک انگلستان تھا جہاں مشن قائم ہو چکا تھا۔ یہ مسجد جس میں میں آج یہ خطبہ دے رہا ہوں اس کی تعمیر ہو چکی تھی۔ اس کے علاوہ مشرقی افریقہ میں کینیا، دارالسلام، ٹانگانیکا وغیرہ میں پاکستان سے یا ہندوستان سے گئے ہوئے صحابہؓ نے اور دیگر مخلصین نے جماعتیں قائم کی تھیں، کچھ مقامی افراد بھی احمدی ہوئے لیکن بہت کم، معدودے چند۔ اسی طرح سری لنکا میں بھی خدا کے فضل سے جماعت قائم ہو چکی تھی۔ انڈونیشیا میں بھی جماعت قائم ہو چکی تھی اور عرب ممالک میں سے عدن میں اور ایک دو اور مقامات پر جماعت قائم ہو چکی تھی۔ کُل تعداد ایسے مقامات کی جہاں تک میں نے نظر دوڑائی ہے اُس وقت بارہ تھی۔ تحریک جدید کے مطالبات کو جماعت نے اس اخلاص کے ساتھ، اس قدر غیر معمولی جوش و خروش کے ساتھ قبول کیا اور پھر کمال وفا سے اُن پر ایک لمبے عرصے تک قائم رہے ہے کہ یہ آج اُنہیں اولین مجاہدین کی قربانیوں کا پھل ہے جو ہم کھا رہے ہیں اور وہی تحریک ہے جو اب بڑھ کر ایک عظیم تناور درخت بن چکی ہے اور دنیا کے ۱۲۴ ممالک تک اس کی شاخیں پھیل چکی ہیں اور تنے بھی لگ چکے ہیں یعنی جڑیں بھی قائم ہو چکی ہیں۔ صرف یہی نہیں کہ باہر کے ملکوں سے ایک تناور درخت کے سائے ہیں جو پھیل رہے ہیں بلکہ جہاں جہاں بھی یہ درخت یا اس کی شاخیں پہنچتی ہیں وہاں نئی جڑیں قائم ہوتی ہیں اور برگد کے درخت کا سا حال ہے جو اگر اسی طرح مسلسل چلتا رہے تو کہتے ہیں کہ کبھی مر ہی نہیں سکتا کیونکہ وہ جوں جوں بڑا ہوتا چلا جاتا ہے اس کی شاخیں پھیلتی ہیں، اُن شاخوں میں سے پھر ایسی باریک رگیں سی اترتی ہیں جو TUBES کی طرح زمین کی طرف بڑھتی ہیں اور زمین تک پہنچ کر پھر وہ جڑیں خود پیدا کرتی ہیں اور جب جڑیں قائم ہو جاتی ہیں تو وہی باریک سی رگ جو پہلے ایک کونپل کی طرح معمولی سی پھوٹتی ہے وہ ایک بہت مضبوط تنا بن جاتی ہے اور پھر اس سے برگد کا درخت اور مزید پھیلنے لگتا ہے۔ پس الٰہی جماعتوں کی دنیا میں نشر و اشاعت کی ایسی ہی مثال ہوا کرتی ہے۔ اولین دور میں اسلام بھی اسی طرح دنیا میں پھیلا تھا اور اس آخرین دور میں بھی اسلام کا احیائے نو جو جماعت احمدیہ کے ذریعے ہو رہا ہے وہ اسی طریق پر ہو رہا ہے۔

تحریک جدید کے دور رس اثرات

پس اس گزشتہ چھپن ۵۶ سال کے عرصے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ چند جماعتیں جو معدودے چند ہی نہیں تھیں بلکہ اپنی قوت اور کمیت اور کیفیت کے لحاظ سے بھی بہت کمزور تھیں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۲۴ ممالک میں پھیل گئیں اور ہر جگہ جڑیں قائم کیں اور سب جڑیں زمین میں خوب گہری پیوستہ ہو گئیں اور اُن کے تنے اب بلند ہو رہے ہیں اور بعید نہیں کہ وہ بھی آئندہ چند سالوں میں آسمان سے باتیں کرنے لگیں۔

جہاں تک مشنز کا تعلق ہے اُس وقت دنیا بھر میں تبلیغی مشن جن میں باقاعدہ احمدی مبلغین کام کر رہے تھے اور تبلیغی مراکز تھے، چھ تھے اور آج اُن کی تعداد ۳۰۱ تک پہنچ چکی ہے۔ جہاں تک چندوں کا تعلق ہے حضرت مصلح موعودؓ نے پہلی تحریک ساڑھے ستائیس ہزار کی کی اور اُس زمانے کے لحاظ سے جماعت اتنی غریب تھی کہ ½ ۲۷ ہزار ہندوستانی روپیہ ایک بہت بڑی تحریک معلوم ہوئی اور بہت سے سننے والے خوفزدہ تھے کہ کس طرح یہ تحریک پوری ہو گی، کس طرح جماعت اس پر لبیک کہہ سکے گی لیکن اس قدر عشق اور والہانہ جذبے کے ساتھ جماعت نے اس تحریک پر لبیک کہی کہ جنوری کے خطبے میں حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ میں نے ½ ۲۷ ہزار کی تحریک کی تھی اور اللہ پر توکّل کرتے ہوئے امید تھی کہ اتنا روپیہ پورا ہو جائے گا لیکن اب تک ۳۳ ہزار روپے نقد وصول ہو چکے ہیں اور ایک لاکھ ۲۶ ہزار سے زائد کے وعدے آ چکے ہیں۔ اُس زمانے میں یہ اتنی بڑی تحریک سمجھی گئی کہ ہندوستان کے متفرق اخباروں نے، ہندو اخباروں نے بھی اور مسلمان اخباروں نے بھی اور عیسائی اخباروں نے بھی اس بات کا نوٹس لیا اور بڑے بڑے مقالے لکھے گئے، اداریئے لکھے گئے، بڑی بڑی سرخیاں لگائی گئیں کہ دیکھو خلیفۂ قادیان کتنا زیرک ہے اور کتنا اپنی جماعت کو آگے لیجا چکا ہے اور جماعت کا بھی حال یہ ہے کہ ½ ۲۷ ہزار کی تحریک کی اور ۳۳ ہزار نقد پیش کر دیا اور ابھی وہ تحریک جاری ہے اور پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ ہندو اخباروں نے ہندوستان کے ہندوؤں کو متنبہ کیا اور کہا اس کو معمولی بات نہ سمجھو۔ آج چاہیئے کہ ہم خلیفۂ قادیان کی پیروی کرتے ہوئے اپنے اپنے لوگوں اور اپنے اپنے علاقوں میں اسی قسم کے جذبے پیدا کریں، اسی قسم کی تحریکیں کریں، اس طرح مذہب زندہ ہوا کرتے ہیں، اس طرح قربانیاں ہیں جو نئے نئے رنگ لاتی ہیں اور قوموں کو غیر معمولی طور پر قوت بخشتی اور آگے بڑھاتی ہیں۔ بہرحال مختلف الفاظ میں مسلمان معاندِ اخباروں نے بھی اور تائید کرنے والے شریف اخباروں نے بھی اسی طرح ہندو، عیسائی دیگر اخباروں نے بھی اس تحریک کا بہت سخت نوٹس لیا۔ تعریفی رنگ بھی بہت بڑا نوٹس لیا اور مخالفت کے رنگ میں بھی بہت بڑا نوٹس لیا اور زیرک لوگ سمجھ گئے کہ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے، اس کے بہت بڑے بڑے عظیم الشان نتائج ظاہر ہونے والے ہیں۔

وقف کی تحریک پر لبیک کہنے والے ابتدائی خوش نصیب

جہاں تک واقفین کا تعلق ہے حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک کے نتیجے میں نوجوانوں کا جو پہلا ایک دستہ دنیا میں پھیلایا گیا اُن کے نام میں آپ کو پڑھ کر سناتا

ہوں کیونکہ آج ہم میں سے بہت کم ایسے ہیں جو تاریخ احمدیت پڑھنے کا شوق یا وقت رکھتے ہیں یا انہیں تاریخ احمدیت جو مولوی دوست محمد صاحب نے بڑی محنت سے لکھنی شروع کی ہوئی ہے اس کی جلدیں ہی مہیا ہیں یا دستیاب ہیں تو اس پہلو سے کبھی کبھی پرانی تاریخ کو دوہرا دینا چاہیئے تاکہ نئی نسل کے لوگوں کو بھی معلوم ہو کہ آج سے کچھ سال پہلے جماعت کا کیا حال تھا۔ کون کون سے مخلصین تھے جو قربانیوں میں آگے آئے اور پھر ان کے نتائج کیا نکلے۔ بہر حال اول مجاہدین کا جو دستہ تھا ان میں سے دس نام میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایک مولوی غلام حسین صاحب ایاز مرحوم صوفی عبدالغفور صاحب مرحوم، صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز مرحوم، مولوی عبدالغفور صاحب مرحوم، محمد ابراہیم ناصر صاحب مرحوم، گجرات کے ملک محمد شریف صاحب مرحوم اور مولوی محمد دین صاحب مرحوم۔ ان کے علاوہ تین خوش نصیب ایسے بھی تھے جو آج بھی زندہ ہیں۔ ان میں سے ایک حاجی احمد خان صاحب ایاز جو ہنگری کے مبلغ بنائے گئے تھے پھر پولینڈ بھی گئے تھے اور ایک مولوی رمضان علی صاحب جو آپ کی یعنی انگلستان کی جماعت کے ایک ممبر ہیں اور خدا کے فضل سے زندہ ہیں اور صحت بھی اچھی ہے۔ اور ایک چوہدری محمد اسحاق صاحب سیالکوٹی ہیں۔ تو یہ وہ خوش نصیب تھے جنہوں نے نہ صرف آواز پر لبیک کہا بلکہ ان کی پیش کش قبول فرمائی گئی اور ان کو تاریخی لحاظ سے یہ سعادت بخشی گئی کہ تحریک جدید کے بعض واقفین کا جو دستہ دنیا میں پھیلایا گیا ان میں یہ شامل ہوئے۔

دو شہداء اور ایک مبلغ کا ذکر خیر

دو شہداء کا بھی اور ایک اور مبلغ کا بھی ذکر کرنا ضروری ہے جو باقاعدہ وقف کر کے نظام کے تحت تو تبلیغ کے لئے نہیں نکلے لیکن حضرت مصلح موعودؓ کی آواز سنتے ہی لبیک کہا اور مختلف علاقوں میں تبلیغ کے لئے چلے گئے۔ ان میں سے تین دوستوں کا ذکر خاص طور پر حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے ایک خطبے میں فرمایا کیونکہ ان کی قربانی سے حضرت مصلح موعودؓ بہت متاثر تھے۔ ایک ولی داد خان صاحب تھے۔ یہ افغانستان کے باشندے تھے جب ۱۹۳۴ء میں تحریک ہوئی تو اس پر لبیک کہتے ہوئے اپنے طور پر ہی واپس اپنے ملک تبلیغ کے لئے چلے گئے اور جانے سے پہلے حضرت مصلح موعودؓ سے ہدایت لے لیں کہ کس رنگ میں تبلیغ ہونی چاہیئے۔ چنانچہ اس کے مطابق ایک عرصے تک دوستوں کو قادیان بھجواتے رہے اور ہندوستان میں جب بھی وہاں سے کوئی مسافر آتا تھا تو اس کو یہ تحریک کرتے تھے کہ احمدیوں سے رابطہ کرو۔ اس کے نتیجے میں تبلیغ پھل لانے لگی لیکن اس کے ساتھ ہی حسد بھی بڑھنے لگا۔ آخر اپنے ہی قریبی رشتے داروں نے ان کو ایک موقعہ پر جب یہ ہندوستان سے واپس جا رہے تھے گولیاں مار کر شہید کر دیا۔ دوسرے دوست عدالت خان تھے۔ یہ خوشاب کی طرف کے غالباً شاہ پور خوشاب کے علاقے کے تھے۔ انہوں نے بھی وقف کے ساتھ ہی چین کے سفر کی نیت باندھی اور اس غرض سے یہ بھی پہلے افغانستان گئے لیکن پاسپورٹ نہیں تھا۔ اس لئے وہاں قید کر دیئے گئے اور قید کی حالت میں بھی تبلیغ کرتے رہے جس کا بہت اثر ہونا شروع ہوا۔ چنانچہ حکومت افغانستان نے ان کو پھر ملک بدر کر کے واپس ہندوستان بھجوا دیا۔ واپس آ کر حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں رپورٹ پیش کی اور کہا کہ اب میں چین کے ارادے سے جانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ دوسری مرتبہ پھر چین کے ارادے سے نکلے تو اپنے ساتھ ایک دوست محمد رفیق صاحب کو بھی لے گئے۔ یہ ایک اور نوجوان تھے۔ کشمیر میں عدالت خان صاحب کو نمونیہ ہو گیا اور اس نمونیے کی حالت میں آخری وقت قریب آ گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ ان کے اخلاص کا اور ایمان کا یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ اُس وقت اور کوئی علاج میسّر نہیں تھا اور موت سر پر کھڑی تھی تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ جلدی جاؤ اور کسی غیر احمدی کو میرے ساتھ مباہلے پر آمادہ کرو۔ میرے بچنے کی اس کے سوا کوئی صورت نہیں ہے۔ اگر کوئی غیر احمدی اس وقت جبکہ میں جان کنی کی حالت میں ہوں گا مجھ سے مباہلہ کر لے گا تو خدا ضرور مجھے احمدیت کی صداقت کی خاطر بچا لے گا۔ چنانچہ بعض لوگ نکلے لیکن افسوس کہ جب خدا کی تقدیر آ چکی ہو تو پھر کوئی ترکیب کارگر نہیں جاتی۔ چنانچہ پیشتر اس کے کہ وہ کسی کو لا سکتے انہوں نے جان، جان آفریں کے سپرد کر دی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ان کو بھی شہدائے احمدیت میں شمار کیا ہے کیونکہ تبلیغی سفر کے لئے نکلے تھے جس شان سے جان دی ہے، جس اخلاص کے ساتھ جان دی ہے اس سے یقیناً ان کا مقام شہداء سے کم شمار نہیں ہو سکتا۔ محمد رفیق صاحب جوان کے ساتھی تھے اُن کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان کے اس جذبے کو ہی قبول کرنا تھا، کر لیا اور شاید اسی لئے ان کو یہ تحریک ہوئی کہ یہ اپنے ساتھ ایک محمد رفیق کو لے جائیں۔ چنانچہ محمد رفیق صاحب کو موقعہ ملا اور وہ کاشغر پہنچ گئے اور کاشغر میں جا کر انہوں نے تبلیغ کی اور اسی تبلیغ کے نتیجے میں حاجی جنود اللہ صاحب احمدی ہوئے اور پھر اُن کے خاندان کے دوسرے دوست بھی، ان کے بڑے بھائی بھی اور کچھ باقی افراد خانہ بھی احمدی ہوئے۔ والدہ بھی احمدی ہوئیں اور وہ لوگ پھر ہجرت کر کے قادیان آ گئے۔ حاجی جنود اللہ صاحب کی ہمشیرہ ہمارے خاندان میں بیاہی گئیں۔ بھابھی فرخ ہم ان کو کہا کرتے تھے سید بشیر شاہ صاحب جو میرے خالہ زاد بھائی تھے اور دواخانہ خدمت خلق کے ایک لمبا عرصہ تک انچارج کارکن رہے ہیں، ان کے ساتھ ان کا رشتہ طے ہوا۔ ان کی اولاد یعنی بھابھی فرخ کی اولاد تو اب قریباً ساری ہی کینیڈا میں ہے سوائے ایک بچّی کے جو یمن میں بیاہی گئی ہے اور ایک بچّی جو ابھی پاکستان میں ہے لیکن حاجی جنود اللہ صاحب کی اولاد میں سے دو بچّے یہاں آپ کی انگلستان کی جماعت کے ممبر رہے ہیں۔ ایک تو کینیڈا جا چکے ہیں اور ایک ابھی یہیں ہیں اور عنقریب ان کی شادی بھی ہونے والی ہے۔ باقی بچّے ان کے کینیڈا میں ہی ہیں اور ایک بچّہ جاپان میں ہے تو اس طرح یہ خاندان بھی خدا

کے فضل سے دنیا کی مختلف جگہوں میں پھیل گیا اور مختلف جگہ یہ جو ان کے بوٹے لگے ہیں اس کا خدا تعالیٰ کے فضل سے سہرا عدالت خان صاحب کے سر ہے جن کی دعاؤں اور اخلاص کے نتیجے میں محمد رفیق صاحب کو کاشغر جانے کی توفیق ملی اور پھر ان کے ذریعے یہ خاندان احمدی ہوا۔ اس خاندان کے اس نوجوان سے جو انگلستان میں ہیں، میں نے بات کی تھی کہ آپ لوگوں کو اب چاہیئے کہ کاشغر سے رابطے کریں۔ اب تو رابطوں کی آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ روکیں دور ہو رہی ہیں۔ چنانچہ وہ پوری کوشش کر رہے ہیں اور جہاں تک ممکن ہے وہ تحقیق کر کے اپنے پرانے علاقے کا پتہ کر رہے ہیں تاکہ وہاں خود جا سکیں یا ہم کسی واقف عارضی کو وہاں بھیج دیں تو وہاں جا کر پرانے روابط کو زندہ کیا جائے بہرحال وہ تحریک جو ۱۹۳۴ء میں ایک بہت چھوٹی سی تحریک کے طور پر شروع ہوئی تھی اب جیسا کہ آپ دیکھ چکے ہیں ساری دنیا میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کی برکتیں پھیل رہی ہیں اور جو پھل اُس نے پیدا کئے وہ آگے اپنے بیج دنیا میں پھیلا رہے ہیں اور اس طرح ساری دنیا میں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی نشر و اشاعت کے سامان ہو رہے ہیں۔

مالی قربانی میں ترقی کی حیران کن رفتار

چندے کا یہ حال ہے کہ اُس زمانے میں تمام دنیا کے چندے کے وعدے ایک لاکھ چھبیس ہزار تھے اور آج جو امریکہ سے اطلاع ملی ہے، امریکہ کی تمام وصولی، صرف ایک ملک کی اُس زمانے کے وعدوں سے ،اگنا زیادہ ہے۔ امریکہ کا نمبر ادائیگی کے لحاظ سے چوتھا ہے تو چوتھے نمبر کی ادائیگی کا جو ملک ہے وہ اُس زمانے کے تمام دنیا کے ممالک کے چندوں کے مقابل پر آج ،اگنا زیادہ چندہ دے رہا ہے۔ اس سے آپ اندازہ کریں کہ اُن چندوں میں کتنی برکت پڑی لیکن چندوں میں برکت کی جب ہم بات کرتے ہیں تو دراصل یہ چندے اخلاص کا پیمانہ ہیں۔ اموال کے کم اور زیادہ ہونے کی بحث نہیں ہے۔ اگر اموال کی بات کریں تو ہماری ساری دنیا کا تحریک جدید کا جو چندہ ہے وہ آجکل کے بڑے بڑے امیروں کی دولت کے مقابل پر ایک قطرے کی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ اتنے بڑے بڑے امراء دنیا میں موجود ہیں جن میں سے فرد واحد کی دولت جماعت احمدیہ کی مجموعی دولت کے لگ بھگ ہوگی۔ اس لئے جب میں چندوں میں برکت کی بات کرتا ہوں تو ہرگز یہ مراد نہیں کہ ہمارے پاس غیر معمولی طور پر دولت اکٹھی ہو گئی ہے۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اخلاص میں بہت برکت دی۔ جماعت قلیل تعداد ہونے کے باوجود، غریب ہونے کے باوجود، مالی قربانیوں میں آگے بڑھتی گئی ہے اور تھک کر پیچھے نہیں ہٹی۔ ۵۶ سال کا عرصہ ہو گیا ہے اس تحریک کو، بجائے اس کے کہ اس عرصے میں جب دو تین نسلیں آملی ہیں لوگ تھک جاتے اور سمجھتے کہ بہت ہو گئی، کافی دیر ہو گئی اب آہستہ آہستہ اس تحریک کو ختم ہونا چاہیئے کہ ہم اتنا لمبا عرصہ بوجھ برداشت نہیں کر سکتے، برعکس صورت ہے اور سینکڑوں ایسے افراد ہیں جنہوں نے کھوج لگا کر اپنے آباؤ اجداد کے بند کھاتے دوبارہ جاری کئے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ خود قربانی میں آگے بڑھ رہے ہیں بلکہ اپنے مرحوم والدین یا دیگر بزرگوں کا جب اُن کو پتہ چلتا ہے کہ وہ چندہ دیا کرتے تھے اور اب اُن کا کھاتہ بند ہے کیونکہ وہ فوت ہو چکے ہیں تو پھر وہ اُن کی طرف سے وہ چندے جاری کرتے ہیں۔ بعض لوگوں نے مجھے یہ بھی لکھا کہ میرا کوئی بزرگ ایسا نہیں جس کا چندہ مجھے معلوم ہو لیکن میری بھی خواہش ہے۔ اس لئے میری طرف سے کسی اور مرحوم بزرگ کا کھاتہ جاری کر دیں اور اس کی طرف سے میں ادائیگی کرتا رہوں گا۔

جماعت احمدیہ کے زندہ تر ہونے کا درخشندہ ثبوت

اسی طرح اخلاص کے اور بہت سے ایسے نمونے سامنے آتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ جماعت احمدیہ نہ صرف زندہ ہے بلکہ زندہ تر ہے اور پہلی نسلوں کی نیکیوں کا جھنڈا موجودہ نسلوں نے نہ صرف اٹھایا ہے بلکہ بلند تر کرتی چلی جا رہی ہیں۔ لیکن یہ یاد رکھنا ضروری ہے اور میرے لئے اور آئندہ خلفاء کے لئے آپ کو یہ یاد دلاتے رہنا ضروری ہے کہ جو جھنڈے بلند ہوا کرتے ہیں یہ دراصل پہلی نسلوں کی قربانی کے نتیجے میں ایسا ہوا کرتا ہے اور اُن کی دعاؤں کے نتیجے میں ایسا ہوا کرتا ہے۔ پہلی نسلوں کی دعائیں، ان کی قربانیاں، ان کی وہ حسرتیں کہ ہم دینا چاہتے تھے مگر دے نہیں سکے۔ وہ ایسی عظیم اور قوی دعائیں بن جایا کرتی ہیں کہ نسلاً بعد نسل وہ دعائیں پہنچتی رہتی ہیں اور پھل لاتی رہتی ہیں۔

ابھی ایک خاتون نے امریکہ سے مجھے خط لکھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ میری والدہ نے دودھ میں نہلایا ہے اور پھر یہ خیال کر کے کہ میں اپنے متعلق نہ سمجھ لوں۔ کہا کہ مجھے دودھ میں نہلایا ہے۔ اس کی میں نے تعبیر کی اور وہ تعبیر یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے یاد کرا رہا ہے کہ تمہیں اگر کوئی توفیق مل رہی ہے تو اس میں مرحوم بزرگوں کی دعاؤں کا دخل ہے اور انہیں دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اگلی نسل کو نہیں بلکہ بعض دفعہ پُشت در پُشت، سات سات پُشتوں تک اُن دعاؤں کے فیض پہنچاتا رہتا ہے۔ پس میں آپ کو اس لئے یاد کراتا ہوں کہ ان بزرگوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ جب ہم بہت ہی عظیم قربانیاں کر رہے ہوں تو ہمارے اندر یہ تکبّر نہیں پیدا ہونا چاہیئے کہ ہم بہت بڑے ہو گئے ہیں بلکہ اُن قربانیوں کے نتیجے میں یہ پھل لگ رہے ہیں جو اُس وقت بہت چھوٹی دکھائی دیتی تھیں لیکن اپنی اندرونی قوت کے لحاظ سے وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی بڑی اور عظیم قربانیاں تھیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے بارہا خطبات میں اُن ابتدائی قربانی کرنے والوں کے ذکر کئے ہیں جن کے پاس کچھ نہیں ہوتا تھا تو وہ اپنی کوئی چیز اٹھا لایا کرتے تھے۔ کوئی کپڑا اٹھا لائے، کوئی عورت بیچاری بکری لے آئی۔ کسی کے پاس اور کچھ نہیں تھا تو گھر کا ایک برتن اٹھا لائی کہ میرے پاس یہی کچھ ہے اور کچھ نہیں ہے، اسی کو قبول فرمائیں۔ اُس زمانے میں حضرت مصلح موعودؓ نے پتہ نہیں قبول فرمایا یا کس رنگ میں دلداری کی مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آسمان کے خدا نے اُن قربانیوں کو ضرور قبول فرمایا ہے اور آج جو ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کے مرد اور عورتیں اور بچّے دینی قربانیوں میں آگے بڑھتے

چلے جا رہے ہیں تو میرا تو یہ کامل یقین ہے کہ اس میں ان ابتدائی قربانی کرنے والوں کی قربانیوں کا بھی دخل ہے اور اُن قربانی نہ کر سکنے والوں کی حسرتوں کا بھی دخل ہے۔ حسرتوں کو بھی خدا قبول فرماتا ہے۔ چنانچہ دیکھیں قرآن کریم میں اُن صحابہؓ کا ذکر بھی موجود ہے اور کتنے پیار سے موجود ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ آنحضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے آپ کو جہاد کے لئے پیش کیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے، کوئی سواری نہیں ہے جس پر میں تمہیں میدان جہاد تک پہنچا سکوں، اس پر وہ یہ کہتے ہوئے واپس مڑے کہ ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے، ہم جان بھی اپنی پیش نہیں کر سکتے۔ اب دیکھیں یہ حسرت ہی تو تھی لیکن قربانی کرنے والوں کا اس شان کا ذکر آپ کو قرآن کریم میں اَور نظر نہیں آئے گا جیسا ان حسرتوں کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

پس ہماری آج کی ترقیات میں جو ہم ۵۶ سال کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں دیکھ رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ ایک عظیم الشان درخت ہی نہیں بلکہ بے شمار عظیم الشان درختوں میں تبدیل ہوتی چلی جا رہی ہے تو یاد رکھیں ان میں اوّل نسل کے اوّلین احمدیوں کا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے لے کر آج تک ان سب احمدیوں کی قربانیوں کا دخل ہے جو قربانیاں پیش کر سکے یا قربانیاں پیش کرنے کی حسرتیں لے کر اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ پس اُن سب کے لئے ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں اور اُن کی دعاؤں کے طفیل کی برکت کو محسوس کرتے ہوئے اگر ہم اُن کے لئے دعائیں کریں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگلی نسلیں آپ کو دعاؤں میں یاد رکھیں گی۔ یہ فیض جاری رہے گا۔ جو بیج آج آپ بوئیں گے وہ کل کے درخت بننے والے ہیں اور جو آج درخت ہیں یہ عظیم الشان جنگلوں اور چمنوں میں تبدیل ہونے والے ہیں۔ اس لئے اپنے پہلوں کو اگر آپ یاد رکھیں اور اُن کے لئے دعائیں کیا کریں تو اللہ تعالیٰ آئندہ نسلاً بعد نسلٍ آپ کے ذکر کو زندہ رکھے گا اور آپ کے لئے دعائیں کرنے والے پیدا ہوتے رہیں گے۔

پس وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جن کے پہلے بھی دعائیں ہوں، جن کے بعد میں بھی دعائیں ہوں اور وہ خود بھی دعاؤں کے سائے تلے پرورش پا رہے ہوں۔ پس حقیقت میں دعا ہی ہے جس کے ذریعے ہم نے تمام دنیا میں اسلام کو از سر نو غالب کرنا ہے اور ان دعاؤں کے نتیجے میں اور ان کے سائے تلے ہم نے قربانیوں میں آگے بڑھنا ہے۔

مالی قربانی میں اوّلیت کا مقام حاصل کرنیوالی جماعتیں

جہاں تک اعداد و شمار کا تعلق ہے مختصراً میں آپ کو بتاتا ہوں کہ حسب سابق خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستان آج بھی صفِ اوّل میں ہے اور پاکستان کی تمام جماعتوں میں اگرچہ تفصیلی اعداد و شمار مجھے نہیں پہنچے لیکن اب تک کے جو اعداد و شمار ہیں اُن کی رو سے کراچی کی جماعت اپنی تحریک جدید کی ادائیگیوں میں اول ہے۔ ۱۰ لاکھ کا اُن کا وعدہ تھا اور حالات کے بے حد خراب ہونے کے باوجود، افراتفری، ظلم، لوٹ مار، بے چینی، بداطمینانی، تجارتوں کی ناکامیاں، ہر قسم کے خطرات کے باوجود بجائے اس کے کہ دس لاکھ سے کم ادائیگی کرتے، کراچی کی جماعت نے ۱۴ لاکھ ادائیگی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اُن کے لئے مبارک فرمائے اور ان کا قدم ہمیشہ ترقی کی طرف رواں رہے۔ دنیا بھر میں پاکستان بہرحال اوّل ہے اور جرمنی نے جو یہ اعزاز حاصل کیا تھا کہ وہ دوسرے نمبر پر آیا۔ وہ نہ صرف اس اعزاز کو خدا کے فضل سے قائم رکھے ہوئے ہے بلکہ آگے قدم بڑھا رہا ہے اور دوسری جماعتوں کو جو پہلے اس کے شانہ بشانہ تھیں اور پیچھے چھوڑتا چلا جا رہا ہے اور فاصلے بڑھا رہا ہے۔ تیسرے نمبر پر UNITED KINGDOM ہے یعنی انگلستان کی جماعت جہاں میں آج کھڑا ہوا یہ خطبہ دے رہا ہوں۔ اس جماعت میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے قربانی کا بڑا جذبہ ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وصولی کے انتظام میں کوئی کمزوری ہے۔ کیونکہ آج تک کی جیسی رپورٹ بعض دور دور کے ممالک سے مل گئی ہے یہاں سے نہیں مل سکی اور تازہ رپورٹ میں ایسی نہیں پیش کر سکتا جس کے مطابق میں آپ کو بتا سکوں کہ برطانیہ کا ۹۰ ہزار کا وعدہ تھا اور تا حال وصولی کی اطلاع ۷۱ ہزار ۷۰۲ ہے جبکہ جرمنی کا وعدہ ایک لاکھ ۳۵ ہزار پونڈ کا تھا اور وصولی تا حال ایک لاکھ ۳۶ ہزار ہو چکی ہے۔ تو ان دونوں پہلوؤں سے جرمنی کی جماعت نہ صرف انگلستان کی جماعت کو پیچھے چھوڑ گئی ہے بلکہ فاصلہ زیادہ بڑھا چکی ہے اور اب تو تقریباً ایک اور دو کی بات ہو گئی ہے۔ بہرحال خدا کرے کہ آپ کی جماعت کو بھی تعداد میں ویسی برکت ملے اور اخلاص اور قربانیوں میں بھی اور مالی استطاعت میں بھی ویسی برکت ملے کہ آپ مقابلے کی اس دوڑ میں آگے بڑھ سکیں۔ اگر برابر نہیں ہو سکتے، آگے نہیں بڑھ سکتے تو کم سے کم فاصلہ کم کرنے کی کوشش کریں۔

چوتھے نمبر پر امریکہ ہے اور امریکہ نے جتنا وعدہ لکھوایا تھا، ۶۱ ہزار ۵۳۹، وہ پورا کر دیا ہے۔ اور پھر کینیڈا ہے جس نے ۱۴۱ ہزار ۸۰ کا وعدہ کیا تھا۔ آج ہی اطلاع ملی ہے کہ اُن کا وہ وعدہ بھی پورا ہو چکا ہے۔ پھر انڈونیشیا آتا ہے۔ اس کے بعد ہندوستان ہے۔ پھر جاپان ہے۔ انڈونیشیا بھی خدا کے فضل سے مالی قربانی میں مسلسل مضبوط قدموں سے آگے بڑھ رہا ہے اور ہر سال انڈونیشیا کی جماعت کا ہر قدم مالی قربانی میں خدا تعالیٰ کے فضل سے آگے ہے اور انتظامی لحاظ سے بھی وہ باقی دنیا کی مجالس کے لئے ایک نمونہ ہیں۔ جاپان کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ باوجود اس کے کہ بہت چھوٹی جماعت ہے لیکن قربانی میں غیر معمولی طور پر ایک اعلیٰ مقام پر فائز ہے۔ دو سال پہلے تک جاپان کا مشن خود کفیل نہیں تھا اور نسبتاً اُن کا چندہ اتنا کم تھا کہ باہر سے ایک خطیر رقم ان کے اخراجات پورے کرنے کے لئے بھجوانی پڑتی تھی، یہاں تک کہ میں نے یہ فیصلہ کیا کہ ٹوکیو کا مشن بند کر دیا جائے اور صرف ناگویا کا مشن جاری رکھا جائے۔ اس پر جماعت نے ردّ عمل دکھایا اور احتجاجی خط ملے اور وعدے ملے کہ ہم قربانی میں آگے بڑھیں گے۔ آپ مشن بند نہ کریں۔ پھر جب میں نے دورہ کیا تو کچھ نوجوان جو نسبتاً کمزور بھی تھے ان میں بھی خدا کے فضل سے نئی زندگی پیدا ہوئی اور اب جاپان خدا کے فضل سے دونوں جگہ مشنوں میں خود کفیل ہے اور اس کے علاوہ اور کئی قسم کی قربانیوں میں بھی آگے بڑھ رہا ہے۔ تحریک جدید کے لحاظ سے جاپان کی چھوٹی سی جماعت کا چندہ دس ہزار پونڈ سے

آگے بڑھ چکا ہے اور تمام دنیا میں فی کس چندہ دہندہ کے لحاظ سے یہ جماعت دنیا کی ہر دوسری جماعت سے آگے ہو گئی ہے۔ پس اس پہلو سے جماعت جاپان بھی قربانی کے لحاظ سے ذکر کے لائق ہے اور دعا میں یاد رکھنے کے لائق ہے۔

جہاں تک مجموعی چندوں کا موازنہ ہے یعنی ہمارے پچھلے سال سے جو موازنہ ہے وہ یہ ہے کہ ۸۹-۸۸ء میں دنیا بھر کی جماعتوں کی طرف سے ۵ لاکھ ۲۱ ہزار ۳۰۷ پونڈ کے وعدے تھے اور وصولی ۵ لاکھ ۹۰ ہزار ۸۳۶ یعنی ۶۹ ہزار ۱۰۶ اضافہ کے ساتھ وصولی ہوئی اور ۹۰-۸۹ء میں یعنی جو سال چند دن ہوئے دو تین دن پہلے اختتام پذیر ہوا اس میں وعدے تھے ۵ لاکھ ۹۶ ہزار ۸۲۲ اور وصولی ہوئی ۶ لاکھ ۷ ہزار ۲۸۰ یعنی خدا تعالیٰ کے فضل سے وعدوں کے مقابل پر ۷۵ ہزار ۴۵۸ وصولی زیادہ ہوئی۔ اور جہاں فیصد اضافے کا تعلق ہے گذشتہ سال کے مقابل پر، یہ سال جو پیچھے گزرا ہے اس سے پہلے سال کے مقابل پر، اس گزرے ہوئے سال میں ۱۲،۶۰۹ ہزار آمد میں اضافہ ہوا۔

افریقن ممالک میں ماریشس صف اوّل میں بھی ہے اور افریقہ میں خدا کے فضل سے پہلا بھی ہے اور ماریشس کی جماعت بھی اپنے نظم و ضبط کے لحاظ سے، باقاعدگی کے لحاظ سے اور قربانیوں میں دن بدن آگے بڑھنے کے لحاظ سے بہت ہی اچھی مثالی جماعت ہے۔

مشرق بعید کے ممالک کے اعتبار سے ترتیب یوں بنتی ہے کہ انڈونیشیا اوّل، جاپان دوم، فجی سوم اور آسٹریلیا، نیوزی لینڈ ان کے بعد آتے ہیں۔ افریقہ کی رپورٹیں پوری نہیں لیکن جو آئی ہیں ان کے لحاظ سے ماریشس پہلے پھر نائیجیریا پھر گیمبیا پھر کینیا پھر بینن پھر یوگنڈا اور بعض بڑے بڑے ممالک غانا اور سیرالیون وغیرہ کی رپورٹیں چونکہ شامل نہیں اس لئے ان کا موازنہ پیش نہیں کیا جا سکتا۔

یورپ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جرمنی اوّل ہے، یوکے دوم اور ناروے، اس کے بعد پھر ڈنمارک، پھر ہالینڈ، پھر سویڈن، پھر سوئٹزرلینڈ، پھر سپین، پھر بلجیم، پھر پرتگال

تحریک جدید کے ۵۷ ویں سال کا اعلان اور نئے تقاضے

آج میں تحریک جدید کے ستاونویں سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں اور میں امید رکھتا ہوں کہ نیکی کی جو عظیم الشان روایات جماعت پیچھے چھوڑ آئی ہے جن کا بہت ہی مختصر ذکر میں نے کیا ہے ان روایات کو قائم رکھتے ہوئے تمام دنیا کی جماعتیں امسال بھی قربانی کے ہر میدان میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جہاں تک نئے تقاضوں کا تعلق ہے اس ضمن میں، میں بہت سی باتیں چھوڑ کر وقت کے لحاظ سے صرف ایک بات آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ مشرقی یورپ اور روس میں جو نئے میدان تبلیغ کے کھلے ہیں ان کا بھی گہرا تعلق تحریک جدید کے آغاز سے ہے۔

تحریک جدید کے آغاز ہی میں روس اور چین اور مشرقی یورپ میں جماعت کی طرف سے باقاعدہ یا اپنے طور پر طوعی کام کرنے والے مبلغین پہنچ چکے تھے اور اپنی قربانیوں کی ایک بہت ہی دردناک اور عظیم داستان یہ لوگ وہاں چھوڑ آئے ہیں۔ ان قربانیوں کو وہاں سے لینا ہے اور آگے بڑھانا ہے۔ اس سلسلے میں مَیں وقف کی ایک تحریک کر چکا ہوں جس میں بہت سے مخلصین نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے اور میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ عارضی وقف کرنے والے جنہوں نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے انتظار کر رہے ہوں گے کہ وہ درخواستیں کہاں چلی گئیں، وہ یاد رکھیں کہ ان پر بہت توجہ کے ساتھ اور تفصیل کے ساتھ غور ہو رہا ہے اور ضروری معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں اور ضروری انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ نئی جگہوں پر اس زمانے میں اس طرح بھجوا دینا کہ کوئی شخص سر اٹھا کر جدھر رخ پنے اس طرف چل پڑے یہ کوئی مناسب طریق نہیں ہے۔ ان تمام علاقوں کے متعلق چھان بین ہونی ضروری ہے۔ ان کے حالات، ان کے جغرافیائی حالات، ان کے تاریخی حالات ان کے موجودہ تمدنی، اخلاقی حالات وغیرہ وغیرہ اور رہن سہن کے طریق، اخراجات کتنے اٹھیں گے اور کیا کیا دقتیں ہیں جو درپیش ہو سکتی ہیں، زبان کے مسائل کیسے حل ہوں گے، لٹریچر کیا کیا کرجائیں گے، اجازت نامے کیسے ملیں گے، غرضیکہ اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں جن پر باقاعدہ بڑی توجہ اور محنت کے ساتھ تحقیق ہو رہی ہے اور کوائف مرتب ہو رہے ہیں۔ موسموں کو بھی دیکھنا پڑے گا، کون سے موسم وہاں موزوں رہیں گے۔ جب بھی یہ تیاری ہو جائے گی تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ واقفین کو باقاعدہ ایک ہدایت نامہ بھجوائیں گے اور ان کی پوری راہنمائی کریں گے کہ آپ اگر فلاں علاقے میں جانا چاہتے ہیں تو اس طرح جائیں۔ یہ ضروریات ہیں، یہ یہ امور پیش نظر رہنے چاہئیں اور یہ کہ جماعت اس معاملے میں کیا مدد کر سکے گی۔ پھر بہت سے ایسے علاقے ہیں جہاں کے لئے ابھی مناسب تعداد میں لٹریچر موجود نہیں ہے۔ بعض کتابیں اور رسالے چھپ رہے ہیں، بعض ابھی تیار ہو رہے ہیں نئی زبانیں ہیں جن پر ہمیں کوئی اختیار نہیں۔ ابھی کوئی احمدی ان زبانوں کا ماہر نہیں بنا۔ تو ماہرین بھی ڈھونڈنے پڑتے ہیں۔ پھر صحیح تراجم کے لئے جو احتیاطیں کی جاتی ہیں وہ بھی ضروری ہیں اور وقت طلب بھی ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ دو تین ماہ کے اندر اندر ہمارے واقفین کے گروپ میں امید رکھتا ہوں کہ ان علاقوں میں جانا شروع ہو جائیں گے اور ایک دو، پہلے جا بھی چکے ہیں۔ بعض لوگ جن کے پاس مالی توفیق نہیں ہوتی، وقف کرتے ہیں۔ ان کے متعلق میری گزارش یہ ہے کہ وہ وقف بے شک کریں اگر بعض لوگوں نے جس طرح کہ ہمارے بعض مخلصین کر بھی رہے ہیں روپے بھجوانے شروع کئے یا وعدے کئے کہ آپ اپنی طرف سے جس کو چاہیں بھجوائیں ہم وقف میں وقت نہیں دے سکتے مگر رقم مہیا کر سکتے ہیں اور اگر ان کی مرسلہ رقوم اتنی کافی ہوئیں کہ سارے خواہشمندوں کو بھجوایا جا سکے تو انشاء اللہ سب کو بھجوائیں گے لیکن اگر اتنی کافی نہ ہوئیں تو پھر جو خواہشمند ہیں ان میں سے انتخاب کرنا ہو گا اور جو نسبتاً زیادہ اہلیت والے ہیں ہم ان کو بھجوا سکیں گے۔

زبانوں کے متعلق بھی معلومات بھجوائی جائیں گی لیکن یہ یاد رکھیں کہ وقف یعنی عارضی وقف کرتے وقت آپ کے ذہن میں جو بھی ملک ہے، مشرقی یورپ کا ہو، روس ہو یا چین ہو، جو بھی نئے ممالک ہمارے پیش نظر ہیں ان میں سے جو آپ کو زیادہ پسند ہو یا جس کی طرف

اپنا طبعی رجحان پاتے ہوں آپ اُن کی زبان سیکھنی شروع کر دیں۔ سردست ابتدائی تعلیم کے لئے جو عام ٹکسالی کی یہ چھوٹی چھوٹی کتابیں یا کیسٹس وغیرہ مہیّا ہیں اُن سے آپ بیشک کام لیں۔ ابتدائی تعارف ضرور ہونا چاہیئے۔ روزمرّہ کی چند باتیں کرنی آجائیں۔ بعد میں ہم آپ کو جو لٹریچر دیں گے اس سے بہت سی ضرورت پوری ہو جائے گی لیکن کچھ تعارف کے بعد جب آپ وہاں جائیں گے تو وہاں زبان سیکھنی زیادہ آسان ہوگی۔ پہلے سے تعارف ہو تو پھر بہت جلدی انسان رواں ہو جاتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ پانی جب خشک جگہ پر پھینکتے ہیں تو کس طرح آہستہ آہستہ آگے بڑھتا ہے لیکن پانی کو ایک پتلی سی بھی گیلی لکیر مل جائے تو بڑی تیزی سے اس پر بہنے لگتا ہے تو پہلے اگر باقی مہیّا نہیں تو گیلی لکیریں ہی اپنے اوپر ڈال لیں۔ زبان کی اُن گیلی لکیروں پر پھر زبان روانی سے چلے گی۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے جماعت کو بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی، ہم آپ کے لئے پوری محنت سے تیاری کر سکیں اور آپ اپنی ذاتی ذمہ داریاں بھی ادا کریں اور دعا بہت کریں۔ یہ آخری بات ہے لیکن ہر پہلی بات سے زیادہ افضل اور زیادہ مضبوط اور طاقتور ہے۔ دعا میں جو برکت ہے اس کی کوئی مثال دنیا میں اور کسی تدبیر میں نہیں ہے۔ دعا میں تدبیر اور دعا دونوں باتیں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون پر بہت ہی لطیف روشنی ڈالی ہے اور بہت ہی گہری حکیمانہ باتیں بیان فرمائی ہیں۔ خلاصہ یہی ہے کہ دعا دنیا کی سب سے عظیم تدبیر ہے جو تقدیر پر جال ڈالتی ہے۔ اس سے بڑی تدبیر کیا ہوگی جو تقدیر کو اپنے دام میں لے لے اور تقدیرِ الٰہی اور انسانی کوششیں جب اکٹھی مل کر آگے بڑھتی ہیں تو دنیا کی کوئی طاقت ایسے آگے بڑھنے والے کی راہ نہیں روک سکتی۔ پس ان دعاؤں سے بھی بہت کام لیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو اور یہ عظیم پہاڑ جو ہمارے سامنے کھڑے ہیں انہیں سر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور نے فرمایا:- اب چونکہ دن چھوٹے ہو چکے ہیں اور جب ہم جمعے کی نماز سے فارغ ہوتے ہیں تو عصر کی نماز کا وقت شروع ہو چکا ہوتا ہے کیونکہ آجکل ۲½ اور ۳ کے درمیان عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے جب تک یہ دن چھوٹے ہیں اور ان کا تقاضا رہے گا اس وقت تک ہم جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز جمع کرتے رہیں گے۔ پس آج پہلے دن اسی ضرورت کے پیشِ نظر جمعہ کے معاً بعد عصر کی نماز بھی ساتھ ہی پڑھی جائے گی۔

○○○

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے"

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو
کیونکہ
تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے

نزول المسیح صفحہ ۲۴

اسلام

نوجوانوں کیلئے محبّت اور اُمید کا پیغام

امسال جماعتِ احمدیہ گوئٹے مالا کے جلسہ سالانہ میں نومسلم احمدی نوجوان جناب ماریو کیوواس (MR. MARIO CUEVAS) نے انگریزی میں جو ایمان افروز تقریر کی اس کا (مفہوم و مطالب پر مشتمل) اردو ترجمہ ہدیۂ قارئین ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ جناب ماریو فزکس میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں ——— (ادارہ)

اسلام کی ایک بنیادی خصوصیت اور بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ ایک ایسا مذہب ہے جو عالمگیر پیغام کا حامل ہے۔ یعنی اس کے پیغام کے مخاطب کرۂ ارض کے تمام بنی نوع انسان ہیں۔ اسی لئے اسلام تمام جغرافیائی حدبندیوں، نظریاتی جھگڑوں اور نسلی مخاصمتوں سے ماوراء اور بلند و بالا ہے دنیا کے مختلف علاقوں اور نسلوں کے ہزارہا انسانوں کو اجتماع کی شکل میں ایک ہی جگہ اکٹھا دیکھنا اور اس امر کا مشاہدہ کرنا کہ وہ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور محبت کے ترانے گاتے ہوئے اپنے دن رات بسر کر رہے ہیں ——— کیا یہ سب کچھ ایک ایسے تجربہ کی حیثیت نہیں رکھتا کہ جس سے بڑھ کر بیش قیمت اور کوئی تجربہ نہیں ہو سکتا؟ یقیناً یہ سب سے زیادہ بیش قیمت تجربہ ہے۔ چنانچہ ایسے ہی بیش قیمت تجربہ میں سے گذرنے کی آج سے ایک سال قبل مجھے سعادت نصیب ہوئی۔

ہُوا یوں کہ مجھے گذشتہ سال جماعت احمدیہ انگلستان کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت ملی۔ میں وہاں یہ دیکھ کر ششدر ہوئے بغیر نہ رہا کہ انسانی تصور میں آنے والی ایسی تمام رکاوٹیں جو ایک انسان کو دوسرے انسان سے جدا کرتی ہیں انسانوں کے اس اجتماع میں یکسر ناپید ہو کر رہ گئی ہیں۔ میرے لئے حیرت و استعجاب کا موجب تھا یہ منظر کہ دنیا کے مختلف علاقوں میں بولی جانے والی زبانیں ایک دوسرے کے ساتھ پینگیں بڑھا رہی ہیں۔ سیاہ فام افریقہ کے رنگ برنگے لباس سفید فام یورپ کے جدید ملبوسات سے بڑھ بڑھ کر ہمکنار ہو رہے ہیں۔ اجنبی نظر آنے والے افراد باہم مل کر ہنسی خوشی ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھا رہے ہیں۔ مختلف قومیتوں کے بچے باہم شیر و شکر ہو کر طرح طرح کے کھیل کھیل رہے ہیں ——— نیز اندازہائے فکر و خیالات و آراء کی بُوقلمونی باہم مسرت و اخوت کے ایک ہی آفاقی سانچے میں ڈھل ڈھل کر ہم آہنگی میں بدل رہی ہے۔ سچ یہ ہے کہ میں وہاں غیر متوقع طور پر ایک ایسی خوشگوار صورتِ حال سے دوچار ہوا جو خفتہ رُوحوں کو بیدار کرنے، دلوں کے بند دروازے کھولنے اور اذہان پر اُمّید کا نقش ثبت کرنے والی ایک بہت ہی پُرعزم صورتِ حال تھی۔

انگلستان کے جلسۂ سالانہ کے موقع پر ایک اسلامی فرقے کے (جو سلسلۂ احمدیہ کے نام سے موسوم ہے) سربراہِ اعلیٰ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے حکمت و معرفت اور مِن جانبِ اللہ عطا ہونے والے افضال و اکرام کا جو سمندر موجزن کر دکھایا تھا اس کی کیفیات میں سے میں جو کچھ آپ صاحبان تک پہنچا سکتا ہوں اس کی حیثیت بحرِ ذخّار کے ایک قطرے سے زیادہ نہیں ہے کیونکہ اوّل تو جُملہ کیفیات کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے، دوسرے مجھ ایسا ہیچمدان اس سمندر میں سے ایک قطرہ ہی حاصل کر سکا ہے اور اسے ہی آپ کی خدمت میں پیش کر سکتا ہے۔ جملہ افرادِ جماعت اپنے امام ہُمام کے لئے احترام و محبّت کا آئینہ دار جو لفظ استعمال کرتے ہیں وہ ہے "حضور" سو میں بھی اپنی ان گذارشات میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے لئے یہی لفظ استعمال کروں گا۔ اس وضاحت کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حضور نے انسانوں کے اپنے اپنے انفرادی تشخّص اور اسی طرح مختلف قوموں کے اپنے جداگانہ قومی تشخص کے مقتضیات اور ان کی شخصی اور قومی

آزادی کے احترام، ذمہ داریوں کے احساس، حقوق و فرائض کی ادائیگی اور توازن و اتحاد کے اسلامی اوصاف کو اپنی ذات میں اس طرح سمو لیا ہے اور وہ آپ میں اس طرح رچ بس گئے ہیں کہ آپ کے وجود نے ان اسلامی اوصاف کی ایک جیتی جاگتی زندہ و تابندہ تصویر کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ بنی نوع انسان کے ساتھ حضور کی گہری محبّت اور ہر شخص کے میلانات و رجحانات اور خواہشات و توقعات کے فہم و ادراک کی بدولت نقطۂ عروج کو پہنچے ہوئے یہ اسلامی اوصاف آپ کی ذات میں عجب شان کے ساتھ جلوہ گر نظر آتے ہیں

حضور کے روز مرّہ کے معمولات کے ایک حصہ میں مجھے حضور کے ساتھ شریک رہنے کا انمول موقعہ بھی نصیب ہوا۔ اسلامی تعلیم پر کما حقہٗ عمل پیرا ہوتے ہوئے حضور پنجوقتہ نمازیں بہت باقاعدگی سے اور بروقت ادا کرتے ہیں، فجر کی نماز میں باقاعدگی آسان نہیں ہے۔ اس کے لئے صبح کاذب کے نخفیف جُھٹ پُٹے سے بھی پہلے بیدار ہونے کی خصوصی مشقت کا عادی ہونا پڑتا ہے اس ضمن میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ لندن میں (جہاں حضور اپنی عارضی قیام گاہ میں رہائش پذیر ہیں) سال کے بعض حصّوں میں فجر کا وقت بہت جلدی یعنی ساڑھے تین بجے کے قریب ہو جاتا ہے۔

حضور پر اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل یہ بھی ہے کہ حضور بے پناہ مصروفیت کے باوجود عمر کے اس حصہ میں بھی صبح کی سیر بہت باقاعدگی سے کرتے ہیں اور اس میں ناغہ نہیں ہونے دیتے۔ حضور نماز فجر باجماعت پڑھانے کے بعد مسجد فضل لندن کے ایک قریبی باغ میں سیر کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔ یہ وسیع و عریض، تر و تازہ اور پرسکون باغ ہر روز صبح ہی صبح اس امر کا مشاہدہ کرتا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ بفضل اللہ تعالیٰ تندرستی و توانائی کے ساتھ ساتھ استقامت اور مُداومتِ عمل کے اوصاف سے پوری طرح متّصف ہیں۔ بوقتِ سیر آپ کے نوجوان مصاحبین کو آپ کے ساتھ قدم سے قدم ملانے میں خاصی ہمت اور جد و جہد سے کام لینا پڑتا ہے حضور بالعموم سیر کے وقت سبک رفتاری سے چلنے کے دوران اللہ تعالیٰ کی طرف اپنی توجہ مرکوز رکھتے ہیں اور زیرِلب اس کا ذکر کر رہے ہوتے ہیں لیکن گاہے گاہے اپنے ہمراہیوں کے ساتھ کسی نہ کسی موضوع پر ہلکے پُھلکے انداز میں گفتگو بھی کر لیتے ہیں۔

اُن اہم جماعتی سرگرمیوں کے علاوہ جن میں امام جماعت کے رفیع الشان منصب کی مناسبت سے حضور کو بے انتہا مصروف رہنا پڑتا ہے، حضور اپنے وقت کا ایک حصہ معالج کی حیثیت سے بھی گذارتے ہیں اور اس طرح طِب میں اپنی خصوصی دسترس سے ان لوگوں کو فیضیاب فرماتے ہیں جو مختلف عوارض اور امراض میں مبتلا ہوں۔

حضور مزاح کی حِس سے بھی نمایاں طور پر مزیّن ہیں اور کسی کسی موقعہ پر گفتگو میں ہلکا پھلکا انداز اختیار کر کے بات میں عجب لطف پیدا کر دیتے ہیں۔ لیکن اس سے کہیں بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے حضور کو بعض بہت ہی غیر معمولی قائدانہ صلاحیتوں سے نوازا ہے مثلاً اثر آفریں انداز میں افراد کو متحرک کرنے، ان میں رجائیت پیدا کر کے ان کے حوصلوں کو جوان رکھنے اور انہیں عزت و وقار سے آگے بڑھنے کے اوصاف سے مالا مال کرنے کی صلاحتیں حضور میں بدرجۂ اتم موجود ہیں۔ یہ حضور کی ان قائدانہ صلاحیتوں ہی کا نتیجہ ہے کہ دنیا بھر میں جماعت بہت متاثر کن انداز میں ہر طرف پھیل رہی ہے اور آگے ہی آگے قدم بڑھا رہی ہے۔

حضور کے تنظیمی و تبلیغی سرگرمیوں سے بھرپور و معمور سفروں اور دوروں کی وجہ سے حضور کا کرۂ ارض پر پھیلی ہوئی جماعتہائے احمدیہ کے ساتھ براہ راست رابطہ قائم رہتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ حضور اسلام کی آفاقی روح کے عین مطابق تمام جماعتوں اور ان کے افراد کو ذاتی طور پر جانتے ہیں۔ ان کے نقطہ ہائے نظر اور مسائل کو سمجھتے ہیں اور ان کے ساتھ محبت و شفقت کا سلوک روا رکھتے ہیں۔

جماعت کے تبلیغی مِشنز اور مراکز کے انتظامی امور فی الحال (یعنی عارضی طور پر) لندن میں طے پاتے ہیں۔ انتظامی امور طے کرنے والے شعبے کے مسٹر ایم۔ اے۔ ساقی انچارج ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی انسانیت کی خدمت کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ حضور کے ساتھ ان کا براہِ راست رابطہ قائم رہتا ہے حضور کی قربت اور رہنمائی کی سعادت حاصل ہونے کی وجہ سے ہی انہوں نے نہ صرف جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کی بلکہ فلاحی سرگرمیوں کی بھی نگرانی کی اہم اور گراں بہا ذمہ داری سنبھالی ہوئی ہے۔ جماعت کی فلاحی سرگرمیوں کا دائرہ پورے کرۂ ارض پر محیط ہے۔ ان میں ہسپتالوں، طبی مراکز اور سکولوں وغیرہ کا قیام اور مستقل بنیادوں پر ان کا اہتمام و انصرام شامل ہے۔ یہ فلاحی ادارے بلا تفریق مذہب و مِلّت ہزارہا انسانوں کی خدمت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ احمدی مشنریز کو یہ مشکل کام اپنے اپنے علاقوں اور ملکوں میں اس حال میں انجام دینا پڑتا ہے کہ بسا اوقات مالی مشکلات ہی سدّ راہ نہیں ہوتیں بلکہ امن اور بھائی چارے کی فضا کے دشمنوں کے ہاتھوں انہیں ظلم و ستم کا نشانہ بھی بننا پڑتا ہے بالکل اُسی طرح جس طرح پاکستان میں احمدیوں کو انسانیت سوز مظالم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

جماعت احمدیہ جن افراد پر مشتمل ہے وہ استثنائی طور پر کسی اور ہی مٹی کے بنے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ ایک عام احمدی میں محبت و شفقت اور قربانی کا جذبہ جس نقطۂ عروج کو پہنچا ہوا ہوتا ہے اس سے دوسرے متاثر ہوئے

بغیر نہیں رہتے۔ احمدی بچوں اور نوجوانوں میں اخلاقی اور روحانی اقدار کا بے حد احترام پایا جاتا ہے جبکہ اس زمانے کے اکثر و بیشتر دوسرے بچے اور نوجوان ان اخلاقی اور روحانی اقدار کو یکسر بھلا بیٹھے ہیں۔

ایک احمدی نوجوان رضا کارانہ کاموں کے پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے اور اس کا بیشتر وقت ان پروگراموں میں حصہ لینے میں ہی گزرتا ہے۔ کوئی ایک نوجوان احمدی بھی میرے علم میں ایسا نہیں ہے جو عیش کوشی اور عشرت پسندی کے آئینہ دار فیشنوں کا دلدادہ ہو اور جسے ان فیشنوں نے حواس باختہ بنا چھوڑا ہو برخلاف اسی کے جن احمدیوں کو میں جانتا ہوں وہ خواہ نائیجیریا کے ہوں یا انڈونیشیا کے، جرمنی کے ہوں یا انگلستان اور سپین وغیرہ ممالک کے وہ اپنے اپنے ملک کے آداب و رواج کا احترام کرنے اور بے ضرر قسم کے غنا سے لطف اندوز ہونے کے سوا کسی قسم کی لغویات میں ملوّث نہیں ہیں۔ احمدی نوجوان شراب اور دیگر منشیات کے استعمال سے کوسوں دور رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحت مند سرگرمیوں میں حصہ لیکر حقیقی مسرت و شادمانی دریافت کرنے کی اہلیت اس میں بدرجۂ اتم موجود ہوتی ہے۔ صحت مند سرگرمیاں اس کی شخصیت میں ہمہ جہتی فروغ پر منتج ہو کر اس میں ایک عجیب نکھار پیدا کر دکھاتی ہیں۔

اسلام گھریلو اور خاندانی زندگی کو بہت اہمیت دیتا ہے کیونکہ اس کے نزدیک خاندانی زندگی وہ دروازہ ہے جس میں سے گذر کر ایک بچہ معاشرے میں داخل ہونے اور آگے قدم بڑھانے کا اہل بنتا ہے۔ گھریلو زندگی روح کی بالیدگی کا سامان کر کے ایک احمدی بچے کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ مستقبل میں اپنے ذاتی گھر کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے اسے خوشیوں کا گہوارہ بنا سکے۔ اس طرح اسلامی اقدار اس میں دائمی طور پر جڑ پکڑ لیتی ہیں۔ یہ اسلامی اقدر ہی ہیں جو اس دنیا میں انسانی فلاح، حقیقی سکینت اور مُسرّت کی کلید ہیں اور ہمارے اندر اُخروی زندگی میں بھی خدا تعالیٰ کا دائمی قرب حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہیں۔ ایک احمدی بچہ شروع ہی سے اپنے والدین اور دیگر بزرگوں کا احترام کرنا سیکھتا ہے اور اس احترام کی اہمیت سے آگاہی حاصل کرتا ہے۔ پھر تعلیم اور اچھے اخلاق و اطوار کی اہمیت اس کے ذہن نشین کرائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک احمدی بچہ اسلامی روح کے عین مطابق گھر، معاشرے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں کا احساس رکھتا ہے۔

اسلام دیگر مذاہب کے بالمقابل کم سِن مذہب ہے۔ تاہم اسلام کے تعلق میں "کم سِن" کے لفظ سے مراد "روحانی پاکیزگی" ہے یعنی اس کا کم سِن ہونا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ وہ قدیم مذاہب کے بالمقابل روحانی پاکیزگی کا بدرجہا زیادہ حامل ہے۔ روحانی بلوغت اصل چیز ہے۔ اس کے بالمقابل ماہ و سال کی گنتی اور عمر کی طوالت کو اہمیت حاصل نہیں ہوتی۔ اسی لیئے جماعت احمدیہ کے عمر رسیدہ لوگ تعلیم و تربیت کی ایسی سرگرمیوں میں اپنا وقت گذارتے ہیں جو بلحاظ عمر ان کے مناسب حال ہوں اور انہیں اس امر کا موقعہ فراہم کرتی ہوں کہ وہ اپنے علم اور تجربہ کو نئی نسلوں کی روحانی بلوغت اور نوع انسانی کی فلاح و بہبود کے لیئے استعمال کر سکیں۔ اور اس طرح انہیں ادائیگیٔ فرض کے ثمر کے طور پر حقیقی تسکین میسّر آسکے۔ میرے لیئے یہ کہنا قطعاً مشکل نہیں ہے کہ اسلام میں جماعت احمدیہ کا وجود قدرت خداوندی کے غیر معمولی اور عجیب و غریب مظاہر میں سے ایک مظہر کا درجہ رکھتا ہے۔ اور یہ ہے بھی ایک دل موہ لینے والا معجزنما مظہر۔ یہ معجز نما مظہر اس امر کا متقاضی ہے کہ تلاش حق کی پُرخلوص خواہش کے زیر اثر کھلے دل اور کھلے ذہن کے ساتھ اس کا بہت عمیق نظر سے مطالعہ کیا جائے۔

چونکہ جماعت احمدیہ نے اپنے آپ کو بگاڑ و فساد کی زد میں آنے سے بچایا ہوا ہے اور اس کی اثر انگیزی میں فرق نہیں آیا ہے اس لیئے اس کے خلاف مخالفین کی طرف سے ایذا رسانی کا سلسلہ پہلے بھی جاری رہا ہے اور اب بھی جاری ہے۔ ان تمام تر ایذا رسانیوں کے باوجود جماعت احمدیہ میں قربانی کا جذبہ اوپر سے نیچے تک یعنی جماعت کے سربراہ اعلیٰ سے لے کر ایک عام احمدی تک سب میں سرایت کیئے ہوئے ہے۔ اس اعتبار سے سب ایک ہی رنگ میں رنگین ہیں۔ اس ہمہ گیر جذبۂ قربانی کے بل پر آسٹریلیا سے نائیجیریا تک، سپین سے کینیڈا اور شمالی امریکہ تک اور سنٹرل امریکہ سے جنوبی امریکہ کے آخری سرے تک جماعت احمدیہ خوب پھل پھول رہی ہے اور نئے پیرووں کو مسلسل اپنے میں شامل کر رہی ہے۔ مزید برآں اس کا روحانیت کا معیار بھی بلند سے بلند تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔

جماعت احمدیہ مختلف النوع اوصاف سے متصف ہے۔ ان میں سے ایک آیت بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا میں اہم اور نمایاں حیثیت رکھنے والی عظیم ہستیوں سے نوازا ہے۔ یہ بات بھی اسے دوسرے مسلمان فرقوں سے ممیز و ممتاز کرنے والی ہے۔ لندن میں مجھے فزکس کے نوبل انعام یافتہ مشہور سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام سے جو امپیریل کالج آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں نظریاتی فزکس کے پروفیسر ہیں متعارف ہونے کا بھی موقعہ ملا۔ وہ صحیح معنوں میں راسخ العقیدہ سچے اور پکے احمدی ہیں۔ انہوں نے سائنس کی دنیائے جدید کی اہم اور نمایاں ترین شخصیّت کی حیثیت سے اپنا قیمتی وقت انسانیت کی خدمت اور خاص طور پر تیسری دنیا کے ضرورت مند ممالک کی فلاح و بہبود کے لیئے وقف کر رکھا ہے۔ ڈاکٹر سلام صاحب کے ساتھ گفتگو کے دوران دین اسلام کے اہم ترین نکات میں سے ایک اہم نکتہ مجھے یہ ملا کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب

بقیہ صفحہ ۳۹ پر

ہماری مجالس کے آداب

حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ

دنیا میں مجلسیں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک شادی کی مجلس ہوتی ہے ایک غمی کی مجلس ہوتی ہے۔ ایک وعظ کی مجلس ہوتی ہے۔ میں وہ آداب بتاؤں گا جو تمام قسم کی مجلسوں پر حاوی ہوں۔ مگر پہلے یہ سُن لو کہ مِلنے سے کئی قِسم کے نقص پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً اکیلا آدمی غیبت نہیں کر سکتا۔ غیبت کا مرتکب انسان اس وقت ہوتا ہے جب کسی سے ملے۔ معلوم ہوا کہ ایسے گناہ ایک دوسرے کے ساتھ ملنے سے پیدا ہوتے ہیں اس لئے مجالس میں نہایت محتاط ہو کر بیٹھنا چاہیئے۔

پہلا ادب مجلس کا یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی مجلس میں آئے تو دوڑ کر نہ آئے کہ یہ وقار اور سکینت کے خلاف ہے۔ حدیث میں ہے عَلَیْکُمُ الْوَقَارَ وَالسَّکِیْنَۃَ (تمہیں وقار اور سکینت اختیار کرنی چاہیئے۔)

دوسرا ادب یہ ہے کہ (کوئی شخص) کسی مجلس میں لوگوں کو پھلانگ کر نہ جائے، جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جمعہ کی نماز میں لوگوں کو پھلانگ کر نہ آؤ۔ اس سے جمعہ کا ثواب جاتا رہتا ہے۔ حدیث (میں ہے) یَجْلِسُ حَیْثُ یَنْتَھِی الْمَجْلِسُ (اگر آگے جگہ نہ ملے تو جہاں تک لوگ بیٹھے ہیں وہیں بیٹھ جائے۔)

تیسرا ادب یہ ہے کہ مجلس میں جاکر کوئی لغو حرکت نہ کرے مثلاً میز یا کسی اور چیز کو جو اس قسم کی ہو نہ ہلائے۔ خاموشی سے بیٹھے اور اہل مجلس کا خیال رکھے۔ زبان سے بھی خاموش رہے ہاتھ پیر بھی نہ ہلائے کہ یہ بھی خاموشی کے خلاف ہے۔ ہاں اپنی باری اور ضرورت پر بات کرے۔

چوتھا ادب یہ ہے کہ مجلس میں بیٹھ کر اپنے پاس والے سے کسی قسم کی بات نہ کرے۔ آپس میں کانا پھوسی کرنا ادب کے خلاف ہے۔

پانچواں ادب مجلس میں دوسرے کو چپ کرانا۔ یہ بھی لغو ہے اور آداب مجلس کے خلاف۔ حدیث میں ہے اِنْ قُلْتَ لِصَاحِبِکَ اُسْکُتْ فَقَدْ لَغَوْتَ (یعنی اگر تو نے زبان سے اپنے ساتھی کو کہا چپ رہ، تو تو نے بیہودہ کام کیا۔ پس دوسرے کو بول کر چپ کرانا بھی ادب کے خلاف ہے۔ سامعین میں سے کسی کو چپ کرانا ہو تو ہاتھ کے اشارہ سے چپ کرا سکتا ہے۔

چھٹا ادب اُباسی لینا، ڈکار لینا، انگلیاں چٹخانا، انگڑائی لینا۔ یہ تمام باتیں بھی ادب کے خلاف ہیں۔ اپنے اوپر قابو رکھنا چاہیئے۔ حدیث میں آتا ہے کہ مجلس میں بیٹھ کر کنکریوں سے نہ کھیلو۔

ساتواں ادب مجلس کا اَلْاِسْتِمَاع ہے یعنی غور سے سننا۔ کان لگا کر سنے کہ خطیب کیا کہہ رہا ہے۔

آٹھواں ادب آنے والے کو جگہ دینا۔ اور خوش ہو کر بیٹھ جانا (ہے) قرآن شریف میں ہے اِذَا قِیْلَ لَکُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوْا۔ (جب تمہیں کہا جائے کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو تو کھل جایا کرو)۔

نواں ادب یہ ہے کہ مجلس سے بے اجازت نہ جائے۔ صاحب مجلس سے پوچھ کر اور اجازت لے کر جائے۔

دسواں ادب یہ ہے کہ خطیب اور لیکچرار کی طرف منہ کر کے بیٹھے۔ اِدھر اُدھر نہ دیکھے۔ لیکچرار کی طرف متوجہ رہے اور غور سے سُنے۔

گیارہواں ادب یہ ہے کہ مجلس میں جب کوئی اچھی بات سنے نوٹ کر لے اور اس پر عمل کرے۔ حدیث میں ہے اُکْتُبُوْا عَنِّیْ وَلَوْ کَانَ حَدِیْثًا۔ (میری طرف سے جو بات ہو اسے لکھ لیا کرو خواہ وہ چھوٹی سی بات ہی کیوں نہ ہو۔

بارہواں ادب یہ ہے کہ جب کوئی بات پوچھنی ہو تو کھڑے ہو کر پوچھے کہ یہ بھی ایک ادب ہے۔

تیرہواں ادب یہ ہے کہ دوران گفتگو نہ بولے۔ اٹھ کر چپ چاپ کھڑا ہو جائے۔ صدر مجلس خود مخاطب کرے گا۔

چودھواں ادب یہ ہے کہ مجلس میں میر مجلس کو مخاطب کرے کسی اور کو نہ کرے۔

پندرھواں ادب یہ ہے کہ اگر مجلس میں کسی شخص سے کوئی ناجائز حرکت سرزد ہو جائے تو ہنسنا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ ایسی حرکت

(باقی صہ ۲۹ پر)

سرزمینِ روس میں

پیغامِ حق پہنچانے کی ایک کوشش

روسی رہنما جناب میخائل گورباچوف کے لئے روسی ترجمہ قرآن کا تحفہ !

بعض اہم شخصیات میں اسلام کے تعارفی لٹریچر کی تقسیم اور ان کے ساتھ تفصیلی تبادلہ خیالات

مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب طاہر — KARLSRUHE

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے اسلام اور احمدیت کی ترقی اور روشن مستقبل سے متعلق جو عظیم بشارات دیں ان میں سے ایک کا تعلق سرزمینِ روس میں حقیقی اسلام یعنی احمدیت کے غلبہ سے ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضور کو خبر دی کہ روس میں آپ کے ماننے والے ریت کے ذرّوں کی مانند ہوں گے۔ اس وقت روس یا سوویٹ یونین ایک سُپر پاور ہے اور رقبہ کے لحاظ سے یہ دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ انتظامی طور پر یہ پندرہ ۱۵ ریاستوں پر مشتمل ہے اور ہر ریاست ایک ریپبلک کہلاتی ہے۔ یہ ریاستیں مشرقی یورپ اور وسطی ایشیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ وسطی ایشیا میں واقع ۶ ریاستیں ایسی ہیں جن کی آبادی کی بھاری اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ یہ مسلمان ریاستیں گذشتہ صدی کے دوران مختلف اوقات میں بزورِ قوت روس میں شامل کر لی گئیں۔ اس وقت روس میں بادشاہت کا دور دورہ تھا اور بادشاہ کو زار کہا جاتا تھا۔ اسی بادشاہی دور میں ان ریاستوں میں رہنے والے مسلمانوں پر بے حد ظلم ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ مستقبل میں زارِ روس کی حکومت کا تختہ الٹ دیا جائے گا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے اس خدائی خبر کا ذکر اپنی ایک نظم میں ان الفاظ میں فرمایا ؎

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی بہ حالِ زار"

یہ پیشگوئی ۱۹۱۷ء میں حرف بہ حرف پوری ہوئی جب لینن نے زار کی حکومت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مٹا دیا۔ اس انقلاب کے نتیجہ میں زار اپنے تمام خاندان کے ساتھ قتل کر دیا گیا اور سرزمین روس پر کمیونسٹ قابض ہو گئے ان کے مقاصد میں سے ایک بنیادی مقصد دنیا سے مذہب کو ختم کرنا تھا۔ وہ اس دعوے کے ساتھ اٹھے کہ ہم زمین سے خدا کا نام اور آسمانوں سے اس کا وجود مٹا دیں گے (نعوذ باللہ)۔ اپنے اس دعوے کو سچا ثابت کرنے کے لئے انہوں نے ہر حربہ آزمایا۔ خاص طور پر مسلمانوں پر بہت زیادہ پابندیاں عائد کر دی گئیں۔ اور انہیں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے سے سختی سے روکا جانے لگا۔ سینکڑوں مساجد شہید کر دی گئیں اور جو باقی بچیں ان کو سربمہر کر دیا گیا۔ معاشی طور پر بھی مسلمانوں کو تباہ کرنے کی پوری کوشش کی گئی اور بیرون روس رہنے والے مسلمانوں سے ان کا رابطہ منقطع کر دیا گیا تاکہ وہ کسی قسم کی مدد یا رہنمائی حاصل نہ کر سکیں۔ یہ سختیوں اور پابندیوں کا دور ستّر سال سے کچھ زائد عرصہ تک جاری رہا۔

کچھ عرصہ قبل روس کے موجودہ رہنما جناب میخائل گورباچوف نے حکومتِ روس کی پالیسی میں نمایاں اور بنیادی تبدیلیاں کرنے کا اعلان کیا جس کے نتیجہ میں روس کے شہریوں کو کئی طرح کی پابندیوں سے نجات ملی۔ اس آزادی کی وجہ سے روسی مسلمانوں میں بیداری پیدا ہو رہی ہے اور اسلام کے ساتھ گہری محبت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ بہت سی مساجد جن پر ایک لمبے عرصہ سے تالے پڑے ہوئے تھے اب دوبارہ آباد ہو رہی ہیں۔ ایک لمبا عرصہ تک بیرونی دنیا سے رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے روس میں رہنے والے مسلمان اسلامی تعلیمات سے پوری طرح متعارف نہیں ہیں اور رہنمائی کے ضرورت مند ہیں

تمام دنیا کے مسلمانوں کا یہ دینی فرض ہے کہ اپنے ان بھائیوں کی مدد کریں جو ایک لمبے عرصہ تک اپنی مرضی کے خلاف اسلامی تعلیمات کی برکات سے محروم رکھے گئے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ مسلمانوں کی بڑی بھاری اکثریت اس فرض سے مکمل طور پر غافل ہے۔ ہمیشہ کی طرح صرف جماعت احمدیہ ہی عملی طور پر اس طرف متوجہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی اور نگرانی میں روسی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اسلام اور احمدیت کا پیغام سرزمین روس میں پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی۔ جسکی تفصیل کچھ یوں ہے کہ کچھ عرصہ قبل ماسکو کے ایک ریسرچ سینٹر میں کام کرنے والے کچھ روسی سائنسدانوں نے مجھے بعض سائنسی مسائل پر تبادلہ خیالات کرنے کے لیے وہاں کا دورہ کرنے کی دعوت دی تھی۔ اکتوبر کے پہلے ہفتے میں مجھے وہاں جانے کا اتفاق ہوا۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں اپنے ساتھ قرآن کریم کے روسی زبان میں ترجمہ والے کچھ نسخے، منتخب آیات کے ترجمہ والی کچھ کاپیاں اور احمدیت کے تعارف سے متعلق کچھ فولڈر لے گیا تھا۔ میری خواہش تھی کہ ماسکو میں روس کی اہم شخصیات کو یہ لٹریچر پہنچاؤں۔ سب سے پہلے میرے ذہن میں خیال پیدا ہوا کہ قرآن کریم کا ایک نسخہ روس کے صدر جناب میخائل گوربا چوف کو پہنچاؤں۔ میں نے اپنے روسی میزبان سائنسدانوں سے کہا کہ میں تمہارے ملک کے صدر صاحب کو ایک تحفہ بھجوانا چاہتا ہوں۔ کیا اس کا انتظام ہو سکتا ہے۔! انہوں نے بہت کوشش کر کے میرے لیے روسی پارلیمنٹ جسے SUPREME SOVIET کہا جاتا ہے کی استقبالیہ سے وقت لیا۔ وقت مقررہ پر میں ایک روسی دوست کے ساتھ وہاں گیا اور قرآن کریم کی ایک کاپی RECEPTIONIST کو دی اور کہا کہ یہ میری طرف سے صدرِ روس کیلئے تحفہ ہے۔ انہوں نے میرا نام اور پتہ نوٹ کیا اور میرا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ وعدہ کیا تمہارا تحفہ فوراً ہی صدر صاحب تک پہنچا دیا جائے گا۔ الحمدللہ۔

ماسکو شہر کے وسط میں روس کی سب سے بڑی لائبریری ہے جس کا نام لینن لائبریری (LENIN LIBRARY) ہے۔ یہ دنیا کی چند بڑی لائبریریوں میں شمار ہوتی ہے۔ میں نے اپنے روسی میزبانوں سے کہا کہ میں قرآن کریم کی ایک کاپی اور کچھ دوسرا اسلامی لٹریچر جو روسی زبان میں ہے لینن لائبریری کو تحفہ کے طور پر دینا چاہتا ہوں۔ ان کی کوشش سے لائبریری کی انتظامیہ کے ساتھ میری ملاقات کا انتظام کیا گیا۔ میں نے انتظامیہ کے نمائندہ کو قرآن کریم کا ایک نسخہ اور منتخب آیات کی کاپی دی اور کہا کہ میں یہ دونوں کتابیں لینن لائبریری میں رکھوانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ یہ بہت قیمتی تحفہ ہے جو تم نے ہمیں دیا اور یہ دونوں کتابیں اسی وقت لائبریری کے متعلقہ سیکشن میں رکھوا دی جائیں گی۔ قریباً پندرہ منٹ تک ان کے ساتھ بات کرنے کا موقعہ ملا۔ خاکسار نے انہیں احمدیت اور اسلام سے متعارف کروایا۔ الحمدللہ۔

اپنے میزبان روسی دوستوں کے ساتھ بھی اسلام کے متعلق تفصیلی گفتگو کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔ انہوں نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا اور بہت سے سوالات اسلامی تعلیمات سے متعلق مجھ سے کیے جن کے جوابات میں نے انہیں دیے۔ ایک سائنسدان نے خود اس خواہش کا اظہار کیا کہ انہیں قرآن کریم کی ایک کاپی دی جائے۔ میں نے انہیں روسی ترجمہ والا قرآن کریم کا ایک نسخہ دیا۔ اس کے علاوہ وسطی ایشیا کی ریاستوں میں رہنے والے بعض مسلمان سائنسدانوں کے نام اور پتے بھی ملے۔ انشاء اللہ ان کے ساتھ بھی جلد رابطہ کی کوشش کی جائے گی، تاکہ ان کے ذریعہ اس علاقہ میں احمدیت کا پیغام پہنچایا جا سکے۔ میں اپنے ساتھ جو فولڈر احمدیت کے تعارف سے متعلق لے کر گیا تھا وہ میں نے بہت سے ایسے مقامات پر رکھ دیے جہاں پر عام لوگوں کی کثرت سے آمد و رفت رہتی ہے۔ خدا تعالیٰ اس معمولی سی کوشش کو کامیاب فرمائے اور اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

ماسکو شہر میں ایک بہت بڑی جامع مسجد ہے۔ ایک روز اسے دیکھنے کیلئے بھی جانے کا موقعہ ملا۔ اس مسجد کے منتظم صاحب کے ساتھ ترجمان کی مدد سے گفتگو ہوئی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اس مسجد میں کتنے افراد نماز پڑھنے آتے ہیں۔ اس پر انہوں نے بتایا کہ اب نماز جمعہ کے موقع پر مسجد پوری طرح بھر جاتی ہے اور باہر سڑک پر بھی لوگ نماز ادا کرتے ہیں، جبکہ چند سال قبل بہت کم لوگ مسجد میں آنے کی جرأت کرتے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ ماسکو شہر میں کتنے مسلمان ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ تازہ ترین سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ایسے لوگ جو مسلمان ہیں یا مسلمانوں کی اولاد ہیں قریباً ایک ملین (دس لاکھ) ہیں، یہ ماسکو شہر کی آبادی کا دس فیصد ہے۔ پورے سوویٹ یونین میں مسلمانوں کی کل تعداد ۶۰ ملین (چھ کروڑ) ہے۔ اگر یہ سارے مسلمان احمدیت کے جھنڈے تلے آجائیں تو اسلام اور انسانیت کی خدمت کیلئے ایک بہت بڑی طاقت بن جائیں گے۔ خدا کرے کہ وہ دن جلد آئے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والے روس میں ریت کے ذرّوں کی طرح دکھائی دینے لگیں۔ (آمین)

ولادت باسعادت

مکرم اسمٰعیل صاحب نوری سیکرٹری اشاعت جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام فرحان اسمٰعیل نوری تجویز کیا گیا ہے۔ بچے کی صحت و تندرستی و خادم دین ہونے کیلئے احباب سے درخواست دعا ہے

سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں

اسیرانِ راہِ مولا کے شب و روز

از مکرم شبیر احمد صاحب ثاقب (مربی سلسلہ)

۲۳ مارچ ۱۹۸۸ء کو تلونڈی موسیٰ خاں ضلع گوجرانوالہ میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جلسہ ہوا۔ جس میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب ظفر، خاکسار شبیر احمد ثاقب اور مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب نے تقاریر کیں، محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی تقریر دوسرے سیشن میں تھی۔ اس سے پہلے سیشن کے دوران ہی پولیس آگئی اور جلسہ کی کارروائی ختم کر دی۔ ہم مرکزی نمائندگان گوجرانوالہ شہر آگئے اور پولیس مکرم چوہدری منظور احمد صاحب، صدر جماعت احمدیہ تلونڈی موسیٰ خاں کو گرفتار کر کے ساتھ لے گئی۔ پھر رات ہمیں بتایا گیا کہ تلونڈی کے ۹ احمدیوں اور دو مرکزی نمائندگان محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور خاکسار کے نام ایف آئی آر میں درج کر لئے گئے ہیں۔ قبل از گرفتاری ہماری عبوری ضمانت ہوئی جسے کنفرم کرانے کیلئے ۶ اپریل ۱۹۸۸ء کو ہم سیشن کورٹ گئے جہاں سیشن جج نے ہماری ضمانت کینسل کر دی اور فوراً گرفتار کر کے صدر تھانہ گوجرانوالہ اور پھر اسی دن سنٹرل جیل گوجرانوالہ منتقل کر دیا گیا۔ ۱۰ اپریل کو ہائی کورٹ سے ضمانت ہوئی۔ اس کے بعد دو سال تک کیس چلتا رہا اور گوجرانوالہ سیشن کورٹ ہم سب حاضر ہوتے رہے جہاں اکثر اوقات ۳-۴ بجے تک انتظار کروا کر اگلی تاریخ پیشی دے دی جاتی، بالآخر ۲۸ مارچ ۱۹۹۰ء کو وکلاء کی بحث ہوئی اور ۳ اپریل ۱۹۹۰ء کو طالب حسین بلوچ سیشن جج نے ہمیں دو دو سال قید بامشقت اور پانچ پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی اور فوری گرفتاری کے بعد گوجرانوالہ سنٹرل جیل منتقل کر دیا گیا۔ مخالف علماء اور ان کے رفقائے کار جماعت احمدیہ کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے کورٹ کے احاطہ سے باہر چلے گئے۔ اس دن گوجرانوالہ، ترگڑی اور تلونڈی کے بعض احمدی دوستوں کے علاوہ تلونڈی سے چند غیر از جماعت دوست بھی تشریف لاتے ہوئے تھے۔ جب ہم جیل پہنچے تو ہماری ہتھکڑیاں اتار دی گئیں۔ اس کے بعد خواجہ سرفراز احمد صاحب نے جو پہلے سے وہاں پر موجود تھے ہمارے وکالت ناموں پر دستخط کروائے۔ اس کے بعد ہمیں جیل کے چار بڑے گیٹوں کی چھوٹی کھڑکی سے گزار کر حفاظتی وارڈ میں بند کر دیا گیا۔ جاتے ہی سب دوستوں نے سجدۂ شکر ادا کیا۔ اس دوران جیل کا کارندہ جیل کی مخصوص کھدر کی وردی لے آیا۔ وہ ہمیں دی اور ہمارے کپڑے جمع کر لیئے۔ ہم نے نماز ظہر و عصر جمع کیں اور آنے والے وقت کے لئے ذہنی طور پر تیار ہو گئے۔ پہلے پندرہ دن تو ہم سے کوئی خاص مشقت نہیں لی گئی۔ اس دوران انجمن امداد اسیران کمیٹی جس میں ہمارے مخالف علماء بھی شامل ہیں کی "امداد اسیران کی روح" میں اُبال آیا اور وہ ہماری 'مدد' کیلئے کمربستہ ہو گئے۔ چنانچہ انہوں نے سپرنٹنڈنٹ صاحب جیل پر پریشر ڈالا کہ ان سے سخت مشقت لی جائے۔ جس پر ہمیں ۱۸ اپریل ۱۹۹۰ء کو ان کی طرف سے حکم آیا کہ آپ لوگ فیکٹری مشقت کے لیے جائیں۔ "مونج" باٹنے پر ہماری ڈیوٹی لگی۔ مگر ان دنوں جیل کی پرانی فیکٹری گرا کر نئی فیکٹری بنائی جا رہی تھی اس لیئے زیادہ تر کام درختوں کی کٹائی، ان کی شاخوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا، دیواریں گرانا اور اینٹیں وغیرہ ڈھونا تھا۔ ہمارے تین بزرگ مولانا دوست محمد صاحب شاہد، مکرم چوہدری منظور احمد صاحب اور مکرم نذیر احمد صاحب چونکہ بڑی عمر کے تھے اور بالعموم متعلقہ پولیس افسر اور نگران قیدی بڑی عمر کے افراد سے لحاظ کرتے ہیں اس لیئے یہ بیٹھے رہتے اور نوجوان اپنے قیدی ساتھیوں کے ساتھ مشقت کرتے رہے۔ چند روز بعد ان تینوں بزرگوں کو میڈیکل رخصت مل گئی اس لیئے یہ بیرک ہی میں رہنے لگے۔

مشقت کے دوران جو وقت ملتا اسے ابتدائی دینی مسائل اور دعاؤں کے یاد کرنے میں گزارتے۔ نیز مشقت سے قبل ساڑھے دس سے ساڑھے گیارہ بجے تک نماز، ترجمہ نماز اور ادعیۃ القرآن کی کلاس ہوتی۔ رمضان کے جملہ ایام میں مقررہ پروگرام کے مطابق پانچوں نمازیں باجماعت ادا کی گئیں، نیز نماز عصر کے بعد محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد قرآن کریم کے ایک رکوع یا کسی چھوٹی سورۃ کا ڈیڑھ دو گھنٹے تک نہایت علمی اور پُر تاثیر درس دیتے۔ نیز نماز فجر کے بعد درس حدیث۔ اور ایک دفعہ مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا جس میں تقریباً سب دوستوں نے سوال پوچھے جن کے محترم مولانا

دوست محمد صاحب شاہد نے نہایت بلیغ جوابات مرحمت فرمائے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ نماز تراویح خاکسار کے ذمہ تھی۔ نیز آپس میں ہم دونوں علمی گفتگو کے علاوہ عربی میں بھی گفتگو کے ذریعہ اپنا علمی ذوق پورا کیا کرتے تھے۔ محترم مولانا صاحب کے ان درسوں سے سب دوستوں نے خوب استفادہ واکتساب کیا چنانچہ ایک دوست مکرم خالد پرویز صاحب جو چند سال قبل احمدی ہوتے کہنے لگے کہ سطحی علم اور واقفیت تو پہلے بھی تھی مگر ان درسوں میں جو دلائل اور روشنی ملی ہے وہ پہلے نہیں تھی۔ مکرم نذیر احمد صاحب نے کہا کہ مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ میرا پہلا جسم مرکر ایک نیا جسم اور روح مجھے ملی ہے۔

ایام اسیری کے دوران مرکزی نمائندگان کے علاوہ مختلف جماعتوں کے وفود اور بعض غیر احمدی دوست بھی ملنے کیلئے تشریف لاتے رہے اور ہمیں ہر ممکنہ سہولت بہم پہنچانے کی سعی کرتے رہے۔ (اللہ ان کو بہترین جزا دے)۔

بہرحال یہ تو ایک لمبی داستان ہے۔ کس کس کا نام لیا جائے۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ ہم سب سے کہیں زیادہ تکلیف جماعت اور احباب جماعت نے محسوس کی اور درد سے ہمارے لیئے دعائیں کیں اور بلاشبہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ایک جسم کی مانند ہونے کا ثبوت دیا ہے۔

جیل انتظامیہ کا رویہ ہمارے ساتھ مجموعی طور پر اچھا رہا۔ جس پر ہم نے ان کا شکریہ ادا کیا تو انہوں نے برملا کہا کہ اچھوں کے ساتھ ہی ہمارا سلوک اچھا ہوتا ہے۔ نیز وہاں خدا تعالیٰ نے ایک نمایاں عزت اور وقار بخشا جس کا قیدیوں پر بھی اچھا اثر تھا۔ چنانچہ دورانِ جیل بالعموم اور آخری دن بالخصوص وہ باصرار درخواستِ دعا کرتے رہے۔ جیل میں خدا کے فضل سے پیغام حق پہنچانے کے مواقع بھی ہمیں ملتے رہے۔ اور ہم ایسا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ یہ اسیری چونکہ خدا کی خاطر تھی اس لیئے سب اسیران نے اپنے اپنے اندر ایک غیر معمولی تبدیلی پیدا کی اور بعض وہ نوجوان جو پانچ نمازوں کے بھی عادی نہیں تھے تہجد پڑھنے لگے اور اپنی زبانیں ذکرِ الٰہی اور درود شریف سے تر رکھنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی دوران قریباً سب کو بہت مبشر اور میٹھی خوابیں دکھائیں جن میں سے بعض پوری ہوئیں۔ مثلاً مشقت پر جانے سے قبل ایک نوجوان نے دیکھا کہ سپرنٹنڈنٹ کی طرف سے حکم آیا ہے کہ آپ مشقت کے لیئے جائیں۔ مولوی مجھے مجبور کرتے ہیں۔ اسی طرح رہائی اور رہائی کے دن اور وقت کے بارہ میں قبل از وقت خدا تعالیٰ نے بتادیا مثلاً ۲ مئی بروز بدھ ہماری ضمانت ہوئی مگر تین نوجوانوں نے اس سے پہلے سے یہ دیکھا کہ ہم بدھ نہیں بلکہ جمعرات کو رہا ہوتے ہیں۔ چنانچہ جماعت اور وکلاء نے انتہائی کوشش کی کہ بدھ کو رہائی ہوجائے۔ مگر اے سی نے دستخط کرنے سے انکار کردیا اور اس وجہ سے ہم جمعرات کو رہا ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں میں سے ایک عظیم فضل اور احسان حضور اقدس کا وہ زندگی بخش پیغام تھا جس نے ہمارے اندر ایک نئی رُوح پھونک دی اور اسے جگہ جگہ ہم نے پورے ہوتے دیکھا عسٰی ان تکرھوا شیئًا و ھو خیرٌ لکم۔ مثلاً انہی ایام میں تلونڈی میں ایک دوہرا قتل ہوا جس میں ہمارے بعض احمدی بھائیوں کے ملوث کیئے جانے کا بھی غالب امکان تھا کیونکہ اس میں ہمارا وہ مخالف نوجوان موجود تھا جس نے ایف آئی آر میں ہمارے نام لکھوائے تھے لیکن اس اسیری کے صدقے اللہ تعالیٰ نے ان کو اس بڑے ابتلاء اور مصیبت سے بچا لیا۔ الغرض اس دوران اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو نازل ہوتے ہم سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

جیل میں ایک لائبریری بھی تھی ہم ایک دن اس میں بھی گئے مگر اس پر چونکہ اسی نام نہاد انجمن امداد اسیران کا HOLD تھا اسلیئے دوبارہ جانا مناسب نہ سمجھا۔ جیل کا ماحول اپنی ذات میں ایک عذاب سے کم نہیں، مثلاً اخلاق سے عاری اور سوقیانہ زبان، غیر مہذب گفتگو اور غلیظ گالیاں اسی پر وہ ریکارڈنگ جو سپیکر پر رمضان میں قوالیوں کی صورت میں اور باقی ایام میں گانوں کی صورت میں دوپہر کے بعد اور صبح فجر کے بعد سننی پڑتی۔ آخری عشرے میں ایک نوجوان جو دفعہ ۳۰۲ میں ماخوذ ہے، کو ہمارے بیرک میں رکھا گیا خدا کے فضل سے وہ بہت متاثر ہوئے اور قیدیوں کے پوچھنے پر ہمارے متعلق بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔

ہم نے خدا کے فضل سے عید الفطر اسیری میں ہی منائی جو اپنی ذات میں ایک خاص ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ عید کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ کیطرف سے ہمیں اور ہمارے گھروں میں جو نہایت قیمتی پیارے اور انمول تحائف پہنچے وہ ہمارے لیئے عظیم سعادت اور مسرت کا موجب تھے۔ فجزاکم اللہ۔

آخر پر میں ان تمام بزرگوں دوستوں کیلیئے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتا ہوں جنہوں نے کسی بھی رنگ میں ہماری مدد اور خدمت کی۔ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لیئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری یہ معمولی قربانی قبول فرمائے اور اس کے حسین اور شیریں پھل کھانے کی توفیق دے اور اس کا اس دنیا میں اور آخرت میں بدلہ دے اور اپنے فضلوں کا مستحق اور مورد بنائے۔

ڈاک ایڈریس

فرانکفورٹ مشن میں ارسال کیئے جانے والے خطوط کیلیئے عرض ہے کہ محترم امیر صاحب ریجنل امیر اور نیشنل سیکرٹریان کے خطوط بونا میس کے پتہ پر اور محترم امام صاحب کے خطوط نور مسجد کے پتہ پر تحریر کیئے جائیں۔ اسی طرح امور عامہ کے خطوط ناصر باغ کے پتہ پر بھجوائے جائیں۔

(جنرل سیکرٹری)

اخلاق عالیہ و اوصاف حمیدہ کی ایک درخشندہ مثال

مکرم رانا سعید احمد گڈانی نزد کراچی

یہ ۱۹۵۴ء کا واقعہ ہے کہ خاکسار ربوہ میں بغرض تعلیم گیا ہوا تھا کہ تعلیم الاسلام کالج کی اس وقت کی گراؤنڈ میں ربوہ کالج اور فیصل آباد کے کسی کالج کی ٹیموں کے مابین فٹ بال کا میچ ہو رہا تھا۔ گراؤنڈ کے ایک طرف مہمانان خصوصی کے لئے قنات و شامیانے کا اہتمام تھا جس میں فیصل آباد کے اس کالج کا سٹاف اور ربوہ کے کچھ معززین تشریف فرما تھے۔ میچ خاصا دلچسپ تھا اور بڑی خوش دلی اور شادمانی کا مظاہرہ ہو رہا تھا۔ میچ سے قبل کے کافی ایام بارشیں ہوتی رہی تھیں۔ گراؤنڈ میں گھاس تھی۔ اس لئے بہت سے چھوٹے چھوٹے پتنگے میدان میں ہر طرف اڑ رہے تھے۔ شامیانہ اور نیچے قنات چونکہ بند قسم کا ماحول تھا۔ اس لئے اس میں ان پتنگوں کی پرزور یلغار تھی۔

میچ قریب الاختتام تھا کہ دفعتاً مہمانان خصوصی کے شامیانہ میں افراتفری کی صورت نظر آئی۔ سب تماشائی اس طرف چل پڑے اور میچ بھی رک گیا۔ شامیانہ میں جاکر دیکھا کہ محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب فیصل آباد کالج کے ایک نوجوان پروفیسر سے اظہار ناراضگی فرما رہے ہیں۔ مگر تمیز اور تہذیب کے دائرہ میں رہتے ہوئے۔ لیکن وہ نوجوان باوجود تعلیم یافتہ اور استاد ہونے کے بدتہذیبی کی انتہا کر رہا تھا۔ اسی اثنا میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ جو ان دنوں ربوہ کالج کے پرنسپل تھے اچانک وہاں وارد ہوئے اور اپنے برادر اصغر محترم میاں منور احمد صاحب سے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ جناب ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ یہ نوجوان ان اڑتے ہوئے پتنگوں کو ہاتھ مار کر پیچھے میری طرف پھینکتا جاتا تھا اور میرے متعلق ساتھ ناشائستہ الفاظ بھی استعمال کرتا رہا میرے سمجھانے پر اس نے مزید گستاخانہ رویہ اختیار کر لیا ہے۔

اب حضور اسے نرمی سے سمجھانے لگے تو اس نے شرافت کے تمام ضوابط کو توڑ کر گھٹیا درجہ کے الفاظ میں چیخنا شروع کر دیا۔ جب حضرت میاں صاحب نے اپنی مفاہمت کی ہر سعی کو ناکام ہوتے دیکھا اور وہ کسی طرح رک ہی نہیں رہا تھا تو آپ نے بھی جلال میں آکر ایک دو باتیں ہی کی تھیں کہ وہ سہم کر چپ ہو گیا اور سب لوگ اپنے گھروں کو چل پڑے۔ اتفاق سے فیصل آباد کی ٹیم اور سٹاف وغیرہ نے جس طرف سے جاکر بس میں بیٹھنا تھا میں بھی کچھ پیچھے ان کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ مجھ سے پیچھے کچھ فاصلے پر حضور اور آپ کے کالج کے ساتھی آرہے تھے۔ ہمارے دل اس نوجوان کی گستاخی اور بدزبانی کو سوچ سوچ کر ملول ہو رہے تھے کہ چلتے چلتے تعلیم الاسلام کالج قریب آگیا۔ میری آنکھوں نے ایک ایسا نظارہ دیکھا جو کبھی دیکھنا نصیب نہیں ہوا تھا۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس زمانہ میں کسی انسان کا اتنا بڑا ظرف ہو سکتا ہے۔ ہوا یہ کہ کالج گیٹ کے قریب پہنچ کر حضور بہت تیزی سے چلتے ہوئے میرے پاس سے گزر کر اس نوجوان کے پاس پہنچ گئے اور اس کے ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے بھی زبردستی اس سے بغلگیر ہو گئے اور وہ اسی طرح دریدہ دہنی سے کام لیتا رہا۔ اور ساتھ اچھل اچھل کر خود کو چھڑوانے کی سعیٔ ناکام بھی کرتا رہا۔ مگر چونکہ حضور ماشاء اللہ گرانڈیل اور تنومند قدوقامت کے مالک تھے اس لئے وہ آپ کے بازوؤں میں تہذیب و شائستگی سے ہٹ کر الفاظ استعمال کرتا ہوا بڑے جوش اور غصہ کے ساتھ تڑپتا رہا۔ حضور نے مسکراتے ہوئے اسے بڑے زور سے پکڑا ہوا ہے اور ساتھ مسکرا مسکرا کر کچھ اس قسم کے الفاظ استعمال فرماتے جا رہے ہیں۔ او بھائی! غصہ چھوڑ دو، معافی دے دو۔! بھائی! غصہ جانے دو۔ مجھے معافی دے دو۔!! ۔ آپؒ اسے چھوڑ نہیں رہے اور اس کے نہایت پست اور ادنیٰ طرز عمل میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

بالآخر اس کے ساتھیوں نے ہی جھنجھلا کر اسے کہا تمہیں شرم آنی چاہیئے وہ کیا کر رہے ہیں اور تم کس واہیاتی میں پڑے ہوئے ہو۔ تم حیوانوں سے بدتر ہوئے جا رہے ہو۔ تمہیں نہیں معلوم کہ یہ کون ہیں اور تمہارے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔ اس پر وہ کچھ نرم ہوا اور اس نے مچلنا بند کیا تو آپؒ نے اسے چھوڑ کر اس کے باقی ساتھیوں کے سامنے بازو پھیلا دیئے اور فرمایا کہ میں اس طرح تم لوگوں کو نہیں جانے دوں گا۔ چلو میرے ساتھ چائے پیو! ورنہ میں یہیں کھڑا رہوں گا!! حضور اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس والہانہ اصرار پر وہ سبھی افراد معہ ٹیم کے حضور اقدس کے ساتھ کالج میں داخل ہو گئے! خاکسار حضور کے اخلاقِ کریمانہ اور اوصاف حمیدہ کی اس انمول مثال کو دیکھ کر حیران و ششدر رہ گیا اور اس اعلیٰ ترین مثال کا میری زندگی پر ابھی تک گہرا اثر ہے۔ ان کے دعا ہے کہ ع

واخلش کن در بیت النّعیم

ہدیۂ عقیدت

-محمد ابراہیم شادؔ

ترے حضور میں حاضر ہیں سر جھکاتے ہوئے
دل و نظر میں محبّت کی لَو لگائے ہوئے

بصد خلوص بصد عجز پیشِ خدمت ہے
"دعا - سلام" کا ہدیہ جو ہم ہیں لاتے ہوئے

ملی جو قوتِ پرواز جاں نثاروں کو
ترے "طیور" ہیں آئے ترے بلائے ہوئے

نہ سدِّ راہ بنے بحر و بر نہ دشت و جبل
ہم ایسے عزم سے نکلے قدم اُٹھائے ہوئے

"ہمارا زادِ سفر" تقویٰ و توکّل ہے
خدا کا فضل ہی لایا ہمیں اُڑاتے ہوئے

حصولِ قرب کی عرفان کی تمنّا ہے
غمِ فراق کے ہاتھوں ہیں ہم ستاتے ہوئے

شرابِ عشقِ الٰہی ہمیں پلا ساقی
ہم اپنے ساغر و مینا ہیں ساتھ لائے ہوئے

عدو کے ظلم و ستم کے خدنگ سینے میں
جفائے اہلِ جفا کے ہیں زخم کھائے ہوئے

تو اپنے نام کی مانند طاہر و طیّب
خدا کے چشمۂ تطہیر میں نہائے ہوئے

ہماری بزم میں ہر سُو ہے روشنی تجھ سے
فرشتے "نور کی قندیل" ہیں جلاتے ہوئے

خدا بچائے گا تجھ کو ہر ایک دشمن سے
وہ اپنے فضل کو تیری سِپر بناتے ہوئے

ہماری "منزلِ مقصود" مِل گئی ہے ہم کو
ہم اپنے "گوہرِ مطلوب" کو ہیں پاتے ہوئے

سکونِ قلب میسّر نہیں کہیں آقا
درِ حضور پہ اُمیّد ہیں لگائے ہوئے

گرایا غیر نے اپنی نظر سے گو ہم کو
مگر ہیں یار کی آنکھوں میں ہم سماتے ہوئے

جہاں جہاں بھی گئے ہم ہمارے ساتھ رہے
تمہاری یاد کے سائے سروں پہ چھائے ہوئے

ترے غلام غلامی پہ ناز کرتے ہیں
ترے "پیار سے شفقت" سے دل لبھاتے ہوئے

وفا کے عہد کو ہم عمر بھر نبھائیں گے
چلیں گے راہِ وفا پر قدم بڑھاتے ہوئے

"مسیحِ وقت" نے مُردوں کو زندگی بخشی
اُسی کے دَم سے ہی ہم شادؔ ہیں جِلائے ہوئے

ہم ہیں دیوانے، تو دیوانے سہی!

ہم ہیں دیوانے تو دیوانے سہی
تم زمانے بھر کے فرزانے سہی

ہوتے باہم ہی یگانے کاش تم
ہم ہیں بیگانے تو بیگانے سہی

تُو ہی لے لے شیخ یہ سارا حرم
اپنے حصہ میں صنم خانے سہی

آنسوؤں کی گر نہیں مالا، تو کیا؟
سبحہ ہیں الماس کے دانے سہی

اب بھی کرتا ہے وہ بندوں سے کلام،
شیخ کے نزدیک افسانے سہی

ہو مبارک تم کو شہر و بام و در
اور ہمیں دلبوہ کے ویرانے سہی

ہے بہت جامِ تہی تنویرؔ کو
غیر کے لبریز پیمانے سہی

روشن دین تنویرؔ

عُمرِ جاوداں

نہ اِس جہاں کے لیۓ ہے نہ اُس جہاں کے لیۓ
دل و نظر کا تقاضا ہے لامکاں کے لیۓ

ابھی کچھ اَور مصائب کا سامنا ہوگا
ابھی کچھ اَور مراحل ہیں کارواں کے لیۓ

غمِ جہاں سے چھُپانا بڑا ہی مُشکل تھا
وہ ایک اشک جو لایا ہوں قادیاں کے لیۓ

نہ جانے کون (محبّت) کے لالہ زاروں سے
بُلا رہا ہے ہمیں عمرِ جاوداں کے لیۓ

وہ ایک ہم کہ مہ و مہر و مُشتری سے بلند
وہ ایک تم کہ خس و خار و خاکداں کے لیۓ

جبینِ شوق مبشّرؔ جھکی تو ہے لیکن
وہ احترام کہاں سنگِ آستاں کے لیۓ

مبشّر احمد راجیکی

اہم جماعتی خبریں

پنجاب یونیورسٹی میں نیا ریکارڈ

: ایک ہونہار احمدی طالب علم مکرم مدثر احمد صاحب ابن مکرم محمد اعظم صاحب واہ کینٹ نے بی کام کے فائنل امتحان میں کوسٹ اکاؤنٹنگ اور ایڈوانس اکاؤنٹنگ میں ۱۰۰ فیصد نمبر لے کر پنجاب یونیورسٹی میں نیا ریکارڈ کیا ہے۔ اس اعزاز پر یونیورسٹی کی طرف سے آپ کو گولڈ میڈل دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے خاندان کو یہ اعزاز مبارک کرے اور آئندہ بھی اعلیٰ ترین کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔ آمین۔

سال کا بہترین طالب علم

: مکرم خلیل احمد صاحب جنرل سیکرٹری حلقہ SCHWETZINGEN کے بیٹے عزیزم توقیر احمد کو سال ۱۹۹۰ء کے لئے اپنی کلاس کا بہترین طالب علم قرار دیا گیا ہے۔ اس کامیابی پر عزیزم کو REGIRUNGSPRÄSIDIUM STUTTGART کی طرف سے گیارہ سو مارک نقد بطور انعام دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزیزم کو یہ اعزاز مبارک کرے اور یہ کامیابی آئندہ مزید اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو۔ آمین۔

محترم مولانا عبدالرحمٰن مبشر صاحب وفات پا گئے

احباب جماعت کو دلی افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیمی خادم محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبشر آف ڈیرہ غازی خان ۵، ۶ نومبر ۱۹۹۰ء کو انتقال فرما گئے۔ ان کی عمر ۸۲ سال تھی۔ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

محترم مولانا صاحب سلسلہ احمدیہ کی تائید میں ایک نڈر اور دلیر مجاہد تھے جنہوں نے اپنی درجن بھر کتب کے ذریعہ نہایت قابل قدر خدمات انجام دیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے بارہ میں ایک مکتوب میں فرمایا: "مکرم عبدالرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل کو خدا تعالیٰ نے علمی تحقیق اور تحریر و تصنیف کا ملکہ عطا فرمایا ہے اور سخت نامساعد حالات میں بھی انہوں نے کلمہ حق کہنے سے گریز نہیں کیا ..... یہ خاص سعادت ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کو عطا ہوتی ہے ......"

مندرجہ بالا ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم مولوی صاحب موصوف کی آخری ضخیم تصنیف "عالمگیر برکات مامور زمانہ" کے پیش لفظ کے طور پر رقم فرمائے تھے۔

محترم مولانا صاحب کی ایک نہایت اہم اور یادگار خدمت قرآن کریم کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ ہے۔ چھ جلدوں میں شائع ہونے والے اس ترجمہ کا ملک بھر میں خیر مقدم کیا گیا اور اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

محترم مولانا اگست ۱۹۰۸ء میں بستی رانجھا میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۲۷ء میں احمدیت قبول کی۔ قریباً ۷ سال قادیان میں خدمات انجام دیں۔ ۱۹۵۵ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی تحریک پر علمی تصانیف کا سلسلہ شروع کیا جو تا دم آخر جاری رہا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولانا صاحب موصوف کے درجات بلند کرے اور اپنے مقام قرب میں ان کو جگہ دے (الفضل ۷ نومبر ۹۰ء)

محترم قاری محمد یامین صاحب کی رحلت

صدر انجمن احمدیہ کے دیرینہ خادم مکرم قاری محمد یامین صاحب مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو سات بجے صبح حرکت قلب بند ہو جانیکی وجہ سے ربوہ میں وفات پا گئے۔ اسی روز نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مکرم قاری محمد امین صاحب صدر انجمن احمدیہ کے مرکزی دفاتر اور نظارت مال میں بطور سپرنٹنڈنٹ، امین اور محاسب سالہا سال تک خدمات سرانجام دے کر ریٹائر ہوئے۔ وہ قادیان میں دارالضیافت کے انچارج بھی رہے۔ مرحوم مکرم محمد اسمٰعیل صاحب نوری (سیکرٹری اشاعت) کی اہلیہ کے نانا تھے۔ ادارہ اخبار احمدیہ مرحوم کے تمام لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عرفان اللہ چیمہ صاحب جماعت بلڈ لوہائم جرمنی کی والدہ محترمہ عرصہ آٹھ سال سے بوجہ فالج بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل و جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جرمنی کے اتحاد کے مختلف پہلو

مکرم مشاہد حسین صاحب

۴۵ سال کی تقسیم کے بعد ۳ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو مشرقی اور مغربی جرمنی متحد ہو کر دوبارہ ایک ملک بن گئے ہیں۔ ۱۹۴۵ء میں جنگ عظیم میں جرمنی کے ہار جانے کے بعد یہ تقسیم ہوئی تھی۔ ۸ کروڑ کی آبادی سے قائم ہونے والا یہ ملک یورپی اور عالمی سیاست پر اہم اثرات ڈالے گا۔ ۱۹۴۵ء میں تقسیم ملک کے بعد جرمنی کو جنگ ہارنے کی سزا کے طور پر تقسیم کیا گیا۔ چار ملکوں امریکہ، برطانیہ، فرانس اور روس ساڑھے چھ لاکھ فوج نے جرمنی پر قبضہ کر لیا۔ مشرقی جرمنی روس کے ساتھ وابستہ ہو گیا اور کمیونسٹ فوجی تنظیم وارسا پیکٹ کا رکن بن گیا جبکہ مغربی جرمنی امریکہ کے ساتھ منسلک ہو گیا اور مغربی ملکوں کی فوجی تنظیم نیٹو کا رکن بن گیا۔

۱۹۶۱ء میں دیوار برلن تعمیر کی گئی تاکہ مشرقی جرمنی کے وہ باشندے جو بھاگ کر مغربی جرمنی جاتے تھے وہ نہ جا سکیں۔ یہ دیوار دونوں ملکوں کی تقسیم کی سب سے بڑی عکاسی کرتی تھی۔ یہ صورتِ حال جاری رہی اور حالات میں تبدیلی ۱۹۸۵ء میں اس وقت آنی شروع ہوئی جب مسٹر گورباچوف روس کے سربراہ بنے انہوں نے نیا طرز عمل اور نئی سیاسی لائن اختیار کی۔ ان کی پالیسی کے تحت کمیونسٹ ملکوں میں کمیونسٹ پارٹی کی اجارہ داری ختم ہو گئی۔ نئی معیشت کا احیاء کیا گیا جو سابقہ سوشلسٹ معیشت سے مختلف تھی۔ پہلی بار روس میں آزادانہ انتخابات ہوئے اور مشرقی یورپ کے ملکوں میں بھی آزادی کی لہر پھیل گئی۔ نومبر ۱۹۸۹ء کو دیوار کا خاتمہ کر دیا گیا۔ یہ دونوں جرمنیوں کے اتحاد کی طرف ایک اہم قدم تھا۔

جرمنی کے متحد ہونے کے بعد کئی قسم کی مشکلات بھی پیش آنے کا امکان ہے۔ یہ دو ایسے ممالک کا اتحاد ہے جو ایک ہی جرمن نسل سے تعلق رکھتے ہیں ایک ہی زبان بولتے ہیں لیکن دونوں ملکوں کے افراد کے سیاسی نظریات ۴۵ سال تک مختلف رہے ہیں۔ ان کی معیشت، تعلیم، فوج غرضیکہ ہر شعبہ زندگی مختلف ہے۔ ۸ کروڑ کی آبادی کے موجودہ جرمنی میں ایک کروڑ ستر لاکھ مشرقی جرمنی کے باشندے بھی شامل ہیں۔ دونوں حصوں کا اقتصادی فرق بہت زیادہ ہے۔ اس ضمن میں چند اعداد و شمار ملاحظہ ہوں۔

مغربی جرمنی کے ۹۷ فیصد لوگوں کے پاس اپنی گاڑی ہے جبکہ مشرقی جرمنی کے ۵ فیصد لوگوں کے پاس گاڑی ہے۔ مشرقی جرمنی کے صرف ۵۲ فیصد افراد کے پاس رنگین ٹیلیویژن ہیں جبکہ مغربی جرمنی کے ۹۴ فیصد لوگوں کے پاس رنگین ٹی-وی ہیں۔ مشرقی جرمنی کے ۵۷ فیصد لوگوں کے پاس ٹیلی فون ہیں جبکہ مغربی جرمنی میں ۹۸ فیصد لوگوں کے پاس ٹیلی فون ہیں۔ دونوں ملکوں کے درمیان اس اقتصادی تفاوت کو جرمنی کے ایک معروف رسالہ "DER SPIEGEL" نے اس طرح بیان کیا کہ یہ دونوں حصے متحد تو ہو گئے ہیں لیکن ابھی آپس میں اجنبی ہیں۔ مشرقی جرمنی میں ان سوا چھ لاکھ افراد کو نوکری سے برخاست کر دیا گیا ہے جو سابقہ حکومت کے ملازم تھے اور کمیونسٹ نظریات رکھتے تھے۔ یہ سب موجودہ نظام کے مخالف ہیں۔

جرمنی کے اتحاد کا ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ اس کے دور رس اثرات یورپ کی سیاست پر ہوں گے۔ اس اتحاد پر فرانس اور برطانیہ کو کافی خدشات لاحق ہیں۔ تاریخی طور پر فرانس اور برطانیہ جرمنی کے دشمن رہے ہیں اور دو عظیم جنگیں ان کے درمیان ہو چکی ہیں۔ جب سے جرمنی ایک قوم بنا ہے اس کے بعد سے دونوں اقوام برطانیہ و فرانس سے اس کی جنگیں ہوتی رہی ہیں۔ ۳ اکتوبر کو ہونے والے اتحاد کی اگرچہ بیشتر اقوام نے تائید کی لیکن برطانیہ کی وزیراعظم نے یہ خدشہ بھی ظاہر کیا ہے کہ کہیں یورپ پر پھر سے جرمنی کی بالادستی قائم نہ ہو جائے۔ برطانیہ کے ایک وزیر نے اتنی شدید تنقید اس اتحاد پر کی کہ انہیں وزارت سے استعفیٰ دینا پڑ گیا۔

جرمنی کے اتحاد کا ایک اور اہم پہلو جرمنی کا روس سے نیا تعلق ہے موجودہ جرمنی کے صدر مسٹر کوہل نے روس کے صدر مسٹر گورباچوف کی بہت زیادہ تعریف کی ہے اور ان سے خصوصی تعلقات استوار کیے ہیں جو اس سے پہلے نہیں تھے۔ جرمنی نے روس کیلئے ۱۰ بلین ڈالر یعنی دس ارب ڈالر قرضہ بھی مہیا کیا ہے۔ روس نے یہ بھی کہا ہے کہ جرمنی کے سیاسی عزائم بھی پورے کیے جائیں اور اسے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا چھٹا مستقل رکن بنانے کی بھی تائید کی ہے۔ یاد رہے کہ ان ارکین کو عالمی (باقی صـ ۲۹ پر)

برلن مشن کی سرگرمیاں

"احمدی ٹائیگرز" برلن میں

: جماعت احمدیہ کی "احمدیہ ٹائیگرز" نامی ہاکی ٹیم جس میں انگلستان اور جرمنی کے نوجوان کھلاڑی شامل تھے برلن مشن ہاؤس تشریف لائے۔ یہ ٹیم ماسکو (روس) جانے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن ویزہ نہ ملنے کی وجہ سے بلجیئم میں میچ جیتنے کے بعد مشرقی جرمنی آئی اور یہاں مشرقی اور مغربی جرمنی کی ٹیموں کے ساتھ میچ کھیلے اور اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ آخر میں ہاکی ٹیم نے مخالف ٹیم کو ایک انڈین ہوٹل میں عشائیہ دیا۔ مکرم امام صاحب برلن مشن کو بھی مدعو کیا گیا اور اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مکرم امام صاحب نے جہاد اور اسلام کے مختلف پہلوؤں سے متعلقہ سوالات کے جوابات دیئے۔

روسی پروفیسر برلن مشن میں

: ایک روسی پروفیسر خاتون مسز رگینہ اور ان کے شوہر مسٹر گرمان نے مشن ہاؤس کو وزٹ کیا۔ الیمٹ برلن کے سٹال پر ایک جوڑے سے تعارف ہوا اور انہیں مشن ہاؤس میں شام کے کھانے کی دعوت دی گئی۔ مذہبی آزادی اور اسلام کے مختلف پہلوؤں پر تبادلہ خیال ہوا۔ روسی لٹریچر اور قرآن کریم کے علاوہ مکرم امام صاحب نے مسٹر گرمان کو ایک خوبصورت ٹائی اور امام صاحب کی بیگم صاحبہ نے مسز رگینہ کو ایک خوبصورت دوپٹہ تحفۃً دیا۔

جرمن اور اردو کلاسز کا اجراء

: ہر ہفتہ تین بجے مکرم امام صاحب لجنہ کی ممبرات کو جرمن زبان سکھانے کی کلاس لیتے ہیں۔ جس میں آسان زبان سکھانے کی کوشش کی جاتی ہے اسی طرح ناصرات اردو زبان سیکھتی ہیں اور امام صاحب کے ساتھ اپنے روزمرہ کے مسائل پر گفتگو کرتی ہیں۔ مکرم امام صاحب اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بچیوں کے سوالات کا جواب دیتے ہیں۔ مورخہ ۱۹ اکتوبر کو ناصرات کی سپورٹس بھی کروائی گئیں۔

سابقہ مشرقی جرمنی کے تین شہروں میں تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز

برلن مشن نے برلن شہر سے باہر تین شہروں میں خدام الاحمدیہ کے تعاون سے تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز کیا گیا ہے۔ شہر COTTBUS میں تبلیغی سٹال لگایا گیا۔ پریس والوں سے رابطہ کیا گیا اور یونیورسٹی میں کتب اور جماعت کا لٹریچر رکھوایا گیا۔ شہر ORANIENBURG میں تبلیغی سٹال لگایا گیا اور پریس سے رابطہ کیا گیا۔ اسی طرح شہر POTSDAM میں پریس سے رابطہ کیا گیا۔ خدا کے فضل سے اب تک ۷ مشہور اخبارات میں جماعت کی خبریں شائع ہو چکی ہیں۔

شہر POTSDAM کے مشہور اخبار DIE NEUE BRANDEN BURGISCHE NACHRICHTEN نے جماعت کے بارہ میں لکھا:

"جماعت احمدیہ ایک اصلاحی جماعت ہے جس کا مطلب حقیقی اسلام ہے اور اسلام کا مطلب امن، حفاظت، بے نفسی اور خدا تعالیٰ کے احکام کی نیز حکومت وقت کے قانون کی اطاعت ہے۔"

اخبار MARKISCHE ALLGEMEINE لکھتا ہے:

"جماعت احمدیہ کے ممبران متحد جرمنی کیلئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جرمنی کی حفاظت کرے، خوشحالی عطا کرے اور ہر پہلو سے اور ہر شعبہ میں نمایاں ترقی عطا کرے۔ اس جماعت کا موٹو ہے "محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں"

اخبار GENERALANZEIGER جماعت کے بارہ میں لکھتا ہے:

"شہر ORANIENBURG کی ایک سڑک "شاہراہ امن" پر جماعت احمدیہ نے سٹال لگایا ہے تاکہ اسلام کے بارہ میں غلط فہمیاں دور کی جائیں اور انسانوں کے بارہ میں محبت کے جذبات پیدا کئے جائیں اور تعصب دور کیا جائے۔ یہ جماعت جرمن قوم کی اخلاقی مدد کرنا چاہتی ہے۔"

برگر ماسٹر WEDDING اور برگر ماسٹر REINICKEN-DORF سے ملاقات

مکرم امام صاحب نے برگر ماسٹر WEDDING سے ملاقات کی۔ اسی طرح برگر ماسٹر REINICKENDORF سے ملاقات کی۔ دونوں برگر ماسٹروں کو مل کر جماعت احمدیہ برلن کا تفصیلی تعارف کروایا گیا اور بعض ضروریات اور پروگراموں پر تبادلہ خیالات کیا اور دونوں کو قرآن کریم کا جرمن نسخہ پیش کیا گیا جسے انہوں نے خوشی سے قبول کیا۔

شہر BRANDENBURG کا وزٹ

مکرم امام صاحب نے مکرم محمد احمد صاحب جنرل سیکرٹری کے ساتھ BRANDENBURG کا تبلیغی وزٹ کیا۔ متعلقہ محکمہ سے تبلیغی سٹینڈ کی اجازت لی گئی۔ ایک مقامی مشہور اخبار سے رابطہ کیا گیا۔ اس شہر کے مشہور قدیمی سکول گوئٹے اوبر ہوخ شولے سے رابطہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ اسی شہر کی مشہور کلچرل یونین FONTANE KLUB سے رابطہ کر کے انہیں جماعت کا پروگرام پیش کیا گیا۔ انتظامیہ نے اثبات میں جواب دیا۔

شعبہ سمعی و بصری برلن مشن کی حسن کارکردگی

برلن مشن کا شعبہ سمعی و بصری خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت محنت اور توجہ سے اسلام کا پیغام ریڈیو اور ٹیلی وژن کے ذریعہ غیر مسلموں تک پہنچا رہا ہے۔ چنانچہ اب تک قریباً ۶۵ گھنٹے کے لگ بھگ ٹی وی کے OFF-ENER KANAL - اور ریڈیو سے ٹیپ اور LIVE پروگرام پیش کئے جا چکے ہیں۔ ان پروگراموں کو تین عناوین "البشریٰ" (عربی) ALM-ÜJDE - (ترکی) اور DIE WAHRHEIT DES ISLAM (جرمن) کے تحت پیش کیا گیا۔ جرمن پروگرام صداقت اسلام کے ماتحت مکرم ہدایت اللہ ہبش مکرم امیر صاحب عبد اللہ واگس ہاؤزر اور اسی طرح میونخ کے جرمن نوجوانوں مکرم بشارت محمود صاحب مبلغ میونخ مکرم نذیر صاحب نے ٹی وی کے LIVE پروگرام میں حصہ لیا۔ مسیح کشمیر میں' اسلام اور احمدیت موضوعات پر تقاریر کی گئیں۔ سوالات کے جوابات دیئے گئے اس کے علاوہ اسلام کے مختلف پہلوؤں پر کی گئی بعض تقاریر کا ٹیپ دکھایا گیا۔ ترکی زبان میں ALMÜJDE عنوان کے تحت مکرم ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس اور مکرم ڈاکٹر عبد الغفار صاحب نے وفات مسیح، صداقت امام مہدی، ظہور مسیح کی علامات، اسلام اور احمدیت کا تعارف اور دوسرے دینی موضوعات پر تقاریر کیں۔ 'البشریٰ' عربی پروگرام کے تحت مکرم مصطفےٰ ثابت مصری صاحب کا پروگرام ٹیپ کیا ہوا دکھایا گیا۔ جس میں عربی زبان میں اسلام 'احمدیت کے تفصیلی تعارف کے علاوہ سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ جرمن زبان میں پاکستان میں احمدیوں پر تشدد اور ظلم کے بارہ میں فلم دکھائی گئی۔ اس کے علاوہ حضور پرنور کی برلن مشن میں تشریف آوری اور سوال و جواب کی وڈیو کیسٹ دکھائی گئی۔ دیوار برلن کا ٹوٹنا اور حضور کے کشف "FRIDAY THE 10TH" کے پورا ہونے کے بارہ میں فلم دکھائی گئی سابقہ مشنری انچارج جرمنی محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم کی تقریر ISLAM-A WAY TO PEACE کی ٹیپ چلائی گئی۔ برلن کے امام صاحب کی دو تقریریں جرمن زبان میں ٹیپ کی گئیں۔ مکرم ملک مظفر احمد اور ان کی اہلیہ محترمہ صبیحہ ملک صاحبہ کی محنت اور کوشش قابل تعریف ہے جو اس پروگرام کو محنت اور ہمت سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔

جماعت احمدیہ MONTABAUR کا کامیاب تبلیغی اسٹال

مورخہ ۵ اکتوبر ۹۰ء بروز جمعۃ المبارک کو مکرم لطیف احمد صاحب قائد مجلس نے خدام کی کثیر تعداد کے ساتھ خاکسار کی زیر نگرانی صبح ۹ بجے MONTABAUR STADT میں ایک شاندار تبلیغی اسٹال لگایا۔ ۵ فٹ لمبے سفید کپڑے پر جلی الفاظ میں کلمہ طیبہ معہ جرمن ترجمہ لکھا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ اسٹال کو دیگر بینروں سے مزین کیا گیا تھا۔ اسٹال پر تمام وقت خوب رونق رہی۔ اسلامی ممالک سے آئے ہوئے مسلمانوں نے بڑی دلچسپی سے لٹریچر پڑھا اور ساتھ بھی لیا۔

اسٹال پر موجود تمام خدام نے جناح ٹوپیاں پہن رکھی تھیں۔ تمام وقت سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ کئی ایک دوستوں کے پتہ جات بھی نوٹ کئے گئے۔ ایک مقامی اخبار کے دفتر میں جماعت کے بارہ میں معلوماتی اور تبلیغی لٹریچر بھجوایا گیا۔ جس پر انہوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور اپنے تعاون کا وعدہ کیا۔ اسٹال پر ترکی، لبنانی سومالیہ، بنگلہ دیش اور جرمن باشندوں کے علاوہ دیگر ممالک کے لوگوں نے بھی دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ ۱۰۰ کے لگ بھگ لٹریچر کی تقسیم ہوئی۔ مجموعی طور پر اسٹال خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔ الحمد للہ

(عبد الکریم - صدر جماعت MONTABAUR)

ولادت باسعادت

(۱) مکرم طارق محمود صاحب آف PIRMASENS کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۹۰ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ساجد (مرحوم) کی پوتی اور ڈاکٹر سلیم احمد صاحب خلیل آف ڈگری (سندھ) کی نواسی ہے۔ بچی تحریک وقف نو کے تحت زندگی وقف ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام **طاہرہ محمود** تجویز فرمایا ہے۔

(۲) مکرم ڈاکٹر میاں وسیم احمد صاحب جماعت FLÖRSHEIM GINS-HEIM کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے کے بعد مورخہ ۴ ستمبر کو بیٹی عطا فرمائی ہے ازراہ شفقت حضور انور نے بچی کا نام **صباحت وسیم** تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ میاں نور محمد صاحب سرگودھا کی پوتی اور محمد ابراہیم بٹ صاحب کی نواسی ہے اور تحریک وقف نو کے تحت زندگی وقف ہے۔

دوسرا تربیتی کیمپ داعیان الی اللہ

کولون ریجن

مورخہ ۲۴ جون ۱۹۹۰ء بروز اتوار کو کولون مشن ہاؤس میں داعیان الی اللہ کولون ریجن کا تربیتی کیمپ منعقد ہوا۔ اس غرض کے لیے ریجن کی تمام جماعتوں کو اطلاع دی گئی تھی۔ صبح کے ناشتہ کے بعد اجلاس کا آغاز صبح پونے دس بجے چوہدری سعید الدین صاحب ریجنل امیر کولون ریجن کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم محمد انیس صاحب نے کی۔ بعدہٗ نظم مکرم عظمت علی چوہدری نے پڑھی۔ اس تربیتی کیمپ میں مکرم عبدالشکور صاحب اسلم، نیشنل سیکرٹری تبلیغ مغربی جرمنی بھی تشریف لائے۔ اور برلن سے مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب، (مشنری مغربی برلن) کو بھی خصوصی دعوت دی گئی تھی۔ مکرم عبدالشکور صاحب اسلم نے اپنے افتتاحی خطاب میں داعیان الی اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اگر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ خلق، سچائی، خدمت خلق، انسانی ہمدردی اور دعا جیسے پہلوؤں کو اپنا کر اور ان پر عمل پیرا ہو کر تبلیغ کریں گے تو دنیا میں ایک عظیم انقلاب برپا ہو جائے گا۔ آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرف توجہ دلائی کہ ہمیں ایک نہیں، پانچ سو نہیں، ہزار نہیں بلکہ ہر احمدی کو مبلغ بنانا ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ ہر احمدی یہ دعا کرے اور عہد کرے کہ وہ پوری توجہ سے اپنے آپ کو تبلیغ کے لیے وقف کرے گا۔

اس کے بعد ایجنڈا کی تجاویز کے مطابق ۵ سب کمیٹیاں تشکیل دی گئیں، (۱) سب کمیٹی برائے جرمن احباب (۲) سب کمیٹی برائے ترک احباب (۳) سب کمیٹی برائے عرب احباب (۴) سب کمیٹی برائے مشرقی یورپ ورشین بلاک (۵) سب کمیٹی برائے افریقن احباب۔

ان کمیٹیوں کی تشکیل کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب نے جو رات بھر کے پرتکان سفر کے بعد صبح ہی پہنچے تھے اپنی قیمتی نصائح سے سب کمیٹیوں کو نوازا آپ نے کہا کہ کمیٹیوں میں بحث کے دوران خوامخوہ بال کی کھال نہیں اتارنی چاہیئے ایسی باتوں سے بچنا چاہیئے جن سے وقت کا زیاں ہوتا ہو۔ اگر کسی کے ذہن میں کوئی تجویز ہے اور اس پر پہلے ہی بحث ہو چکی ہے تو اسے واپس لے لینا چاہیئے۔ مجلس کے آداب کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ کج بحثی سے بچنا چاہیئے۔ ہر قوم کو اس کے خاص مزاج کے مطابق DEAL کرنا چاہیئے۔

اس کے بعد تقریباً ساڑھے گیارہ بجے سب کمیٹیوں کے اجلاس شروع ہوئے۔ کمیٹیوں کے اجلاس کے دوران مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب، مکرم عبدالشکور صاحب اسلم اور مکرم چوہدری سعید الدین صاحب بھی باری باری سب کمیٹیوں کے اجلاس میں تشریف لے گئے۔ اور ایجنڈا کی تجاویز پر بحث میں حصہ لیا۔ اور اپنے مشوروں سے نوازا۔ کمیٹیوں کا اجلاس تقریباً اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد نماز اور کھانے کا وقفہ ہوا۔

کھانے اور نماز ظہر و عصر کے بعد اجلاس دوم کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم عظمت علی صاحب چوہدری نے کی۔ اجلاس دوم کی صدارت بھی مکرم ریجنل امیر صاحب نے کی۔ اس اجلاس میں سب کمیٹیوں نے اپنی اپنی رپورٹس پیش کیں۔ ہر کمیٹی کی رپورٹ پیش کرنے کے دوران مختلف اہم نکات پر سوال و جواب بھی ہوئے۔ سوالات کے جوابات مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب اور مکرم عبدالشکور صاحب اسلم نے دیئے۔ علاوہ ازیں داعیان الی اللہ نے بھی اپنے تجربات بیان کئے۔

سب کمیٹیوں کی رپورٹس کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب نے مشرقی برلن میں دیوار برلن گرنے کے بعد تبلیغی اسٹال کے انعقاد کے بارہ میں خوش کن واقعات سنائے۔ آپ نے بتایا کہ اسٹال لگانے کے پہلے دو دنوں میں تین ہزار اشخاص نے ہمارے اسٹال کو VISIT کیا۔ ۱۲۰۰ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم ہوا۔ ۵۰ افراد نے لٹریچر کے لیے بکنگ کروائی۔ اور لوگوں نے بڑے پیار اور محبت کا مظاہرہ کیا۔ بعض نے یہاں تک کہا کہ رات کو بھی سٹال لگایا کریں۔

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے نہایت ہی مختصر مگر بڑا جامع اور پرمغز خطاب فرمایا۔ آپ نے داعیان الی اللہ کو اپنے اعمال کی درستی کی طرف توجہ دلائی، آپ نے فرمایا کہ ہم نے تبلیغ کیے ہوئے پودے کو عمل صالح سے آبیار کرنا ہے، اور اعمال صالح کی باڑ لگانی ہے ورنہ آنے والے طوفان تباہ کر دیں گے۔ تبلیغ کے میدان میں اعمال صالح کا ہونا ضروری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تقویٰ اور طہارت کے ساتھ اپنے آپ کو اور اپنے دلوں کو پالش کریں۔

اس کے بعد مکرم عبدالشکور صاحب اسلم نے تین باتوں پر وعدے لیتے ہوئے اپنے خطاب کا اختتام کیا: (باقی صہ ۲۹ پر)

بقیہ : دوسرا تربیتی کیمپ ، کولون ریجن

(۱) وعدہ کریں کہ آپ کبھی بھی تبلیغ کے کام کو دعاؤں میں نہیں بھولیں گے،

(۲) حضور پُرنور کی خدمت میں باقاعدگی سے دعا کیلئے خطوط لکھتے رہیں گے

(۳) جس طرح کی بھی آپ کو سمجھ آتی ہے تبلیغ کرنا شروع کردیں۔ ان تینوں باتوں کو جماعت میں رائج کریں۔

آخر میں مکرم ومحترم چوہدری سعیدالدین صاحب ریجنل امیر نے تربیتی کیمپ میں حصہ لینے والوں کو نہایت قیمتی نصائح سے نوازا۔ وقت کی ضرورت کا احساس دلایا۔ آپ نے آخر میں فرمایا کہ جب تک ہم اپنے دلوں کو نہیں بدلیں گے۔ اس وقت تک جماعت کی ترقی ممکن نہیں۔ تربیتی کیمپ میں حصہ لینے والوں کا شکریہ ادا کرنے کے علاوہ آپ نے تبلیغ کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کا ایک ولولہ انگیز خطاب بھی پڑھ کر سنایا۔

اس تبلیغی تربیتی کیمپ میں لجنہ نے بھی حصہ لیا۔ لجنہ نے بھی ۲ کمیٹیاں تشکیل دیں۔ ان کمیٹیوں نے جرمن احمدی عورتیں کیسے جرمنوں کو تبلیغ کریں گی اور پردہ کی اہمیت پر غور خوض کیا۔

آخر میں ڈاکٹر عبدالغفار صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔ تربیتی کیمپ ۱۱۰ داعیان الی اللہ نے شرکت کی۔

(عظمت علی چوہدری۔ سیکرٹری تبلیغ کولون ریجن)

بقیہ : جرمنی کے اتحاد کے مختلف پہلو

معاملات پر ویٹو کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ روس نے جرمنی سے ساڑھے تین لاکھ افواج بھی ہٹالی ہیں اور اب امریکہ کے جرمنی میں واقع اڈوں کا بھی خاتمہ ہو رہا ہے۔

اس اتحاد کے کچھ اور اثرات بھی متوقع ہیں جن میں سب سے اہم شمالی اور جنوبی کوریا کا اتحاد ہے۔ جہاں روس اور امریکہ کی نظریاتی تقسیم کی وجہ سے ملک تقسیم کر دیا گیا تھا اسی طرح چین اور تائیوان کا اتحاد بھی متوقع ہے جس کا چین آرزومند ہے۔

مسلم ممالک کے لئے اس اتحاد میں امید کی یہ کرن پوشیدہ ہے کہ جرمنی کی تقسیم ایک تاریخی ناانصافی تھی جو بڑی طاقتوں نے کی اور ۴۵ سال بعد اب ختم ہوئی۔ اور یہ تقسیم عوام کی مرضی کے مطابق ختم ہوئی ہے۔ مسلمان ممالک کے ساتھ بھی دو بڑی تاریخی ناانصافیاں ہو چکی ہیں یعنی فلسطین میں یہودیوں کی مملکت قائم کی گئی ہے اور عربوں کے علاقہ پر غاصبانہ قبضہ کیا گیا ہے دوسری طرف کشمیر میں مسلمانوں کے ساتھ تاریخی ناانصافی کی گئی ہے اور کشمیر پر بھارت نے غاصبانہ قبضہ جما رکھا ہے اور کشمیر کے عوام کو حقِ خود ارادیت سے محروم رکھا گیا ہے۔ جرمنی کے عوام کے ساتھ جو تاریخی ناانصافی دور کی گئی ہے، امید کی جا سکتی ہے کہ مسلم عوام کے ساتھ بھی تاریخی ناانصافی دور کرنے کی آواز قوت پکڑے گی ٭

بقیہ : ہماری مجالس کے آداب

اس سے بھی ممکن ہے۔ لوگ اس پر بھی ہنسیں گے۔ اور اسے شرمندہ ہونا پڑے گا۔ پس دوسرے کے لئے وہ بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند نہیں کرتا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک دفعہ صرف اسی بات پر ایک خطبہ پڑھا۔ تو کسی کے اُونگھ جانے پر یا غلط جواب دینے پر یا ہوا خارج ہونے پر ہنسنا نہیں چاہیئے ہو سکتا ہے کہ یہ نقص اس میں بھی پیدا ہو جائے۔ اور اس سے بڑھ کر لوگ اس پر ہنسیں۔

سولھواں ادب، جب مجلس کی کاروائی شروع ہو جائے تو کسی بڑے آدمی کے آجانے پر تعظیم کے لئے اٹھنا بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اب میرِ مجلس کا حق ہے کہ وہ تعظیم کرے یا نہ کرے۔

سترھواں ادب یہ ہے کہ مجالس میں کوئی ایسی چیز کھا کر نہ جائے جس سے لوگوں کو تکلیف ہو۔ نہ ایسا لباس پہن کر جائے جس سے بدبُو آتی ہو اور تعفّن کی وجہ سے لوگ کراہت کریں۔ اس لئے مجلس میں نہا دھو کر جائے۔ اسی طرح مجلس میں تھوکنا بھی ادب کے خلاف ہے۔

اٹھارھواں ادب، حرکات فی الاِنضباط۔ یعنی مجلس میں بیٹھ کر اپنی حرکتوں کو قابو میں رکھنا۔ اسی کا نام خُشوع ہے۔

اُنّیسواں ادب یہ ہے کہ جن سامانوں سے مجلس یا جلسہ قائم کیا گیا ہے بعد اختتام جلسہ ان کو وہاں پہنچا دو جہاں سے لائے تھے یا پہنچانے والوں کو مدد دو۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جلسہ یا مجلس ختم ہونے کے بعد سارے لوگ اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں اور سامان پڑا رہ جاتا ہے۔ چند آدمی رہ جاتے ہیں جنہیں بعد میں بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ پس یہ بھی ایک اچھی بات ہے کہ سامان جہاں سے لایا گیا تھا جلسہ ختم ہونے کے بعد سارے مل کر وہاں پہنچا دیں۔

بیسواں ادب یہ ہے کہ مجلس میں کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ نہ بیٹھے۔ اسی طرح جب کوئی شخص اٹھ کر کسی کام یا کسی حاجت کو جائے تو اس کی جگہ نہ بیٹھے۔

اکیسواں ادب جب کسی مجلس سے اٹھے تو استغفار کرے کیونکہ ممکن ہے کہ اس نے کسی کی غیبت کی ہو یا اور کوئی بری بات منہ سے نکال دی ہو جس کا وبال اس پر پڑے، اس لیے استغفار فرور کرے ٭

(ریویو۔ جون ۱۹۳۵ء صـ ۴۱ تا صـ ۴۳)

ع اے مرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو

مشرقی جرمنی میں وسیع تبلیغی میدان

اور

ہماری ذمّہ داریاں

مشرقی جرمنی کا ایک تازہ ترین تبلیغی جائزہ

حال ہی میں ہمارا ایک وفد مشرقی جرمنی DDR کے تبلیغی اور مطالعاتی دورہ سے واپس آیا ہے۔ اس دورہ کے واقعات، حالات اور تاثرات پر مبنی ایک مختصر رپورٹ قارئین کی دلچسپی کی خاطر شائع کی جاتی ہے۔ تا وہ اس ضمن میں اپنے آپ پر عائد ہونے والی عظیم تر ذمّہ داریوں کو سمجھیں اور ان سے کماحقہٗ عہدہ برآ ہونے کی سعی کریں۔ نیز وہ جلد اپنے لئے ایک لائحہ عمل تیار کر کے DDR میں تبلیغ اسلام فریضہ کو انجام دے سکیں۔

مشرقی جرمنی کے سفر کو جانے والے احباب کیلئے چند ضروری اور اہم معلومات

مشرقی جرمنی میں داخلہ

: مشرقی جرمنی میں داخلہ کیلئے مغربی جرمنی میں مقیم تمام احباب پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں کیونکہ اب بارڈر کی حدود ختم ہو چکی ہیں اس لئے ہم میں سے ہر کوئی بغیر رکاوٹ کے وہاں جا سکتا ہے۔

سڑکوں کی حالت

: مشرقی جرمنی میں سڑکوں کی حالت زیادہ خراب نہیں۔ اسی طرح وہاں سڑکوں پر زیادہ ٹریفک بھی نہیں ہوتی۔ تاہم وہاں رفتار کی حد مقرر ہے، اس لئے اگر آپ بذریعہ کار وہاں جائیں تو آسانی رہے گی۔

رہائشی سہولت

: رہائش کے ضمن میں مغربی جرمنی سے حال ہی میں شائع ہونے والی ایک کتاب جس کا نام (۲۷۵۰۰ پرائیوٹ کوارٹرز) ہے سے بہت استفادہ کیا جا سکتا ہے اس کتاب میں DDR کے تمام بڑے شہروں کے علاوہ ہر چھوٹے قصبہ اور گاؤں کے ان تمام لوگوں کے ایڈریس درج ہیں جو باہر سے آنے والے سیاحوں کو سستی رہائش مہیا کرتے ہیں۔ اس کتاب میں اس قسم کی تمام تفاصیل درج ہیں کہ آپ کو کس کس جگہ کیا کیا سہولتیں میسّر ہوں گی۔ یعنی بعض جگہ آپ کو ناشتہ اور کھانا بھی مل سکتا ہے اور بعض جگہ صرف ناشتہ کی سہولت ہے۔ نیز اگر آپ ان کے پاس ٹھہرنا چاہیں تو کیا آپ کو انہیں پہلے سے مطلع کرنا ہوگا (بذریعہ فون یا تحریری) یا اس کی ضرورت نہیں۔ زیادہ جگہوں پر آپ کو اپنے میزبانوں کو پہلے سے بتانا ضروری نہیں۔ آپ کے وہاں پہنچنے پر فوری رہائش مل سکتی ہے۔ اسطرح آپ درج ذیل مختلف پرائیویٹ رہائش گاہوں میں سے جس کا چاہیں انتخاب کر سکتے ہیں:

(۱) پہلے درجہ/قسم کی رہائش: کرایہ فی کس ایک رات ۲۰ تا ۲۵ مارک، ناشتہ کے ۵ مارک اس کے علاوہ ہوں گے۔

(۲) دوسرے درجہ/قسم کی رہائش: کرایہ فی کس ایک رات ۱۵ مارک، ناشتہ کے اخراجات علیحدہ۔ (۳) تیسری قسم کی رہائش: ۱۰ مارک فی رات،

رہائش کے انتخاب کے ضمن میں کسی چھوٹے قصبہ یا گاؤں کو ترجیح دینی چاہیئے کیونکہ دیہات کے لوگ زیادہ ملنسار، مخلص، با اخلاق، ہمدرد اور جلد گھل مل جانے والے ہیں۔ اسی طرح گاؤں کی رہائش گاہیں شہر کی رہائش گاہوں کی نسبت بڑی اور پرسکون ماحول میں واقع ہیں۔

آپ جہاں جہاں ٹھہریں وہاں اپنے میزبانوں کی اجازت سے جماعتی لٹریچر رکھ سکتے ہیں تاکہ بعد میں آنے والے سیاح اور مہمان اس سے استفادہ کر سکیں۔

مشرقی جرمنی کے لوگ

: مشرقی و مغربی جرمنی کے باشندوں میں باوجود ایک قوم ہونے کے عادات اور اخلاق میں بڑا فرق ہے۔ مشرقی حصّہ کے لوگ بہت خوش اخلاق، ہمدرد، مخلص اور ملنسار واقع ہوئے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو آپ ان کے لیئے SWEETS، چاکلیٹ یا چھوٹے چھوٹے تحائف لے کر جائیں جو آپ انہیں اور ان کے چھوٹے بچوں کو دے سکتے ہیں، یہ چیز ان پر بہت اچھا، گہرا اور نیک اثر ڈالتی ہے اور آپ کے، اور میزبان کے درمیان بہترین تعلقات کیلئے ممد و معاون ثابت ہو سکتی ہے۔

کاروباری معلومات

RATHAUS سے آپ کو ہر قسم کی معلومات مل سکتی ہیں۔ مگر تجارت کے لیئے اگر آپ کے پاس REISEWERBE SCHEIN ہے تو آپ کو ہر قسم کے کاروبار کی اجازت ہے۔ اس کیلئے کسی مشورہ کی ضرورت نہیں ہے مگر یہ سب GEWERBE AMT میں ہوگا۔ اور اگر لمبے عرصہ کیلئے سٹال وغیرہ کی اجازت لی جائے تو جتنا عرصہ لمبا ہوگا اتنا ہی سستا ہوگا۔

○ اس کے علاوہ ہر قسم کے کاروبار کی اجازت بڑی آسانی سے مل جاتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے احباب خود جا کر اپنے کاروبار کے سلسلہ میں معلومات حاصل کریں، عام طور پر کپڑوں اور کھانے پینے کی چیزوں (PIZZA، کباب وغیرہ) کے بہت اچھے چانسز ہیں۔

○ لائبریریوں سے رابطہ قائم کریں اور انہیں تعارفی لٹریچر کے بعد مسجد کا ایڈریس دیں۔ اگر وہ لٹریچر خریدنا چاہیں یا مسجد ان کو بغیر قیمت لٹریچر مہیا کرے اس کا بندوبست کرائیں۔

○ بک شاپس سے رابطے بڑھائے جائیں۔ انہیں بھی جماعتی ∴ کتابیں اسلام سے متعلق بیچنے کیلئے رضا مند کیا جائے۔ جس طرح دوسرے ادارے دیتے ہیں، ہم بھی دیں گے۔ اگر کوئی دس کتابیں خریدے گا تو گیارہویں مفت۔

○ مل کر پلان بنائے جائیں۔ ڈیوٹیاں تقسیم کی جائیں کہ کون کیا کام کرے گا اور پھر اسی پلان کے مطابق جو کچھ بھی زیادہ سے زیادہ سمجھ آئے اس پر عمل کریں۔ کوشش کریں کہ وہاں وہ آدمی بات کرے۔ جو زیادہ صاف ستھری زبان جانتا ہو۔

ہر پیغمبر کی شان میں گستاخی کی سزا صرف موت ہے

تعزیرات پاکستان کی ایک دفعہ سے متبادل سزائے عمر قید حذف کرنے کا حکم

اسلام آباد (نمائندہ جنگ) وفاقی شریعت عدالت نے محمد اسماعیل قریشی کی درخواست کا فیصلہ سنا دیا جس میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ سی کو چیلنج کیا گیا تھا اس دفعہ کے تحت رسول اکرمؐ کی شان میں گستاخی کی سزا موت یا عمر قید ہے درخواست گزار کا موقف ہے کہ متبادل سزائے عمر قید اسلام کے اصولوں کے منافی ہے کیونکہ رسول اکرمؐ کی شان میں گستاخی کی شریعت میں سزا حد ہے جسے تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ شریعت عدالت نے اس درخواست کی لاہور، کراچی اور اسلام آباد میں تفصیل سے سماعت کی اور اس بحث پر کئی جید علماء کا موقف سنا تقریباً تمام علماء نے درخواست گزار کے موقف کی حمایت کی انہوں نے اپنے موقف میں قرآن حکیم کی آیات ۵-۳۳، ۹-۵۷، ۶۱، ۶۳، ۶۴، ۳۳-۶۰، ۶۱، ۲-۲۲ اور ۴-۶۵ کا حوالہ دیا اور متعدد سنت کے شعبے پر کئی احادیث پیش کیں اور بعض واقعات کی مثال پیش کی جب رسول اکرمؐ کی حیات میں ہی بعض ایسے افراد کو سزائے موت دی گئی جنہوں نے رسول اکرمؐ کی شان میں گستاخی کی تھی اور کئی دوسرے علماء کے موقف کو پیش کیا کہ رسول اکرمؐ کی گستاخی کی سزا صرف موت ہے بشرطیکہ یہ جرم جان بوجھ کر کیا جائے اور اس کا ثبوت موجود ہو۔ عدالت نے مزید کہا کہ آیات ۱۷-۵۵، ۲-۲۵۷، ۲-۱۳۶، ۳-۸۳، ۲-۸۵، ۴-۱۵۰ اور ۹-۱۵۲ میں بھی رسول اکرمؐ اور دوسرے پیغمبروں کی شان میں گستاخی کی سزا موت مقرر ہے۔ عدالت نے حکم دیا کہ دفعہ ۲۹۵ سی میں متبادل سزائے عمر قید اسلامی اصولوں کے منافی ہے اسلئے اس دفعہ کو حذف کر دیا جائے اور اس کی جگہ نئی دفعہ کا اضافہ کیا جائے جس کے تحت کسی بھی پیغمبر کی شان میں گستاخی کی سزا موت مقرر ہو۔ اس حکم کی نقل آئین کی دفعہ ۲۰۳ ای (۳) کے تحت صدر کو بھیجی جائے گی تاکہ اس حکم پر عمل کر کے قانون میں ترمیم کی جائے اگر ۳۰ یوم کے اندر قانون میں ترمیم نہ ہوئی تو مذکورہ دفعہ ہی سزائے عمر قید کے الفاظ بے اثر ہو جائیں گے۔ شریعت عدالت چیف جسٹس گل محمد خان، جسٹس عبدالکریم خان کندی، جسٹس عبادت یار خان، جسٹس علامہ فدا محمد خان اور جسٹس عبدالرزاق تھیم شامل

قادیانی مذہب کا پرچار کرنے پر دو بھائیوں کو قید کی سزا

ملتان (نمائندہ جنگ) مجسٹریٹ درجہ اول ملتان سید زاہد حسین قادری نے قادیانی مذہب کا پرچار کرنے پر دو افراد کو مجموعی طور پر ۱۲ سال قید بامشقت، ساٹھ ہزار روپے جرمانہ، ایک سال قید تنہائی اور جرمانہ ادا نہ کرنے پر ۳ سال مزید قید محض کی سزا کا حکم سنایا ہے۔ تفصیلات کے مطابق فروری ۱۹۸۷ء کو گھنٹہ گھر کے قریب تغلق روڈ پر دو بھائیوں محمد حنیف اور محمد احسن ولد خدا بخش نے اپنے ہمسایہ دکاندار محمد اسلم کے ذریعے محمد حسین ولد محمد شفیع اور محمد رفیق دکاندار کو اپنی دکان پر بلا کر قادیانی مذہب کا پرچار شروع کر دیا۔ دونوں بھائیوں نے تینوں دکانداروں کو بتایا کہ وہ قادیانی ہیں اور مرزا غلام احمد پر ایمان رکھتے ہیں جو کہ مہدی مسیح اور آخری نبی ہیں محمد حنیف نے تینوں دکانداروں کو اپنے مذہبی لٹریچر کی ایک کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" مصنف مرزا غلام احمد قادیانی محمد احسن نے "ستارہ قیصر" مصنف مرزا غلام احمد پڑھنے کے لئے دیں۔ بعد میں مدعی کی دکان پر دیگر دکاندار بھی اکٹھے ہو گئے ان تینوں افراد نے انہیں بتایا کہ محمد حنیف اور محمد احسن نے انہیں قادیانی مذہب اختیار کرنے کی دعوت دی ہے جس پر لوگ مشتعل ہو گئے اور جلوس کی شکل میں تھانہ پرانی کوتوالی پہنچ کر ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا جس پر ملزمان کے خلاف زیر دفعہ بی سی.....۲۹۸ تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمہ درج کر کے ملزمان کے قبضہ سے ایک مزید کتاب "قبول احمدیت" مصنف الحاج مولوی عزیزالرحمان منگلا بھی برآمد کر لی۔ مقدمہ کی سماعت سید زاہد حسین قادری مجسٹریٹ درجہ اول ملتان کی عدالت میں ہوئی جرم ثابت ہونے پر ملزمان محمد حنیف اور محمد احسن کو زیر دفعہ بی.....۲۹۸ تعزیرات پاکستان تین، تین سال قید بامشقت بشمول تین، تین ماہ قید تنہائی اور پندرہ، پندرہ ہزار روپے جرمانہ، عدم ادائیگی جرمانہ نو، نو ماہ قید محض مزید اور دفعہ سی.....۲۹۸ تعزیرات پاکستان کے تحت تین تین سال قید بامشقت بشمول تین تین ماہ قید تنہائی پندرہ پندرہ ہزار روپے جرمانہ اور عدم ادائیگی جرمانہ ۹، ۹ ماہ قید محض مزید کی سزا سنائی گئی۔

مجلس عرفان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مورخہ ۱۵۔ مارچ ۱۹۸۷ء

(ادارہ اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔)

سوال:۔ احمدیہ جماعت کو غیر مسلم قرار دینے کے بعد ان کی اذان روک دی گئی۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی غیر مسلم کو اذان دینے سے روکا گیا۔ اگر نہیں تو موجودہ زمانے کے مسلمانوں کے پاس اذان بند کرنے کا کیا جواز ہے؟

جواب:۔ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حضور ایک غزوہ کے لئے تشریف لے جا رہے تھے راستے میں ایک مشرک لڑکا ساتھ ہو لیا۔ اسے اذان بہت پسند آئی اور اس نے صحابہ سے اذان سیکھ کر اذان دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اذان سن کر بہت خوش ہوئے۔ یہ واقعہ جماعت نے "حرفِ ناصحانہ" نامی کتابچہ میں لکھ کر آرڈیننس بننے کے بعد تقسیم کیا تا قوم کو حقیقت حال سے آگاہ کیا جائے۔ بعد میں یہ کتابچہ ضبط کر لیا گیا اور کتابچہ ضبط کرنے سے پہلے اسے تقسیم کرنے والوں پر مقدمات قائم کئے گئے اور ان میں سے بعض ابھی تک مقدمات بھگت رہے ہیں۔ لہٰذا پہلی بات تو یہ ہے کہ مشرک سے اذان دلوانا حضور اکرم سے ثابت ہے اور آپ نے اس پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم اتنی وسیع اور عظیم الشان ہے کہ اس میں کسی تنگ نظری کی گنجائش نہیں۔ قرآن کریم تو یہود و نصاریٰ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے تعالوا الیٰ کلمۃ سواء بیننا و بینکم کہ ہم میں اور تم میں توحید کا کلمہ مشترک ہے آؤ اس پر ہی اکٹھے ہو جائیں۔ جس مذہب کا غیر مذہب کے ساتھ یہ سلوک ہو اسکی طرف منسوب ہو کر "اسلام" سے ہی روکنا انتہائی ظلم ہے۔ اگر اذان دینا غیر اسلامی ہوتا تو کچھ حد تک اذان سے روکنے کا جواز سمجھ میں آ جاتا کہ غیر اسلامی حرکتوں سے روکا جا رہا ہے۔ اگر نماز پڑھنا غیر اسلامی فعل ہے تو تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ ایک غیر اسلامی حرکت کو برداشت نہیں کر سکتے اس لئے روک رہے ہیں۔ اگر کلمہ پڑھنا اور السلام علیکم کہنا غیر اسلامی ہو تو ان کا اشتعال میں آنا سمجھ میں آ سکتا ہے۔ لیکن اسلامی شعائر کے ادا کرنے سے مشتعل ہونا سمجھ میں آنے والی بات نہیں۔ یہ ہمیں ہماری اپنی مساجد میں عبادت سے بھی روک رہے ہیں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں کو مسجد نبوی میں یہ فرماتے ہوئے عبادت کی اجازت دی کہ یہ بھی خدا کی عبادت کی جگہ ہے تم نے بھی خدا ہی کی عبادت کرنی ہے لہٰذا یہیں کر لو۔ چنانچہ انہوں نے مسجد نبوی میں عبادت کی۔

فرمایا: حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ تو یہ ہو کہ آپ ایک غیر مسلم کو مسجد نبوی جیسی پاکیزہ اور مقدس مسجد میں عبادت کی اجازت مرحمت فرماتے ہیں اور آج آپ کی طرف منسوب ہونے والی امت اسلامی طریقہ عبادت دیکھ کر انگیخت ہو جاتی ہے اور کہتی ہے کہ جنہیں ہم غیر مسلم سمجھتے ہیں انہیں اسلامی طریقہ سے عبادت کرتے دیکھ کر ہمیں آگ لگ جاتی ہے اور ہم برداشت نہیں کر سکتے۔

فرمایا: کیا دنیا کا کوئی ایسا دستور ہے، کوئی ایسا پیمانہ ہے جس کے مطابق ان کا یہ فعل درست ثابت کیا جا سکے۔

حضور نے مزید فرمایا کہ ان کے علماء تو شروع سے ہی ہمیں غیر مسلم کہتے آئے ہیں۔ آخر انہیں حکومت کی اس اسمبلی سے کہلوانے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ جن میں سے اکثر کو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ اسلام کیا ہے

جن کا دین سے دور کا بھی تعلق نہیں تھا۔ حقیقت میں یہ ایک سیاسی سازش تھی کیونکہ اگر یہ معاملہ دینی ہوتا تو علماء ہی کا کہنا کافی تھا۔ اب ان کو جو قوانین بنا کر مسلمانوں اور احمدیوں کے درمیان دیوار کھڑی کرنے کی مجبوری پیش آئی وہ اس لیئے تھی کہ مسلمان ڈر جائیں اور احمدی ہونے سے باز آجائیں۔ مارشل لاء کے ابتدائی زمانہ میں جنرل چشتی نے آزاد کشمیر میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا کہ امت مسلمہ نے جماعت احمدیہ کی ترقی روکنے کیلئے سارے ذرائع استعمال کر لیئے ہیں لیکن نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ۱۹۷۴ء (جب سے یہ قانون پاس ہوا ہے) سے لیکر اب تک ان کی جماعت کی ترقی میں ۱۰ فیصد اضافہ بذریعہ تبلیغ ہوا ہے۔ اس شکست کے نتیجہ میں انہوں نے زیادہ سختی کرنے کے منصوبے بنائے اور یہ کہا کہ یہی کافی نہیں کہ ہم انہیں غیر مسلم سمجھتے ہیں بلکہ سوال یہ ہے کہ جنہیں ہم غیر مسلم سمجھتے ہیں وہ غیر مسلم بن کر دکھائیں تب ہم انہیں چھوڑیں گے۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ انسان کسی کو کتا کہہ دے اور ساتھ ہی یہ کوشش کرے کہ وہ کتوں والی حرکتیں کرے۔ تب ہم اسے معاف کریں گے۔ جماعت احمدیہ کے ساتھ بھی کچھ اسی قسم کا سلوک ہو رہا ہے۔ اگر وہ ہمیں صرف غیر مسلم سمجھتے رہیں تو ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ ہم نے تو جان نہ مولوی کو دینی ہے نہ حکومت پاکستان کو۔ جب ہم نے خدا تعالیٰ کو جان دینی ہے تو وہ بہتر جانتا ہے کہ ہم کون ہیں لیکن یہ لوگ اب یہ کہتے ہیں کہ چونکہ ہم آپ کو غیر مسلم سمجھتے ہیں اس لیئے تم غیر مسلم بن کر دکھاؤ۔ تم ہرگز یہ نہیں مان سکتے کہ خدا ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے نبی ہیں۔ جب تم یہ کہتے ہو کہ اللہ ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سچے رسول ہیں تو ہمارے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے ہم سے برداشت نہیں ہو سکتا۔ اس لیئے ہم تمہیں ماریں گے۔ قید میں ڈالیں گے ذلیل کریں گے۔ اگر تم کلمہ کا انکار کر دو گے اور یہ اعلان کر دو گے کہ خدا ایک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ جھوٹے نبی ہیں تو پھر ہمیں چین پڑے گا۔ تب ہم کہیں گے کہ اب ٹھیک ہے تم اب غیر مسلم بنے ہو۔ پھر کہیں گے کہ اب تو مان گئے ہو کہ مرتد ہو گئے ہو اب اس کی سزا قتل ہے۔ یہ سب شرارت اور فتنہ ہے' یہ لامذہب تحریک ہے۔ کسی مذہب کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آئے ہیں کسی ایک نبی کی سنت سے بھی یہ ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ کسی نے پہلے کسی کو کچھ قرار دے دیا ہو اور پھر اسے بزور منوا کر چھوڑا ہو۔ عام دنیا کا دستور ہے کہ جس سے محبت ہو اس کی تعریف سے خوشی ہوتی ہے۔ غالب کہتا ہے کہ ؎

سب رقیبوں سے ہیں ناخوش، پر زنانِ مصر سے
ہے زلیخا خوش کہ محوِ ماہِ کنعاں ہو گئیں

حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا اعلان ان کو آگ لگا دیتا ہے' کہتے ہیں کہ تکلیف دہ چیز یہ ہے کہ احمدی ایسے پلید لوگ ہیں کہ جب یہ کلمہ پڑھتے ہیں تو ہمیں غصہ آتا ہے' اگر کسی گندی جگہ پہ خدا کا نام لکھ دیا جائے تو کیا غصہ نہیں آئے گا! اگر یہ بات واقعی سچی ہے تو وہ لوگ جو رسول کریم کو جھوٹا سمجھتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں لیکن خدا پر یقین رکھتے ہیں ان کا بھی خدا کا نام لینا بند کروا دو! ۔ پاکستان میں جتنے عیسائی ہیں ان سے بھی یہ حق چھین لو!۔

دوسری بات یہ ہے کہ کلمہ تو لوگوں کو مسلمان بنانے کے لیئے ہوتا ہے' مشرک پڑھتا ہے تو مسلمان ہو جاتا ہے، گندہ پڑھتا ہے تو پاک ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم میں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہ آیات نازل فرمائیں کہ تا وہ ان آیات کے ذریعہ لوگوں کو پاک کریں' اور یہ لوگ کلمہ ہی کو بند کر رہے ہیں۔

فرمایا: تیسرا الزام جو احمدیوں پر لگایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ احمدی اندر سے مرزا غلام احمد کا کلمہ پڑھتے ہیں جبکہ بظاہر محمد رسول اللہ کہہ رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ میں دلوں کے اندر ہوں (دلوں کے بھید جانتا ہوں) لیکن مولوی کہتے ہیں کہ نہیں ہم بھی دلوں کے اندر ہیں، ہمیں زیادہ علم ہے کہ یہ اندر سے اور کلمہ پڑھتے ہیں اس لیئے انہیں مسلمان کہلانے کا حق نہیں۔ اور مسلمانوں کی طرح کلمہ پڑھنے کا حق بھی نہیں' اسلام نے تو اس کے برعکس رویہ اختیار کیا ہے اسلام کے مطابق اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ میں جب محمد رسول اللہ کہتا ہوں تو محمد عربی کو اپنے کلمہ میں شامل کرتا ہوں۔ تو پھر کسی کا کوئی حق نہیں یہ کہنے کا کہ تم منہ سے کچھ کہتے ہو اور دل میں کچھ اور سمجھتے ہو۔

دوسروں کا غم

حضرت سعدیؒ بیان فرماتے ہیں ایک بار دمشق میں بہت سخت قحط پڑا حالت یہ ہو گئی کہ ٹڈیوں نے سبزے کو اور انسانوں نے ٹڈیوں کو کھا لیا۔ مخلوق خدا بھوک سے ہلاک ہو گئی۔

ایک دن میری ملاقات ایک ایسے دوست سے ہوئی جو کافی مالدار تھا لیکن میں نے دیکھا وہ ویسا ہی پریشان حال اور کمزور نظر آ رہا تھا جیسے شہر کے غریب غربا۔ میں اس کی یہ حالت دیکھ کر بہت حیران ہوا۔ اس سے پوچھا کہ بھائی یہ میں تمہیں کس حالت میں دیکھ رہا ہوں ؟

وہ بولا، اے سعدی! کیا تم اس بات سے بے خبر ہو کہ قحط کے باعث مخلوق خدا تباہ ہو گئی ہے ؟ میں نے کہا میں جانتا ہوں، لیکن قحط کا تم پر کیا اثر پڑ سکتا ہے خدا کے فضل سے غنی ہو، ہر چیز بافراط حاصل کر سکتے ہو۔

میری یہ بات سن کر میرے دوست نے آہ بھری اور کہا، اے سعدی! کسی حسّاس آدمی کے لئے یہ بات کس طرح ممکن ہے کہ وہ ارد گرد کے لوگوں کو بھول جائے اور صرف اپنی ذات پر نظر رکھے۔ کوئی شریف آدمی کسی کو دریا میں ڈوبتے ہوئے دیکھ کر اطمینان سے ساحل پر کھڑا نہیں رہ سکتا بیشک میں بھوک پیاس سے محفوظ ہوں لیکن دوسروں کے غم نے مجھے ہلاک کر دیا ہے۔

وضاحت !

اگر غور کیا جائے تو روئے زمین کا سب سے بڑا فساد خود غرضی اور نفس پرستی ہے انسانوں میں ایسے لوگوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے جو دوسروں کے نفع نقصان سے بے پروا ہو کر زندگی گزارتے ہیں اور یہاں تک دلیر ہو جاتے ہیں کہ اپنے ادنیٰ سے فائدے کے لئے دوسروں کا بڑے سے بڑا نقصان کرنے سے بھی باز نہیں آتے اگر ہر شخص حضرت سعدیؒ کے اس حسّاس دوست جیسا بن جائے تو دنیا جنت کا نمونہ بن جائے۔

بشریٰ شکور۔ سیل ہاوزن

جرمنی میں ایران کے سفیر جناب مہدی مصطفوی سے نمائندہ وفد کی ملاقات

جماعت احمدیہ جرمنی کی طرف سے زلزلہ سے متاثرین کیلئے دس ہزار مارک کی امداد

ماہ جون میں ایران میں جو قیامت خیز زلزلہ آیا تھا اس میں تمام دنیا کے احمدیوں نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق امدادی پروگراموں میں حصہ لیا تھا۔ جماعت جرمنی میں تمام احباب سے سرکلر کے ذریعہ درخواست کی گئی تھی کہ وہ امدادی ACCOUNT میں اپنی طرف سے رقوم جمع کروائیں۔ جماعت جرمنی کی طرف سے ہمدردی کی ایک ٹیلی گرام صدر ایران کی خدمت میں ارسال کی گئی تھی۔ جماعت احمدیہ جرمنی کی طرف سے ہمدردی کے اظہار کے لئے سفیر ایران جرمنی سے ملاقات کی غرض سے ایک نمائندہ وفد ۲ جولائی کو بون ایران کے سفارت خانہ گیا۔ اس نمائندہ وفد میں مکرم پروفیسر حمید احمد، مکرم مسعود احمد دہلوی اور سیکریٹری امور خارجہ مکرم عرفان احمد خان صاحب شامل تھے۔ وفد نے محترم مہدی مصطفوی سفیر ایران سے ملاقات کی اور دس ہزار مارک کا چیک جماعت جرمنی کی طرف سے امدادی فنڈ کے لئے پیش کیا۔ وفد نے قرآن کریم کا فارسی ترجمہ اور دیگر جماعتی لٹریچر اُن کی خدمت میں پیش کیا، جس کو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول فرمایا۔ دوران گفتگو محترم سفیر نے بتایا کہ طالب علمی کے زمانہ میں جب میں جرمنی آیا اور یہاں حصول تعلیم کے لئے چند سال ٹھہرا تو اس وقت میں نے جماعت احمدیہ کا جرمن ترجمہ والا قرآن کریم خریدا تھا جو آج بھی میری ذاتی لائبریری میں موجود ہے۔ ہمیں آپ کی طرف سے رسالہ REVIEW OF RELIGION باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ کی طرف سے جو بھی کتاب یا رسالہ شائع ہو اس کو ایران سفارت خانہ کو ضرور ارسال کیا کریں۔

محترم سفیر صاحب کو جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن اور دیگر اسلامی لٹریچر کی مختلف زبانوں میں اشاعت سے متعلق تفصیل سے آگاہ کیا گیا۔ محترم سفیر سے یہ ملاقات ۵۰ منٹ جاری رہی۔

احباب ہوشیار رہیں

مرکز سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کیپٹن شہزاد محمود جو کہ اپنے آپ کو کرنل محمود سٹیشن کمانڈر گلگت کا بیٹا ظاہر کرتا ہے اور مختلف ممالک میں احمدیوں کے ساتھ بہت سے فراڈ کر چکا ہے۔ اگر کسی کو اس کے بارے میں پتہ چلے تو فوراً مرکز کو اطلاع کریں۔ اس کے علاوہ دو اور نوجوان خرم جاوید اور باغ علی ہیں یہ بھی مختلف فریقوں سے بے شمار احمدیوں کو دھوکہ دے کر لاکھوں روپیہ غبن کر چکے ہیں اگر ان کے بارے میں بھی کسی کو علم ہو تو وہ فوراً امور عامہ جرمنی کو مطلع کرے۔

محمد عاقل خان ۔ سیکریٹری امور عامہ جرمنی

بقیہ : ارشادات

تخلقوا باخلاق اللہ بنو۔ ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ عیب کے حامی بنو بلکہ یہ کہ اشاعت اور غیبت نہ کرو کیونکہ کتاب اللہ میں جیسا آگیا ہے تو یہ گناہ ہے کہ اس کی اشاعت اور غیبت کی جاوے۔ شیخ سعدی کے دو شاگرد تھے۔ ایک ان میں سے حقائق و معارف بیان کیا کرتا تھا، دوسرا جلا بھنا کرتا تھا۔ آخر پہلے نے سعدی سے بیان کیا کہ جب میں کچھ بیان کرتا ہوں تو دوسرا جلتا ہے، حسد کرتا ہے۔ شیخ نے جواب دیا کہ ایک نے راہ دوزخ کی اختیار کی کہ حسد کیا اور تو نے غیبت کی۔ غرضیکہ یہ سلسلہ چل نہیں سکتا جب تک رحم، دعا، ستاری اور مرحمہ آپس میں نہ ہو۔

(ملفوظات جلد ۷، صد ۷۷-۹)

"تحریک وقفِ نو" کی مقررہ مدت ۳ اپریل ۱۹۹۱ء کو ختم ہو رہی ہے

★ ـــ ۳ اپریل ۱۹۹۰ء کو تحریک وقف نو کی مقررہ مدت ختم ہو رہی ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ ہی تحریک وقف نو میں شمولیت ختم ہو جائے گی۔

★ ـــ ۳ اپریل ۱۹۹۱ء کے بعد بچوں کا وقف حسب سابق وقف اولاد کے تحت جاری رہے گا۔

★ ـــ ۳ اپریل ۹۱ء کے بعد صرف وہ بچے تحریک وقف نو میں شامل ہو سکیں گے

(i) جن کے والدین نے اپنی متوقع اولاد کو وقف کرنے کی درخواست باقاعدہ تحریری طور پر ۳ اپریل ۱۹۹۱ء سے قبل بھجوا دی ہو گی ان کے بچے جب بھی پیدا ہوں گے اس تحریک میں شامل ہو سکیں گے۔

(ii) یا جن کے والدین نے ۳ اپریل ۱۹۹۱ء سے قبل باقاعدہ تحریر طور پر وعدہ کیا ہو کہ آئندہ بچہ / بچی کو وقف کریں گے۔ ایسے احباب کو جب بھی خدا تعالیٰ اولاد عطا فرمائے گا وہ وقف نو میں شامل ہو سکیں گے۔

★ ـــ ایسے احباب جن کے اس ۴ سال کے عرصہ میں بچے پیدا ہوئے ہیں مگر انہوں نے وقف کے لئے درخواست نہیں بھجوائی اگر وہ ۳ اپریل ۹۱ء کے بعد ایسے بچوں کو وقف کرنا چاہیں گے تو وہ وقف نو میں شامل نہیں کئے جائیں گے۔

★ ـــ ۳ اپریل ۸۷ء سے قبل پیدا ہونے والے بچوں کی درخواستیں وقف اولاد کے تحت براہ راست وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوائی جائیں کیونکہ وقف نو میں وہ بچے شامل کئے جا رہے ہیں جو ۳ اپریل ۸۷ء کے بعد پیدا ہوئے ہیں۔

★ ـــ جو احباب وقف نو میں شمولیت کے لئے حضور انور کی خدمت میں خط تحریر کریں وہ بچے کا نام، بچے کی والدہ / والد اور دادا کا نام اور پورا پتہ تحریر کریں۔

★ ـــ جن احباب کو وقف نو کے فارم بھجوائے گئے ہیں وہ جلد از جلد ان فارموں کو پُر کر کے واپس بھجوائیں کیونکہ ان کی وجہ سے ریکارڈ کی تیاری کا کام مکمل نہیں ہو رہا۔

★ ـــ جو احباب اپنے وقف شدہ بچوں کی تصاویر حضور انور کی خدمت میں ارسال کرتے ہیں وہ تصویر کی پشت پر بچے کا نام اور والد کا نام اور پتہ اور حوالہ وقف نو معلوم ہو تو ضرور درج کر دیا کریں تا کہ شعبہ وقف نو کو معلوم ہو سکے کہ کس بچے کی تصویر ہے

مبارک احمد ساقی ۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

وقفِ نو

والدین اپنی درخواست اور فارم تحریک وقفِ نو دونوں چیزیں اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لندن بھجوائیں۔

فارم تحریک وقف نو کی ایک فوٹو کاپی شعبہ وقف نو جرمنی کو بھی بھجوائیں۔

لندن سے منظوری اور حوالہ وقف نو نمبر کی اطلاع ملنے پر اس چٹھی کی فوٹو کاپی شعبہ ہذا (جرمنی) کو بھی بھجوائیں۔

آئندہ پیدا ہونے والا بچہ جب خدا تعالیٰ کے فضل سے پیدا ہو تو اس کے نام اور تاریخ پیدائش سے مطلع فرمائیں۔

تربیتی کورس، تعلیمی جائزہ فارم، سہ ماہی رپورٹ فارم، فارم تحریک وقف نو اپنے ریجنل دفتر سے یا مرکزی دفتر فرانکفرٹ سے طلب فرمائیں۔

(محمد داؤد ۔ شعبہ وقفِ نو جرمنی)

داعیان الی اللہ کی توجہ کے لئے

جماعت جرمنی کی تمام وہ جماعتیں اور افراد جو بحیثیت داعیان الی اللہ مشرقی حصہ میں جا کر پیغام حق پہنچا رہے ہیں اُن سے درخواست ہے کہ اپنی کوششوں کی مختصر رپورٹس اخبار احمدیہ میں اشاعت کی غرض سے ۳۰ دسمبر تک ارسال کریں۔ انشاء اللہ ماہ فروری کے شمارہ میں ایسی تمام رپورٹس کو بطور خاص یکجا کر کے اخبار احمدیہ میں شائع کیا جائے گا۔

بیرون از جرمنی میں جماعت احمدیہ کی مساعی

جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۲۴ ممالک میں تبلیغ اسلام میں منہمک ہے ان ممالک میں جماعتی مساعی پر مشتمل رپورٹس بعض حالات کے پیش نظر مرکز سلسلہ سے شائع ہونے والے رسائل و اخبارات میں شائع نہیں ہو سکیں۔ قابل تقلید مساعی پر مشتمل رپورٹس کے لئے اخبار احمدیہ کے صفحات حاضر ہیں۔ ایسی تمام رپورٹس مقامی امیر یا مشنری انچارج کی معرفت اخبار احمدیہ میں اشاعت کے لئے مشنری انچارج مغربی جرمنی کو ارسال کئے جائیں۔

اسیران راہ مولیٰ

ہمارے وہ احمدی بھائی جن کو پاکستان یا کسی بھی دوسرے ملک میں اسیران راہِ مولیٰ بننے کا شرف حاصل ہوا ہو وہ اپنے جیل کے ایام کے حالات لکھ کر اخبار احمدیہ کو اشاعت کی غرض سے بھجوائیں۔ جرمنی میں بھی بہت سے ایسے دوست ہیں جن کے قریبی عزیزان کو اسیران راہ مولیٰ رہنے کا شرف حاصل ہوا ہے اُن سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے عزیزوں کو لکھیں کہ وہ اپنے حالات مع فوٹو مقامی امیر کی تصدیق کے ساتھ اخبار احمدیہ میں اشاعت کی غرض سے بھجوائیں۔

وقف جدید کا سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہو رہا ہے

وقف جدید کا مالی سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ وہ وعدہ کنندگان جنہوں نے

ابھی تک ادائیگی نہیں کی اُن سے درخواست ہے کہ ۳۱ر دسمبر سے قبل اپنے وعدہ کی ادائیگی ضرور کر دیں ۔

عبدالکریم زاہد ۔ سیکرٹری وقف جدید جماعت احمدیہ جرمنی

اعلان

انصار اللہ مغربی جرمنی کی تمام مجالس، ناظمین علاقہ اور زعمائے اعلیٰ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے محترم سید اعجاز احمد شاہ کی منظوری بطور قائد تعلیم و تربیت اور آڈیٹر عطا فرمائی ہے ۔ تمام مجالس اور عہدیداران سے تعاون کی درخواست ہے ۔

(عبدالغفور بھٹی ۔ صدر مجلس انصار اللہ جرمنی)

معذرت

بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر اخبار احمدیہ کے ستمبر، اکتوبر، نومبر کے شمارے شائع نہیں ہو سکے ۔ ان تین ماہ کے دوران دوستوں نے کثرت سے خطوط لکھ کر اخبار نہ ملنے کی شکایت کی ہے ۔ ہم اُن تمام دوستوں سے جن کو انتظار کی زحمت اٹھانا پڑی معذرت خواہ ہیں شعبہ اشاعت کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کہ دوستوں کو بروقت اخبار مہیا کیا جائے ماضی میں جب بھی ہماری کوشش میں کمی رہ گئی اس کی کوئی نہ کوئی لازمی وجہ موجود تھی ۔ آئندہ بھی ہماری پوری کوشش ہوگی کہ اخبار کو ہر ماہ شائع کر کے دوستوں تک پہنچایا جائے ہم اس کوشش میں کہاں تک کامیاب رہتے ہیں اس کے بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا لیکن ہم اپنی اس کوشش میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں گے ۔

(سیکرٹری اشاعت)

اخبار احمدیہ سے متعلق ضروری اعلان

۱۔ اخبار احمدیہ کی مجلس شوریٰ نے اخبار احمدیہ کی قیمت ایک مارک مقرر کی ہے ۔ تمام قارئین اخبار کی قیمت اپنی جماعت کے متعلقہ دوست کو ادا کر کے اخبار حاصل کریں ۔

۲۔ جو دوست اعلان نکاح یا ولادت کے اعلان اخبار میں شائع کروانا چاہتے ہیں وہ دس مارک اعانت اخبار احمدیہ کے فنڈ میں ادا کر کے اس کی رسید اعلان کے ہمراہ بھجوائیں ۔

۳۔ اخبار احمدیہ میں اشتہارات کرا کے اپنی تجارت کو فروغ دیں ۔ پورے صفحہ کے اشتہار کی قیمت چار سو مارک اور آدھے صفحہ کی قیمت ڈھائی سو مارک ہے ۔

۴۔ جو دوست اپنے ڈاک کے ایڈریس پر اخبار منگوانا چاہیں وہ ۱۲ شماروں کی قیمت و ڈاک خرچ ۲۰ مارک ادا کر کے اس کی رسید اور مکمل ایڈریس مینیجر اخبار احمدیہ کو بھجوا دیں ۔

۵۔ اخبار میں اشاعت کی غرض سے بھجوایا جانے والا مواد ایڈیٹر اخبار احمدیہ کے نام ارسال کریں جبکہ انتظامی معاملات کے خطوط مثلاً ایڈریس کی تبدیلی، اشتہارات، اخبار کی تعداد میں کمی بیشی کی اطلاع مینیجر اخبار احمدیہ کے نام لکھے جائیں ۔

(اسمٰعیل نوری ۔ سیکرٹری اشاعت)

دعائے مغفرت

خاکسار کے بہنوئی مکرم محمد شریف خان صاحب آف بریمن شہر جرمنی سابقہ چک نمبر ۶۰ ج ب شہباز پور ضلع فیصل آباد پاکستان ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو بریمن شہر جرمنی میں چند دن بیمار رہنے کے بعد اچانک وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں ۔ بچے بمعہ اپنی والدہ بریمن شہر میں رہائش پذیر ہیں ۔ دوست دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے (آمین)

(سلطان احمد خاں ، برلن)

قرآن کریم سیکھنے کے لئے ویڈیو کیسٹس

بچوں کو قرآن کریم صحیح تلفظ سے سکھانے کے لئے حضور ایدہ اللہ نے اپنی ذاتی نگرانی میں مکرم قاری محمد عاشق صاحب کی آواز میں قرآن کریم کے پہلے پارہ کی ویڈیو کیسٹس تیار کروائی ہے ۔ والدین اور بچوں کو اس سے استفادہ حاصل کرنا چاہیئے ۔ پانچ ویڈیو کیسٹس کی قیمت ۵۰ مارک ہے ۔ ڈاک خرچ علاوہ ہے ۔ فرنکفرٹ ریجن کے جو احباب انفرادی طور پر یا جو خاندان مل کر یہ ویڈیو کیسٹس خریدنا چاہتے ہیں وہ مقامی سیکرٹری مال کو رقم کی ادائیگی کر کے رسید کی کاپی خاکسار کو ارسال کر دیں تاکہ خاکسار اپنی نگرانی میں اُن کو کیسٹس روانہ کروا سکے ۔ شعبہ سمعی بصری سے بھی یہ کیسٹس حاصل کی جا سکتی ہیں ۔

مبشر احمد باجوہ

(امیر جماعت فرنکفرٹ ریجن)

شہر LEHRTE کے میئر کو قرآن کریم کا تحفہ

جماعت احمدیہ HANNOVER کے نمائندہ وفد نے ہنوور سے ۲۵ کلومیٹر دور ایک شہر LEHRTE کے BURGAMASTER (میئر) سے ملاقات کر کے اُن کو قرآن کریم بطور تحفہ پیش کیا ۔ یہ ملاقات ۱۱ اکتوبر بروز جمعرات شہر کی لائبریری میں پونے بارہ بجے ہوئی ۔ جماعت HANNOVER کی طرف سے صدر مکرم کلیم احمد صاحب، حافظ عبدالحمید صاحب، مکرم محمد منیر شہزاد صاحب اور مکرم ملک مظہر الدین نے نمائندگی کی ۔ معزز میئر کو پھولوں کا گلدستہ بھی پیش کیا گیا اور دوران گفتگو اُن کو جماعت احمدیہ سے متعارف کروایا گیا ۔ انہوں نے گفتگو کے دوران اپنی پوری دلچسپی کا اظہار کیا اور وعدہ کیا کہ وہ روزانہ سونے سے قبل قرآن کریم کا کچھ حصہ ضرور پڑھا کریں گے ۔ یہ ملاقات ایک گھنٹہ سے زائد دیر تک جاری رہی ۔

اجتماعی پکنک

مجلس انصاراللہ فرانکفورٹ نے مورخہ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۹۰ء کو اجتماعی پکنک کا اہتمام کیا جس میں ۲۶ انصار نے شرکت کی۔ پکنک کے پروگرام میں کھیلوں کو بھی شامل کیا گیا تھا۔ چنانچہ انصار بھائیوں نے دوڑ، کلائی پکڑنا اور فٹ بال کے مقابلوں میں شرکت کی۔

اجتماعی کھانے میں محترم صدر صاحب انصاراللہ کی ہدایت پر قریب بیٹھے ہوئے جرمن احباب کو بھی مدعو کیا گیا۔ کھانے کے بعد تمام شرکاء نے نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کی جس کے بعد اجلاس عام ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے تمام انصار بھائیوں سے مختلف پروگراموں میں اپنے عملی تعاون کی درخواست کی۔ خصوصاً زعماء حضرات سے کارکردگی کی ماہانہ رپورٹ باقاعدگی سے بھجوانے کی درخواست کی۔ جس کے بعد مکرم عبدالغفور صاحب بھٹی صدر مجلس انصاراللہ جرمنی نے حاضرین کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ اجلاس کے اختتام پر ایک جرمن خاتون نے نماز سے متعلق سوالات پوچھے جس کا احسن جواب ان کو دیا گیا۔

الحمدللہ کہ یہ پروگرام محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہا اللہ تعالیٰ تمام بھائیوں کو بہترین جزاء دے جنہوں نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں تعاون کیا۔ (عبیداللہ باجوہ۔ زعیم اعلیٰ انصاراللہ فرانکفورٹ)

اعلان از شعبہ مال

تمام احباب جماعت اور عہدیداران سے درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل امور کی طرف توجہ فرمائیں۔

(۱) بعض احباب اپنا چندہ بنک/پوسٹ کے ذریعہ DAURAUFTRAG کی صورت میں بھیجتے ہیں لیکن چندہ کی تفصیل سے آگاہ نہیں کرتے۔ جسکی وجہ سے شعبہ مال کیلئے مشکلات ہوتی ہیں۔ براہ کرم آئندہ چندہ بھجواتے وقت تفصیل سے آگاہ فرمائیں نیز اپنا پورا نام بھی لکھیں۔

(۲) گذشتہ سال مجلس شوریٰ کی ایک تجویز جو تجہیز و تکفین فنڈ سے متعلق تھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳ سال کیلئے اس کی منظوری عطا فرمائی تھی۔ اکثر جماعتوں نے اس فنڈ میں کوئی ادائیگی نہیں کی۔ از راہ کرم اس طرف فوری توجہ دیں اور سیکرٹریان مال چندہ لیتے وقت احباب کو اس کے متعلق بھی یاد کرائیں۔

(۳) درویش فنڈ ایک مستقل فنڈ ہے جس میں احباب حسب حیثیت حصہ لیتے ہیں لیکن کچھ عرصہ سے دوستوں نے اس ضمن میں سستی کی ہے، اس فنڈ سے قادیان میں خدمت کرنے والے درویشان کی مدد کی جاتی ہے۔

(۴) جن احباب نے دیگ فنڈ کیلئے وعدہ جات کئے تھے ان سے التماس ہے کہ مرکز سے بدستور تقاضا ہو رہا ہے۔ لہٰذا تمام وعدہ کنندگان سے درخواست ہے کہ ان کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔

(۵) تمام صدران اور سیکرٹریان مال سے گذارش ہے کہ اب آئندہ سے DRESDNER اور BANK OF CREDIT AND COMMERCE BANK سے چندہ بھجوانا بند کر دیں۔ برائے مہربانی اب چندہ صرف POST AMT اور BETHMANN BANK کے اکاؤنٹ میں بھیجیں۔ یہ دونوں اکاؤنٹ نمبر رسید بکس کے ہر صفحہ پر پرنٹ ہیں۔

(۶) جماعتی چندہ بھیجتے وقت ÜBERWEISUNG SCHEIN پر اپنی جماعت کا نام لکھنا ہرگز نہ بھولیں۔ چندہ صرف AHMADIYYA MUS-LIM JAMAT کے نام بھیجا کریں۔ صرف جماعت کا نام لکھنے سے ہمارا کام بہت آسان ہو جاتا ہے۔

(محمد ریاض سیفی۔ ایڈیشنل سیکرٹری مال۔ جماعت احمدیہ جرمنی)

تقریب آمین

مکرم و محترم امیر ملک عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کے صاحبزادے عزیزم ضیاء اللہ واگس ہاؤزر نے ۸ سال کی عمر میں قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کر لیا۔ گذشتہ دنوں مکرم امیر صاحب نے آمین کی تقریب کا اہتمام فرمایا جس میں احمدی جرمن خاندان نے شرکت کی اور بچے نے قرآن کریم سب کو سنایا۔ اور پھر دعا کی گئی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی طرح جماعت کے تمام بچوں کو جلد سے جلد قرآن کریم ختم کرنے اور دہرانے اور ترجمہ بھی سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین —— (محمد احمد انور۔ ایم اے)

درخواست دعا

میرے سسر مکرم ملک محمد یوسف صاحب اعوان بوجہ فالج ہنوور میں بیمار ہیں۔ گلے کی ہڈی ٹیڑھی ہو جانے کے باعث کچھ پینا بھی دشوار ہے لہٰذا خوراک ایک نلکی کے ذریعہ براہ راست معدہ میں دی جا رہی ہے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں جلد صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناصرہ طاہرہ ملک، برلن)

برائے توجہ

صدر صاحبان۔ زعمائے اعلیٰ اور ناظمین علاقہ انصار اللہ

اگر آپ کے حلقہ میں مجلس انصار اللہ قائم نہیں ہے اور تین سے کم دوست رہتے ہیں یا کوئی دوست چالیس سال کی عمر کو پہنچ گیا ہے تو برائے کرم اپنے ریجن کے ناظم علاقہ کو مطلع فرماویں تاکہ وہ چندہ مجلس وصول کرنے کا بندوبست کریں۔ کیونکہ بعض دوست اپنے طور پر مجلس انصار اللہ میں اپنا نام درج نہیں کراتے۔

جن مجالس نے ابھی تک اپنا بجٹ سال ۱۹۹۱ء نہیں بھجوایا خاکسار کو فوری طور پر بھجوائیں تاکہ پورے ملک کا بجٹ تیار کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوایا جا سکے۔

زعماء صاحبان باقاعدگی سے چندہ مجلس وصول کریں اور ہر ماہ سٹیٹمنٹ بھجوایا کریں۔ چاہے وہ "صفر" ہی ہو۔ جن جگہوں پر کوئی مجلس قائم نہیں ہے اور دوست براہِ راست چندہ مجلس، نیشنل سیکرٹری مال کو بھجواتے ہیں برائے کرم ان رسیدوں کی فوٹو اسٹیٹ بھجوائیں تاکہ یہ رقوم ان سے وصول کی جا سکیں کیونکہ ہماری مجلس کی کافی رقوم SUSPENCE میں پڑی ہوتی ہیں۔

سٹیٹمنٹس مندرجہ ذیل طریقہ کے مطابق پر کریں۔ (1) MONTH (2)

TOTAL AMOUNT (4) REGION (3) NAME OF MAJLIS

(6) RECEIPT NO OF SEC. MALL AND DATE (5) DEPOSITED

SIGNATURE OF ZAEEM (8) G. TOTAL (7) DATE OF CHANDA

ماہنامہ "انصار اللہ" کی وصولی تیز کریں اور نئے خریدار بنائیں۔ جو رقوم اس مد میں آپ ادا کر چکے ہیں ان رسیدات کی نقول ارسال کریں تاکہ یہ روپیہ مینیجر "انصار اللہ" ربوہ کو بھجوایا جا سکے۔ اور آپ کو رسالہ جاری کرایا جا سکے۔

آپ کو مجلس کی کارکردگی کے سلسلہ میں ادا کردہ چندہ مجلس پر ہر چھ ماہ بعد زعماء مجالس کو ۲۵ فیصد اور زعمائے اعلیٰ اور ناظمین علاقہ کو ۵ فیصد گرانٹ دی جائے گی۔ مزید گرانٹ کے مطالبہ سے قبل گذشتہ گرانٹ کی اصل رسیدیں دفتر ضرور بھجوائیں۔ (مہر نیاز احمد اعظم۔ قائد مال، مجلس انصار اللہ۔ جرمنی)

اہم اعلان

مسجد نور فرانکفورٹ میں ماہانہ لیکچرز کا پروگرام دیا جا رہا ہے۔ اس پروگرام میں دلچسپی پیدا کرنے کیلئے یہ طریق کار طے کیا گیا ہے کہ نہ صرف ہماری جماعت کے علماء مختلف موضوعات پر تقاریر کیا کریں بلکہ دوسرے مذاہب کے اہل علم دوست اور مقررین حضرات بھی اپنے اپنے مذاہب کے مطابق منتخب شدہ موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کریں گے

تحریکِ وقفِ نو

● ـ واقفین نو کے والدین حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنے واقفِ زندگی بچہ کو پاکیزہ اور خشیتِ الٰہی سے معمور ماحول مہیا کریں اور اس کی صحت کا خیال رکھیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ ۱۰ فروری ۸۹ء کی ہدایت کے مطابق ایسے رنگ میں اس کی تربیت کریں کہ وہ خود بھی اپنے وقت پر وقف کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآء ہو سکے۔ اس سلسلہ میں اپنی کوششوں اور نتائج کی سہ ماہی رپورٹ مقررہ فارم پر مرکزی دفتر فرانکفورٹ کو ارسال فرمایا کریں۔

● ـ ایسے والدین کرام جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کی طرف سے وقف کی منظوری اور حوالہ وقفِ نو نمبر کا خط آچکا ہے اور انہوں نے ابھی تک اپنے واقفین زندگی بچہ کا نام واقفین نو کی فہرست میں درج نہیں کرایا وہ والد، دادا، والدہ، بچہ کا نام، اس کی تاریخ پیدائش۔ حوالہ نمبر والے خط کی فوٹو کاپی اور اپنا مکمل پتہ بھجوا کر اپنے بچہ کا نام واقفینِ زندگی کی فہرست میں درج کرا لیں۔ خطبہ جمعہ ۱۰ فروری ۸۹ء، بچہ کی عمر کے لحاظ سے تربیتی کورسز، تعلیمی جائزہ فارم اور سہ ماہی رپورٹ فارم اپنے ریجنل دفتر یا مرکزی دفتر فرانکفورٹ سے طلب کیے جا سکتے ہیں۔

● ـ نو بیاہتا جوڑے، بے اولاد خاندان اور جن گھروں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچہ کی امید ہے اس تحریک میں حصہ لیکر اللہ تعالیٰ کے بے حساب فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کے وارث بن سکتے ہیں۔ ایسے بہن بھائیوں کیلئے بھی تربیتی کورس موجود ہے۔

● ـ صدر صاحبان اس تحریک کو آگے بڑھانے کیلئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بنیادی خطبہ جمعہ ۳ اپریل ۱۹۸۷ء کا اقتباس اور فارم تحریکِ وقفِ نو اپنے ریجنل دفتر یا مرکزی دفتر وقفِ نو فرانکفورٹ سے طلب فرمائیں اور اپنی کوششوں اور نتائج کی رپورٹ مرکزی دفتر کو ضرور بھجوایا کریں۔ جزاکم اللہ۔

(عبد الرشید بھٹی۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ جرمنی)

گے

تقریر کے بعد سامعین سوالات کے ذریعہ موضوع کی مزید وضاحت کروا سکتے ہیں۔

اس لیے بذریعہ اعلان ہٰذا احباب جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ اگر وہ ایسے علم دوست اور مقرر حضرات سے واقفیت رکھتے ہوں اور وہ کسی دیئے گئے موضوع پر تقریر کر سکتے ہوں تو ایسے دوستوں کے نام مع پتہ جات و فون نمبر مکرم ہدایت اللہ بنبش صاحب (جو اس پروگرام کے COORDINATOR ہیں) کو مسجد نور فرانکفورٹ کی معرفت بھجوا دیں تاکہ ان کی خدمات حاصل کی جا سکے۔ جزاکم اللہ

(عبد الشکور اسلم۔ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ جرمنی)

امورِ عامہ سے متعلق گذارشات

۱۔ سیکریٹری امورِ عامہ کو خط لکھنے کے لئے "ناصر باغ گروس گیراؤ" میں موجود دفتر کے پتہ پر براہِ راست خط لکھیں تا کہ فوری طور پر مل جائے۔ البتہ جن خطوط یا درخواستوں پر ریجنل امراء کی تصدیق ضروری ہے وہ آپ کی ان کی معرفت ہی بھجوایا کریں۔

۲۔ تمام خطوط عام ڈاک کے ذریعہ ہی بھجوایا کریں۔ خطوط کو رجسٹری بالکل نہ کریں۔ چونکہ یہاں رجسٹری وصول کرنے کا بندوبست نہیں ہے اس لئے رجسٹری بغیر تقسیم ہوئے واپس چلی جاتی ہے۔

۳۔ دفتر امورِ عامہ روزانہ کھلتا ہے اس لئے تمام قسم کے استفسارات دفتر میں ہی کیا کریں۔ کارکنان یا سیکریٹری امورِ عامہ کے گھر ٹیلی فون کرنا مناسب نہیں ہے۔

۴۔ اگر آپ اپنی درخواست مکمل کر کے اور بروقت بھجوائیں گے تو ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ آپ کا سرٹیفکیٹ بروقت عدالت کو بھجوا دیا جائے گا۔ سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے بعد آپ کو بذریعہ خط اطلاع دی جائے گی لیکن اگر آپ درخواست نامکمل یا دیر سے بھجواتے ہیں اور پھر ٹیلی فون کر کے کام جلدی کرنے کو کہتے ہیں تو اس طرح آپ کی رقم اور ہمارا قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے۔ امید ہے آپ تعاون کریں گے۔

۵۔ بعض احباب کسی ضروری کام سے دفتر میں آتے ہیں یا بعض احباب کو ہم نے بلایا ہوتا ہے اور وہ اپنے ساتھ ایک یا ایک سے زائد افراد کو لاتے ہیں اس سلسلہ میں عرض ہے کہ جگہ کی کمی کی وجہ سے اور دوسرے کام کی نوعیت کی وجہ سے غیر متعلقہ احباب کا دفتر میں آنا ٹھیک نہیں ہے۔ امید ہے آپ ہماری مجبوری کے پیشِ نظر اس سلسلہ میں احتیاط برتیں گے اور غیر متعلقہ افراد کو دفتر میں نہیں لائیں گے۔

۶۔ بعض احباب و خواتین اپنا فائل نمبر یا عدالت کا نام غلط لکھ دیتے ہیں اس طرح ان کا سرٹیفکیٹ ٹھیک مقام پر نہیں پہنچتا۔ اس لئے فائل نمبر بھجواتے وقت احتیاط سے کام لیں (کسی ذمہ دار شخص یا وکیل سے مشورہ کیا جا سکتا ہے) حصولِ سرٹیفکیٹ کے لئے نیا درخواست فارم چھپ چکا ہے اور امید ہے کہ صدران جماعت کو بذریعہ ریجنل امیر صاحب یہ فارم مل چکا ہو گا۔ صدران کرام کا یہ فرض ہے کہ ان کے علاقہ میں جو بھی نیا شخص آئے اس کی راہنمائی کریں اور انہیں بتائیں کہ درخواست فارم کس طرح پُر کرنا ہے اور کن کن کاغذات کی ضرورت ہے۔

۷۔ یہ شکایت بھی ملی ہے کہ بعض صدر صاحبان مشورہ دیتے ہیں کہ احمدیت کے سرٹیفکیٹ کی درخواست اس وقت دی جائے جب پروٹوکول کی اطلاع آئے گی۔ بعض اوقات پروٹوکول کی اطلاع بہت کم نوٹس پر ملتی ہے اس صورت میں سرٹیفکیٹ کا بننا اور وقت پر پہنچنا ناممکن ہوتا ہے۔ اس لئے دفتر ہذا کا مشورہ ہے کہ درخواست جتنی جلدی ممکن ہو بھجوا دیا کریں ورنہ تاخیر کا امکان رہے گا اور نقصان کا خدشہ ہے۔

۸۔ پتہ چلا ہے کہ فرینکفرٹ ایئرپورٹ پر بعض احباب کو یہ شکایت پیدا ہوئی ہے کہ وہاں پر موجود کسی ترجمان نے اپنے فرضِ منصبی سے تجاوز کر کے احباب کے بارے میں معلومات کا غلط استعمال کیا ہے۔ یا بعض احباب کو یہ شکایات ہوئی ہیں کہ ترجمان ترجمہ کرتے وقت اپنی ڈیوٹی سے تجاوز کر کے خواہ مخواہ دخل اندازی کرتے ہیں۔

۸۔ اگر کسی کو اس قسم کی شکایات ہیں یا آئندہ کسی بھی ترجمان کے متعلق خواہ وہ کہیں بھی کام کرتا ہو شکایت ہو تو فوراً دفتر امورِ عامہ سے رابطہ قائم کریں تا کہ مناسب کارروائی کی جائے۔

آخر میں احباب سے تعاون کی اپیل اور دعا کی درخواست ہے۔

محمد عاقل خان ۔ سیکریٹری امورِ عامہ جرمنی

بقیہ : اسلام - نوجوانوں کیلئے محبت ...

ہے لیکن اسلام جس آفاقیت کا قائل ہے وہ دوسروں کو یکسر متغیر کر دینے والی ایک ایسی تحلیل انگیز آفاقیت نہیں ہے جس میں دنیا کے ہر شخص کے لئے ایک پہلے سے بنے بنائے سانچے کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا اور ایک مخصوص اور معین شکل اختیار کرنا ضروری ہو۔ اسلام کے نزدیک ہر انسان بمرتبۂ انفراد اور بہت سے انسان بمرتبۂ اجتماع اپنی علیحدہ علیحدہ ہستی رکھتے ہیں۔ اس لئے دونوں میں ہستی یعنی موجود ہونے کی قدرِ مشترک پائی جاتی ہے۔ بایں ہمہ مختلف قومیتیں اور ثقافتیں اور اسی طرح ان کے جداگانہ سیاسی تجربات بنی نوع انسان کو بالآخر متحد ہونے سے باز نہیں رکھ سکتے۔ معاشرتی فلاح و بہبود نیز امن اور اخوّتِ انسانی کا قیام اسلام کے بنیادی مقاصد کا درجہ رکھتے ہیں اور اتحادِ انسانی کے ضامن ہیں۔

یہ بات دعوے سے کہی جا سکتی ہے کہ اسلام کا اپنے اِستِناد کو بہر طور تحفّظ فراہم کرنے کا اہتمام کرنا اس امر پر دال ہے کہ عملی جدوجہد کے اُن میدانوں میں (جن میں مختلف تہذیبی نظاموں کا باہم ملاپ ہوتا ہے اور وہ ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں) اسلام انسانیت کو تقویت پہنچانے اور اسے حکمت و دانائی سے مالا مال کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔

دائرہ اسلام میں قائم ہونے والی جماعتِ احمدیہ کے لئے یہ مقدّر ہے کہ وہ اشاعت کے ذریعہ اپنی تعداد کو بڑھانے اور اپنے آپ کو مؤثر بنانے اور اس طرح مختلف تہذیبوں اور ثقافتوں کے مابین تبادلۂ خیالات کے ذریعہ ایک دوسرے پر اثر انداز ہونے میں زبردست محرک کا کام دے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ تبادلۂ خیالات ہی ہمارے دَور کے مسائل حل کرنے کا ذریعہ ثابت ہو گا

سکیم تجہیز و تکفین

یہ مسئلہ کئی بار اٹھایا گیا مگر اس کا حل ابھی تک تلاش نہیں کیا گیا اور کسی حادثہ یا وفات سے اچانک یہ مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ جب خدا کے فضل سے سارے کام جماعت کے تحت ہو رہے ہیں تو آخر مرنے والے سے آخری وقت میں جماعت پیچھے کیوں ہٹے۔ اس لئے ہماری یہ تجویز ہے کہ ایسے فوت ہونے والے لوگ جن کے ورثاء کے پاس رقم نہیں ہوتی ان کی تجہیز و تکفین کا انتظام جماعت کرے۔ اس صورت میں ہماری تجویز یہ ہے کہ تجہیز و تکفین کے لیے ایک خاص فنڈ مقرر کیا جائے تاکہ تجہیز و تکفین باعزت طور پر ہو سکے۔

اس ملک میں وفات کی صورت میں میت کے انتظام کے لیے ایک فنڈ مقرر ہونا چاہیئے جس کیلئے دس مارک (DM. 10) فی کس سالانہ چندہ کی شرح ہونی چاہیئے۔

مذکورہ بالا اور ان سے ملتی جلتی اور کئی تجاویز مختلف اوقات میں مختلف جماعتوں کی طرف سے مجلس شوریٰ میں پیش ہوتی رہی ہیں۔ گذشتہ سال جب یہ تجاویز پھر مجلس شوریٰ میں پیش کی گئیں تو ممبران مجلس شوریٰ نے جرمنی میں ایسے وقت میں پیدا ہونے والی صورتِ حال اور دیگر مسائل پر تفصیلی بحث اور غور و فکر کے بعد درج ذیل سفارش حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں پیش کی۔ (سفارش شوریٰ)

"اس ملک میں وفات کی صورت میں میت کے انتظام کے لئے ایک فنڈ مقرر ہونا چاہیئے جس کیلئے عام چندہ دہندگان سے ۱۰ مارک سالانہ چندہ وصول کیا جائے۔ ایسے فوت ہونے والے احباب جن کے ورثاء جرمنی میں نہ رہتے ہوں یا ان کے پاس کافی رقم نہ ہو، تجہیز و تکفین کے لئے ان کی اس فنڈ سے مدد کی جائے اور بوقت ضرورت میت کو ان کے آبائی وطن بھجوانے کا انتظام کیا جائے۔"

اس سفارش کے موصول ہونے پر حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت تین سال کے لئے تجربہ کے طور پر یہ فنڈ قائم کرنے کی منظوری فرمائی۔

اب ہر ممبر جماعت احمدیہ جرمنی کی توجہ اور سوچ کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ گو مجلسِ شوریٰ نے اس فنڈ کو صرف چندہ دہندگان کے لئے مخصوص کیا ہے۔ کل نفسٍ ذائقۃ الموت مگر یہ وقت تو کسی بھی فرد جماعت پر آسکتا ہے۔ چندہ دہندگان تو پہلے بھی خدا کے فضل سے مالی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ سال میں ایک بار دس مارک (DM. 10.-) ادا کرنا یا یکمشت تیس مارک (DM. 30.-) (برائے تین سال) ادا کر دینا ان کے لئے کوئی مشکل نہیں ہوگا۔ لیکن اس فنڈ کو مضبوط بنانے اور انسانیت کے ایسے وقت میں کام آنے کے لئے ہر ایک صاحب استطاعت کو آگے آنا چاہیئے اور دس، بیس ۲۰، یا تیس ۳۰ مارک ادا کر کے اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیئے۔ اگر ہم سب اپنی روزمرہ کی ضروریات اور عادات کا ہمدردی اور احساس ذمہ داری سے جائزہ لیں تو کئی ایک پہلو خود بخود ہی سامنے آجائیں گے۔ جہاں سے پس انداز کر کے اس فنڈ میں دس مارک ادا کرنے کی گنجائش نکل سکتی ہے۔ ایسا کئی ایک بار پہلے ہو چکا ہے کہ وفات یافتہ کی لاش پڑی ہوئی ہے اور اس کو منزلِ مقصود تک پہنچانے کے لئے یا تو خود وفات یافتہ یا اس کے اعزو اقارب اور یار دوست اپنے اپنے حالات کے پیش نظر بے بس اور مجبور تھے۔ جس پر جماعت کو صدقے کی رقم سے خرچ کرنا پڑا جو کہ مناسب نہیں لگتا۔ اب جبکہ ایک فنڈ قائم کر دیا گیا ہے تو ممبرانِ جماعت یہ اعلان پڑھتے ہی یا سنتے ہی فوراً اس میں ادائیگی فرمائیں۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر فرد جماعت کو کسی کا محتاج نہ کرے اور خاتمہ بالخیر کرے۔ یہ وقت مجھ پر اور آپ پر بھی آسکتا ہے اس لئے اس میں دیر نہ کریں۔ صدرانِ جماعت، نمائندگان شوریٰ اور سیکرٹریان مال کا یہ فرض ہے کہ پہلے خود ادائیگی فرمائیں اور اس کے بعد ممبرانِ جماعت کو تحریک کر کے وصولی کریں اور اس ضمن میں اپنی کارکردگی کی رپورٹ مرکز فرانکفرٹ ارسال فرمائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

امیر جماعت

جرمنی

محترم صاحبزادہ مرزا منوّر احمد صاحب کی وفات پر جماعت احمدیہ جرمنی کی

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ جرمنی کا یہ اجلاس عام (منعقدہ ۲۱ ستمبر ۱۹۹۰ء بروز جمعہ بمقام احمدیہ سنٹر بونا میبنر) سیدنا حضرت فضل عمرؓ مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص و فدائی خادم محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی وفات پر گہرے غم والم اور قلبی حزن وملال کا اظہار کرتا ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک درخشندہ گوہر تھے۔ آپ کی زندگی شروع ہی سے خدمتِ سلسلہ کے لئے وقف تھی۔ آپ نے وقف کے عہد کو زندگی بھر اس شان سے نبھایا کہ خدمت و فدائیت کا قابل رشک ریکارڈ قائم کر دکھایا۔ آپ کو سالہا سال تک فضل عمر ہسپتال کے چیف میڈیکل آفیسر کی حیثیت سے نہایت شاندار خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ ہسپتال کی دو منزلہ عالی شان عمارت آپ ہی کی نگرانی میں تعمیر ہوئی۔ اسے ایک بلند پایہ ہسپتال بنانے کے ابتدائی مراحل میں آپ کو طبی ساز و سامان کی فراہمی، انتظامی امور کی انجام دہی اور بحیثیت معالج اپنے اہم فرائض کی انجام دہی کے سلسلہ میں انتھک محنت اور جانفشانی کا مظاہرہ کرنا پڑا۔

فضل عمر ہسپتال ربوہ اپنے مقدس بانی سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولوالعزمی کا ایک تابندہ نشان ہے۔ اس کے ابتدائی منتظم اعلیٰ اور سربراہ ہونے کے اعزاز کا حامل ہونا محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم کی بہت بڑی خوش بختی پر دلالت کرتا ہے۔ آپ کو عرصۂ دراز تک اوّلاً سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا طبی مشیر رہنے اور اس ضمن میں اپنی اہم اور نہایت نازک ذمہ داریاں خوش اسلوبی سے ادا کرنے کی تاریخی سعادت نصیب ہوئی۔ پھر اس زمانہ میں جبکہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنفس نفیس خود صدر خدام الاحمدیہ تھے آپ نائب صدر کے فرائض بجالانے اور حضور اقدسؓ کی منشاء کے مطابق خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے بنیادی مقاصد کو بہمہ وجوہ پورا کرنے کے غیر معمولی شرف سے بھی مشرف ہوئے مزید برآں انصار اللہ میں شمولیت کے بعد آپ نے سالہا سال تک مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں بطور قائد صحت جسمانی و بطور قائد ایثار خدمات سرانجام دیں، پھر اللہ تعالیٰ نے بعض تاریخی اہمیت کے دیگر مواقع پر بھی آپ کو نہایت اہم کردار ادا کرنے اور بعض یادگار قسم کی خدمات بجالانے کی عظیم الشان سعادت سے بہرہ ور فرمایا۔ ان خدمات جلیلہ کے طفیل بھی آپ کا نام تاریخ احمدیت میں ہمیشہ زندہ و تابندہ رہے گا۔

محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت عبادت گزار اور دعاگو بزرگ تھے۔ نماز باجماعت کے خصوصی التزام کے علاوہ آپ نوافل اور دیگر عبادات بھی خاص انہماک سے بجالاتے تھے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے حصہ وافر عطا فرما کر آپ کو اسم بامسمّٰی بنایا تھا۔ ایسے بزرگ وجود کی رحلت خاندان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور پوری جماعت کے لئے ایک عظیم سانحہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

ہم جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کے جملہ افراد اس عظیم سانحہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، نیز حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا۔ اور خاندان مبارک کے جملہ دیگر افراد اور خاص طور پر محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم کی بیگم محترمہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ مدظلہا، آپ کی صاحبزادی صاحبہ اور جملہ فرزندگانِ گرامی کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی جماعتی خدمات کو قبول فرما کر آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص قرب سے نوازے اور خاندان مبارک کے جملہ افراد اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔

——— آمین ———

منظوم کلام

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اُن کو شکوہ ہے کہ ہجر میں کیوں تڑپایا ساری رات
جن کی خاطر رات لٹا دی۔ چین نہ پایا ساری رات

اُن کے اندیشوں میں دل نے کیسے گھبرا گھبرا کر
سینے کے دیوار و دَر سے، سر ٹکرایا ساری رات

خُوب سجی یادوں کی محفل، مہمانوں نے تاپے ہاتھ
ہم نے اپنا کوئلہ کوئلہ دل دہکایا ساری رات

اُن سے شکوہ کیسا جن کی یاد نے بیٹھ کے پہلو میں
ساری رات آنکھوں میں کاٹی درد بٹایا ساری رات

اُن سے شکایت کس منہ سے ہو جن کے ہوں احسان بہت
جن کی کومل یاد نے دُکھتا دل سہلایا ساری رات

گردِ آلود تھا پتّہ پتّہ، کلی کلی کجلائی ہوئی
یادوں کی برسات نے دل کا چمن نہلایا ساری رات

روتے روتے سینے پر سر رکھ کر سوگئی اُس کی یاد
کون پیا تھا؟ کون پریمی؟ بھید نہ پایا ساری رات

وہ یاد آئے جن کے آنسو تھے غم کی خاموش کتھا
میرے سامنے بیٹھ کے روئے دُکھ نہ بتایا ساری رات

وہ یاد آئے جن کے آنسو پونچھنے والا کوئی نہ تھا
سُوجے نین دکھائے اپنے اور رُلایا ساری رات

بچے بھوکے گریاں ترساں، دیپک کی لَو لرزاں سے لرزاں
کُٹیا میں افلاس کے بھُوت کا ناچا سایا ساری رات

اَوروں کے دُکھ درد میں تُو کیوں بلک بلک کر روتا ہے
تجھ کو کیا کوئی بے شک تڑپے، ماں کا جایا ساری رات

صبحِ صادق پر صدّیقوں کا ایمان نہیں ڈولا
اندھی رات کے گھُپ اندھیروں نے بھٹکایا ساری رات

رات خدا سے پیار کی پینگیں صبح بتوں سے یارانے
کچھ لوگ گنوا بیٹھے دن کو، جو یار کمایا ساری رات

Herausgeber: Ismail Noori · Verlag: DER ISLAM · Nuur Moschee · Babenhäuser Landstraße 25
D-6000 Frankfurt/M. · Tel. 069/681485 · Telex 416187 islam d · Telegr.-Adr.: »ISLAM« Frankfurt/M.